# ابواب شرعیہ

یعنی

## خلاصہ غایۃ الاوطار مع نظائر متعلقہ

مشتمل بر دس ابواب

باب اول نکاح باب دوم طلاق باب سوم ہبہ باب چہارم شفعہ باب پنجم وصایا باب ششم فرائض باب ہفتم وقف باب ہشتم لقیط باب نہم لقطہ باب دہم جنایات

بشروط الامتحان مال و عمال مال وغیرہ

مصححہ و مؤلفہ

عالیجناب مولوی حافظ محمد عبدالحمید خانصاحب وکیل ہائیکورٹ منصف تعلقہ امرآباد ضلع محبوب نگر

(بہ نگرانی قانونی کمیٹی)

حسب فرمائش
سید عبدالقادر صاحب تاجر کتب چارمینار

سنہ ۱۳۳۵ ف

صرف ... مطبوعہ ... پریس میں چھپا

# خلاصہ ابواب شرعیہ مشتمل دس ابواب

مؤلفہ
عالیجناب مولوی حافظ محمد عبد المجید خان صاحب وکیل ہائیکورٹ م منصف ضلع ورنگل

## باب اول نکاح مشتمل بر سات فصول

(دیکھو جلد ۲ غایتہ الاوطار)

**تعریف نکاح** دفعہ (۱) شرع میں نکاح ایک عقد مخصوص (یعنے بندش ایجاب و قبول) کا نام ہے جس سے مرد قصداً عورت سے نفع اٹھانے کا مجاز ہو جاتا ہے۔

**احکام نکاح** دفعہ (۲) نکاح کا حکم یہ ہے کہ زوجین میں سے ہر ایک کو دوسرے سے ایسا نفع حاصل کرنے کا اختیار حاصل ہو جاتا ہے جو شرعاً جائز ہے بشرطیکہ کوئی مانع شرعی نہ ہو جیسے عورت محرم۔ یا مشرکہ نہ ہو۔

**رکن نکاح** دفعہ (۳) رکن نکاح کا ایجاب و قبول ہے۔ ایجاب و قبول سے نکاح منعقد ہو جاتا ہے۔

**شرائط نکاح** دفعہ (۴) شرائط نکاح حسب ذیل ہیں۔
عاقدین (۱) عاقل (۲) بالغ (۳) آزاد ہوں (اس لئے کہ بدون عاقل ہونے کے نکاح منعقد نہیں ہو سکتا اور بوجہ نابالغی یا غلامی بلا رضامندی ولی کے نافذ نہیں ہو سکتا) (۴) عورت ایسی ہو جس سے شرعاً نکاح جائز ہو۔ (۵) عاقدین ایک دوسرے کے کلام کو سنیں (۶) ایجاب و قبول کے وقت گواہ موجود ہوں (۷) ایجاب قبول قولی ہو نہ فعلی۔ پس قبول فعلی سے

نکاح منعقد نہ ہوگا (۸) ایجاب و قبول ایک مجلس مین ہو بشرطیکہ دونون حاضر ہون (۹) ایجاب و قبول کے معنون کا علم عاقدین کو ہو (۱۰) عاقدین موجود ہون - اگر ایک غائب ہو تو نکاح نہ ہوگا لیکن اگر مرد نے عورت کے پاس قاصد یا خط بھیجا تو اوس کی اور صورت ہے (۱۱) ایجاب و قبول مین باہم مخالفت نہ ہو مثلاً مرد نے کہا کہ مین تیرے ساتھہ ہزار درم مہر پر نکاح کیا - عورت نے نکاح قبول کیا نہ مہر تو نکاح صحیح نہین - لیکن اگر ایسی صورت مین بجاے ہزار کے پانسو یعنے کم مہر پر نکاح قبول کرے تو صحیح ہے - اسی طرح اگر ایجاب عورت کی طرف سے ہو تو مرد کی طرف سے زیادتی مہر بھی صحیح ہے بشرطیکہ عورت نے اوسی مجلس مین قبول کیا ہو (۱۲) نکاح زمانہ مستقبل کی طرف مضاف نہ ہو جیسے نکاح کیا کل کے دن یا قبول کرون گا کل (۱۳) نکاح معلق بشرط نہ ہو - (جیسے نکاح کیا مین نے بشرطیکہ میرا باپ راضی ہو) (۱۴) منکوحہ مجہول نہ ہو جیسے دو لڑکیون مین سے ایک کا نکاح بغیر نام لئے ہوے کرنا - (۱۵) عورت (باکرہ) (بالغہ) (ثیبہ) کی رضامندی سے نکاح ہو اسلئے کہ (باکرہ) (بالغہ) (ثیبہ) کو ولی مجبور نہین کرسکتا - (نوٹ منجانب مولف ثیبہ اوس کو کہتے ہین جس کا ایک بار نکاح ہو چکا ہو اور صحبت بھی ہوئی ہو = مولف

| | |
|---|---|
| مہر سے سکوت کا اثر | دفعہ ۵) اگر نکاح قبول کیا اور مہر سے سکوت تو نکاح منعقد ہو جائیگا - |
| غائب کے خط لکھنے سے نکاح کا ہونا | دفعہ ۶) نکاح حاضر کے لکھنے سے منعقد نہین ہوتا بلکہ غائب کے لکھنے سے منعقد ہوتا ہے - پس اگر عورت کے پاس مرد |

نے قاصد یا خط بھیجا ہو اور اوس مین صیغہ امر کا نہ ہو بلکہ لکھا ہو کہ مین نے تجھہ سے نکاح کیا تو اگر عورت نے ایسے شاہدون کے روبرو جن کو اس نے مضمون خط سے زبانی یا پڑھکر آگاہ کردیا ہو قبول کیا تو نکاح صحیح ہوگا - اور اگر خط مین صیغہ امر کا ہو یعنے اس طرح پر کہ میرا نکاح اپنی ذات سے کردے تو عورت کا گواہون کے روبرو صرف یہہ کہنا کہ مین نے اس کے ساتھہ نکاح کردیا صحت نکاح کے لئے کافی ہے اس حالت مین مضمون خط بھی سنانا ضرور نہین ہے -

| | |
|---|---|
| اقرار نکاح | دفعہ ۷) اگر مرد و عورت گواہون کے روبرو نکاح کا اقرار کرین تو نکاح صحیح ہوگا لیکن اگر شاہد یون کہے کہ ہم نے اس اقرار کو نکاح گردانا - اور پھر وہ دونون |

قبول کرین تو نکاح صحیح ہوگا -

**ایجاب مہر ملا کے کہنا** دفعہ ۸) اگر ایجاب کے ساتھ مہر بھی ملا کے کہا جاوے اور مہر کہنے سے پہلے ایجاب قبول کیا جاوے تو نکاح صحیح نہ ہوگا۔

**صحت نکاح کیلئے عورت کے جسم کی طرف نسبت کرنا۔** دفعہ ۹) صحت نکاح کے لئے ضرور ہے کہ عورت کے کل جسم کی طرف نسبت کرے یا ایسے عضو کی طرف جو تمام بدن کے قایم مقام ہو جیسے پشت و شکم حسب محاورۂ عرب برخلاف طلاق کے یعنی عورت کی پشت یا شکم کو طلاق دے طلاق واقع ہوگی۔ لہذا اگر ایک شخص کہے کہ مین نے تیرے نصف بدن سے نکاح کیا تو نکاح صحیح نہ ہوگا۔

**الفاظ صریح** دفعہ ۱۰) نکاح لفظ (تزویج) (و نکاح) سے صحیح ہوتا ہے اس لئے کہ یہہ الفاظ صریحی ہین۔ اسکے سوا اور جو الفاظ ہین وہ الفاظ (کنایہ) یعنے غیر صحیح ہین۔

**الفاظ کنایہ** دفعہ ۱۱) الفاظ کنایہ وہ ہیں جو تملیک ذات کے واسطے موضوع ہوں بطور تملیک کامل کے۔ اور تملیک ذات بھی ایسی کہ جو بالفعل ہو۔ پس الفاظ شرکت و وصیت سے نکاح منعقد نہ ہوگا بلکہ لفظ (صدقہ) (عطا) و (تملیک) و (ہبہ) و (بیع) و مثل ان کے اور الفاظ سے نکاح منعقد ہوجائیگا۔ اسی طرح نکاح بہ لفظ (بیع سلم و استجار) بھی صحیح ہے اگرچہ عورت کو اجرت قرار دیا ہو۔ مثلاً یون کہنا کہ اپنا گھر تیری بیٹی کے بدلے ایک برس کے لئے اجارہ دیا لیکن اگر یون کہے کہ مین نے اپنی بیٹی کو ہزار درم کے بدلے اجارہ دیا تو نکاح نہ ہوگا۔ اس وجہ سے کہ یہہ تملیک دایمی نہین بخلاف صورت اول کے۔

**کب الفاظ کنایہ سے نکاح منعقد ہوگا** دفعہ ۱۲) الفاظ کنایہ مذکورۂ بالا سے نکاح جب ہی منعقد ہوتا ہے کہ عاقدین کی نیت نکاح کی ہو یا قرینہ ہو اور گواہ بھی اس مطلب کو سمجھ گئے ہون۔

**کن الفاظ سے نکاح منعقد نہ ہوگا** دفعہ ۱۳) الفاظ (اجارہ) و (اعادہ) و (وصیت) و رہن و (ودیعت) اور مانند ان کے اور الفاظ سے جو مفید ملک نہین نکاح صحیح نہ ہوگا۔ لیکن شبہہ نکاح کا ہو سکتا ہے۔ پس ایسی حالت مین عورت کو نصف مہر سے یا مثل یعنی جو کم ہو ملے گا۔

**غلطی الفاظ کا نتیجہ** دفعہ ۱۴) یہ الفاظ غلط جیسے زوج کو (روج) یعنی جان کہنا یا (سلیم) کو (سلم) کہنا نکاح صحیح نہ ہوگا۔ بخلاف طلاق کے کہ یہ الفاظ غلط بھی طلاق واقع ہوگی لیکن اگر کسی قوم میں ایسے غلط الفاظ بالقصد بولے جاتے ہوں تو نکاح صحیح ہوگا بالاتفاق :۔

## فصل اول نکاح کے گواہوں کا بیان

**گواہ کیسے ہوں** دفعہ ۱۵) صحت نکاح کے لئے دو گواہ (عاقل۔ بالغ۔ آزاد۔ اہل اسلام) کا ہونا ضرور ہے۔ پس مجنون۔ و نابالغ۔ و غلام کی گواہی سے نکاح منعقد نہ ہوگا۔ لیکن گواہوں کا مسلمان ہونا جب بھی ضروری ہے کہ جب عاقدین مسلمان ہوں بوجہ مقبول نہ ہونے گواہی کافر کی مسلمان پر۔ کافرہ عورت کے نکاح میں گواہوں کا اہل اسلام ہونا ضرور نہیں ا۔

**قاعدہ کلیہ صحت شہادت کا** دفعہ ۱۶) صحت شہادت کا قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جو شخص اپنی ذاتی ولایت سے قبول نکاح کا مجاز ہے اوس کی گواہی سے نکاح بھی منعقد ہوگا۔ اور جو شخص ایسا نہ ہو اوس کی گواہی سے نکاح منعقد نہیں ہو سکتا۔

**گواہوں کو عاقدین کے کلام کا سننا ضرور ہے** دفعہ ۱۷) چونکہ ضرور ہے کہ دونوں گواہ عاقدین کے کلام کو سنیں اور سمجھیں۔ اس لئے مادر زاد بہرے یا ایسے شخص کی گواہی سے جو عاقدین کا کلام نہ سمجھتا ہو نکاح منعقد نہ ہوگا۔ لیکن ہکلے یا گونگے کی گواہی سے بشرطیکہ وہ بہرے نہوں نکاح منعقد ہوگا۔

**دونوں گواہ ایجاب و قبول کو ایک ہی وقت سنیں** دفعہ ۱۸) اگر دونوں گواہوں نے فقط ایک کا کلام سنا یا ایک گواہ نے مرد کا کلام سنا اور دوسرے نے عورت کا تو نکاح صحیح نہ ہوگا :۔

**بہرے گواہ کو دوسرا گواہ پکار کر کہے تب بھی نکاح صحیح نہ ہوگا۔** دفعہ ۱۹) جب ایک گواہ بہرہ ہو اور دوسرا گواہ سننے والا اور وہ گواہ یا کوئی اور شخص بہرے کے کان میں عاقدین کا کلام پکار کر کہے تو نکاح صحیح نہ ہوگا اس لئے کہ دونوں گواہوں کا ایک ساتھ سننا شرط ہے :۔

**گواہوں نے عورت کو دیکھا نہ ہو کلام سنا ہو** دفعہ ۲۰) ایک مرد نے ایک عورت سے جو ایک کوٹھری میں بند ہے نکاح کیا اور گواہوں سے کہا کہ میں نے اس عورت سے جو کوٹھری میں بند ہے نکاح کیا۔ عورت نے قبول کیا اور گواہوں نے عورت کے قبول کو سنا مگر اوسے آنکھ

سے نہیں دیکھا۔ اگر اوس کوٹھری میں وہی عورت تھی تو نکاح صحیح ہوگا ورنہ نہیں ہوگا۔

**غیر حاضر عورت کا نکاح وکیل کی ذات سے** دفعہ (۲۱) ایک عورت نے ایک شخص کو اس بات پر وکیل کیا کہ وہ اوس کا نکاح اپنے ساتھ کر لے۔ وکیل نے گواہوں کے سامنے کہا کہ میں نے فلاں عورت سے نکاح کر لیا تو اگر گواہ نام لینے سے عورت کو پہچان جائیں تو نکاح صحیح ہوگا ورنہ ضرور ہے کہ عورت کے باپ دادا کا نام بیان کرے اس وجہ سے کہ عورت حاضر نہیں ہے:۔

**دختر کا نکاح ایک مرد کی گواہی سے باپ کر دے تو کب صحیح اور کب نہیں** دفعہ (۲۲) ایک شخص نے اپنی دختر بالغہ کا نکاح اوسکی اجازت سے درحالیکہ وہ موجود تھی ایک شخص کے ساتھ صرف ایک مرد گواہ کی موجودگی میں کر دیا تو نکاح صحیح ہوگا لیکن اگر دختر موجود نہ ہو تو صحیح نہ ہوگا اور صورت دختر نابالغہ کے باپ کا وکیل بموجودگی باپ اور دوسرے ایک مرد یا دو عورتوں کے نکاح کرے تو صحیح ہوگا۔

**سوال و جواب جن سے نکاح منعقد ہو جاتا ہے** دفعہ (۲۳) ایک شخص نے دوسرے سے کہا کہ کیا تو نے میرا نکاح اپنی لڑکی سے کر دیا اوس نے جواب میں کہا کہ میں نے نکاح کر دیا یا فقط لفظ ہاں کہا تو اوس وقت تک نکاح منعقد نہ ہوگا جب تک کہ ایجاب کرنے والا پھر قبول نہ کرے لیکن اگر مرد نے یوں کہا ہو کہ اپنی بیٹی سے میرا نکاح کر دے اور اوس نے کہا کہ میں نے کر دیا تو صحیح ہوگا پھر قبول کرنے کی ضرورت نہیں:۔

**خدا و رسول کی گواہی** دفعہ (۲۴) اگر کوئی شخص خدا و رسول کی گواہی سے نکاح کرے تو نکاح صحیح نہیں ہے بلکہ سخت گناہ ہے:۔

**دو لڑکیوں کے نام میں سے غلطی سے ایک کا نام لینا** دفعہ (۲۵) دو دختروں میں سے بڑی سے نکاح کرنا منظور تھا باپ نے بجائے بڑی کے چھوٹی کا نام نکاح میں لیا تو چھوٹی سے نکاح صحیح ہو جائے گا (بشرطیکہ کوئی مانع نکاح نہ ہو) اگر چھوٹی کسی کی منکوحہ ہو یا مرد کی محرم ہو تو نہ چھوٹی سے نکاح ہوگا نہ بڑی سے۔ اور اگر چھوٹی کا نام نہ لیا یوں کہا ہو کہ اپنی فلاں لڑکی سے نکاح کیا (حالانکہ نام چھوٹی کا لے رہا ہے) تو کسی سے نکاح نہ ہوگا:۔

**وکیل کا اپنی اختیار سے زیادہ مقرر کرنا** دفعہ (۲۶) ایک شخص نے دوسرے کو وکیل کیا کہ وہ اس کا نکاح فلاں عورت سے مہر معینہ (مثلاً ہزار روپیہ) پر کر دے وکیل نے زیادہ مہر پر نکاح

کر دیا تو تا وقتیکہ موکل رضامند نہ ہو نکاح نافذ نہ ہوگا۔ اگر موکل نے زیادتی کو قبول کیا تو نکاح صحیح ہوگا ورنہ باطل ؛۔

## فصل دوم اون عورتون کا بیان جن سے مرد کو نکاح جایز نہین ہے

اسباب تحریم | دفعہ (۲۷) اسباب تحریم نو ہین ؛۔

(۱) حرمت قرابت یعنی نسبتی سات عورتین مرد پر حرام ہین۔ (۱) مان (۲) بیٹی (۳) بہن۔ (۴) عمہ (۵) بہتیجی (۶) بہانجی (۷) خالہ ؛۔

(۲) حرمت مصاہرت یعنی سسرالی رشتہ کی عورتین (جیسے خوشدامن اور بہو اور ربایب حرام ہیں ؛۔ (۳) حرمت رضاعت۔ یعنی والد اور والد کی لڑکیاں وغیرہ حرام ہین ؛۔

(۴) حرمت اجتماع۔ یعنی عورت اور اوس کی بہن۔ یا خالہ یا پہوپی کو جمع کرنا حرام ہے ؛۔

(۵) حرمت ملک۔ یعنی بی بی کو اپنے غلام سے یا مالک کو لونڈی سے نکاح حرام ہے ؛۔

(۶) حرمت شرک یعنی مجوسیہ وبت پرست سے نکاح حرام ہے ؛۔

(۷) حرمت بی بی کے ہوتے ہوئے لونڈی سے نکاح حرام ہے ؛۔

(۸) حرمت مطلقہ ثلثہ۔ یعنی جس عورت کو تین طلاق دے چکا ہو اوس سے اوس وقت تک نکاح حرام ہے جب تک کہ وہ کسی اور سے نکاح نہ کرے اور بعد نکاح شوہر ثانی اُسے طلاق نہ دے

(۹) حرمت منکوحہ غیر اور معتدہ غیر یعنی دوسرے کی منکوحہ یا معتدہ سے نکاح کرنا حرام ہے ؛۔

اصول و فروع سے حرمت نکاح | دفعہ (۲۸) نکاح کرنے والی ہر عورت ہو یا مرد اپنے اصول سے خواہ وہ درجہ مین کتنے ہی اونچے ہون۔ اور فروع سے (خواہ وہ درجہ مین کتنے ہی نیچے ہون)۔ نکاح حرام ہے ؛۔

بہنون کا حرام ہونا | دفعہ (۲۹) بہنیں حقیقی ہون یا علاتی۔ یا اخیافی۔ اور اون کی بیٹیاں سب حرام ہیں اور اسی طرح بھتیجیان خواہ سگے بہائی کے ہوں یا سوتیلے کے سب حرام ہیں۔ اگرچہ سب رشتے زنا سے ہون تب بھی حرام ہین ؛۔

خالہ و پہوپی کا حرام ہونا | دفعہ (۳۰) پہوپی اور خالہ خواہ رشتہ زنا سے ہوں یا نکاح سے طرح

حرام ہین ۔ اور (عمہ) و (خالہ) کی حرمت ہین باپ اور دادا اور دادی کی (عمہ) و (خالہ) بہی داخل ہین ا۔

خالہ و پہوپی کی اولاد سے نکاح حلال ہے | دفعہ ۳۱) چچا ۔ پہوپی ۔ ماموں ۔ خالہ کی بیٹوں اور اخیافی پہوپی کی پہوپی ۔ اور سوتیلی خالہ کی خالہ سے نکاح حلال ہے ا۔

ربیبہ کی حرمت | دفعہ ۳۲) ربیبہ سے نکاح حرام ہے اور حرمت ربیبہ ہین اون کی بیٹیوں کی حرمت بہی داخل ہے لیکن اگر عورت سے نکاح کیا اور بدون جماع اُسے طلاق دے تو اوس کی بیٹی سے نکاح درست ہے ا۔

حرمت مصاہرت | دفعہ ۳۳) عورت کی ماں ۔ نانی ۔ دادی ۔ سگی ہو یا سوتیلی حرام ہین خواہ عورت سے بعد نکاح جماع کیا ہو یا نہ کیا ہو کیونکہ بمجرد نکاح صحیح کے عورت کی ماں حرام ہو جاتی ہے

اصل کی زوجات سے حرمت نکاح | دفعہ ۳۴) اصل کے زوجات یعنے جن عورتوں سے باپ دادا ۔ پر دادا وغیرہ نے نکاح صحیح کیا ہو اور اسی طرح اپنی فروع کی زوجات یعنے جن عورتوں سے بیٹے ۔ پوتے ۔ پر پوتے ۔ نواسے ۔ وغیرہ نے نکاح صحیح کیا ہو ۔ خواہ جماع کیا ہو یا نہ کیا ہو ہر حال میں حرام ہین ا۔

سوتیلی ماں کے لڑکے سے نکاح جائز ہے | دفعہ ۳۵) سوتیلی ماں کی لڑکی جو باپ کے نطفہ سے نہو یا اپنے فرزند کے زوجہ کی بیٹی جو فرزند کے نطفہ سے نہ ہو حلال ہے اس لئے کہ ان ہین خون کا میل نہین ہے ا۔

حرمت رضاعت | دفعہ ۳۶) جتنے رشتہ نسب اور مصاہرت سے حرام ہین وہ سب رضاعت سے بھی حرام ہین ۔ مگر ذیل کی صورتین مستثنے ہین ا۔

(۱) پوتے کی رضاعی ماں دادا کو حلال ہے بخلاف نسبی کے (یعنے پوتے کی نسبی ماں دادا پر حرام ہے ا۔ (۲) اسی طرح رضاعی پوتے کی نسبتی ماں بہی دادا کو حلال ہے اور اپنے لڑکے کی رضاعی نانی اور رضاعی لڑکے کی نسبتی نانی سے بہی نکاح حلال ہے اور رضاعی بہن کی ماں اور رضاعی بیٹی کی بہن اور رضاعی بہائی کی ماں اور رضاعی بیٹے کی پہوپی سے بہی مرد کو نکاح حلال ہے ا۔

**شیرخوار پر کون کون حرام ہین**

دفعہ ۳۷) رضاعی مان - بہن - دادی - نانی - بیٹی بھانجی - سب قرابت والے شیرخوار پر بوجہ حرمت رضاعت حرام ہین - شیرخوار کی طرف سے شیرخوار اور اوس کی زوجہ اور اوس کی اولاد دایہ وغیرہ پر حرام ہین :-

**باپ کی لونڈی سے وطی کرنا**

دفعہ ۳۸) باپ کی لونڈی سے وطی حلال نہین جبکہ معلوم ہو کہ باپ نے اوسی سے وطی کی :-

**باکرہ سمجھ کر نکاح کرکے اُسے باکرہ نہ پائے تو نکاح فسخ کرسکتا ہے**

دفعہ ۳۹) ایک شخص نے باکرہ سے نکاح کرکے بوقت صحبت باکرہ نہ پایا تب اوس سے دریافت کیا کہ تیرا ازالۂ بکارت کس نے کیا اوس نے کہا تیرے باپ نے تو اگر شوہر نے عورت کی تصدیق کی تو نکاح ٹوٹ جائیگا اور شوہر پر مہر بھی واجب ہوگا اور اگر تصدیق نہ کی تو نکاح قایم رہے گا -

**حرمت مساس و نظر کا بعد انزال باقی نہ رہنا**

دفعہ ۴۰) حرمت مساس اور نظر کی اوسوقت تک ہے جب تک انزال نہ ہو - اور اگر بعد مساس یا نظر کرنے کے انزال ہو جائے تو حرمت ثابت نہوگی (اس لئے کہ مساس و نظر کے بعد خواہش جماع ہوا کرتی ہے) مگر انزال کے بعد مطلق خواہش جماع باقی نہین رہتی :-

**صغیرۂ منکوحہ کی مان و بیٹی سے نکاح**

دفعہ ۴۱) ایک شخص نے ایک صغیرہ کے ساتھہ (جو لایق شہوت نہین ہے) نکاح کیا اور صحبت کرنے کے بعد طلاق دیدی اوس عورت نے بعد مشتہاۃ ہونے کے دوسرے سے نکاح کیا تو شوہر اول کو جایز ہے کہ اوس عورت کی بیٹی سے نکاح کرلے اس لئے کہ وہ عورت شوہر اول کے پاس لایق شہوت نہ تھی - اور بغیر مشتہاۃ ہونے کے ایسی حرمت مصاہرت ثابت نہین ہوسکتی - لیکن اوس عورت کی مان سے مرد کو کسی طرح پر نکاح جایز نہین کیونکہ بمجرد بیٹی کے نکاح کے مان حرام ہوگئی تھی :-

**زوجہ کی مان کا بوسہ لینا زوجہ کو حرام کردیتا ہے**

دفعہ ۴۲) زوجہ کی مان کا شہوتاً بوسہ لیا تو زوجہ حرام ہو جائے گی لیکن مساس جب تک شہوت سے نہو حرام نہوگی اور شہوتاً باہم گلے ملنا اور چٹکی لینا اور دانت سے کاٹنا حرمت مصاہرت کو ثابت کرتا ہے :-

**شہوتاً اولاد کو لگانے سے زوجہ حرام ہو جاتی ہے**

دفعہ ۴۳) شوہر نے زوجہ کو یا زوجہ نے

شوہر کو جماع کی غرض سے جگایا اور مرد کا ہاتھ زوجہ کی جوان بیٹی کو۔ یا عورت کا ہاتھ مرد کے جوان بیٹے کو لگ گیا تو وہ عورت مرد پر ہمیشہ کے لئے حرام ہو گئی۔

**حرمت مصاہرت سے نکاح فسخ نہین ہوتا** دفعہ ۴۴) حرمت مصاہرت سے بدون طلاق کے نکاح نہین ٹوٹتا۔

**اپنی لڑکی کو شہوتاً دیکھنا** دفعہ ۴۵) اپنی لڑکی کو شہوت سے مساس کرنا یا اوس کی شرمگاہ کو شہوتاً دیکھنا اوس لڑکی کے ماں کو باپ پر حرام کر دیتا ہے:۔

**ہنسی دل لگی سے بھی حرمت مصاہرت ہو جاتی ہے** دفعہ ۴۶) ایک شخص نے دوسرے سے پوچھا کہ تو نے اپنی خوشدامن سے کیا کیا اوس نے براہ تمسخر کہا کہ جماع کیا تو حرمت مصاہرت ثابت ہو جائیگی۔

**محارم کا جماع کرنا۔** دفعہ ۴۷) حرام ہے محارم کا جماع کرنا عدت مین گو طلاق باین ہی کی عدت کیون ہو اور اسی طرح بواسطے ملک یمین بھی محارم کا جماع کرنا حرام ہے۔ یعنے اگر ایک لونڈی کو تصرف مین لایا ہو تو اوس کی بہن کو ساتھہ ہی تصرف مین نہ لائے۔

**عدم اجماع محارم کا قاعدہ کلیہ** دفعہ ۴۸) نکاح۔ عدت ملک مین اجماع ایسی دو عورتون کا حرام ہے کہ ان دونون مین سے جس کسی ایک کو مرد فرض کرین تو اون کا نکاح باہم حلال نہ ہو اور دونون طرف سے حرمت ہو مثلاً عورت اور اوس کی بہن یا عورت یا اوسکی خالہ کہ اون مین سے جس کسی کو مرد فرض کرین تو دوسرے سے اوس کا نکاح ناجایز ہے لہذا اون کا جماع کرنا حرام ہے۔

**لونڈی کی بہن سے نکاح کرنا** دفعہ ۴۹) جس لونڈی سے صحبت کر چکا ہے اگر اوس کی بہن سے نکاح صحیح کیا تو اوس کی بہن کا نکاح صحیح ہوگا لیکن اگر منکوحہ کو رکھنا منظور ہے تو لونڈی کو اور اگر لونڈی کو رکھنا منظور ہے تو منکوحہ کو چھوڑنا پڑے گا۔

**دو محارم عورتون سے ایک ساتھہ نکاح** دفعہ ۵۰) ایک شخص نے دو محارم عورتون سے ایک ہی عقد مین یا علیحدہ علیحدہ نکاح کیا (اور پہلا نکاح بھول گیا) تو اور دونون عورتون اور مرد مین جدائی کرائی جائے گی۔ اور اوس جدائی مین احکام طلاق جاری ہون گے نہ احکام فسخ۔ اور اون دونون کو نصف مہر دیا جائے گا بشرطیکہ دونون کا مہر برابر ہو۔ ورنہ ہر ایک کو اوس کے مہر کا ربع ملے گا اور اگر تفصیل نہ معلوم ہو سکے کہ کس کا کتنا مہر تہا تو اون دونون مین جو مہر کم ہو

اوس کا نصف نصف مہر عورت کو ملے گا۔ اور اگر مہر معین نہ ہو تو بعوض نصف مہر ایک متعہ دینا ہوگا۔

**لونڈی کا نکاح مالک سے** دفعہ (۵۱) مالک کا نکاح لونڈی سے، اس وجہ سے منع ہے کہ اوسے قبل از نکاح جماع کی قدرت حاصل تھی اس نسبت سے مالک لائق عذاب نہ ہوگا بلکہ مراد یہ ہے کہ اس پر نکاح کے لوازمات مثلاً مہر اور طلاق وغیرہ کے لازم نہ آئینگے اگر بمقتضائے احتیاط نکاح کرے گا تو حرام نہیں ہے۔

**غلام کا نکاح بی بی سے** دفعہ (۵۲) غلام سے بی بی کو نکاح اس لئے حرام ہے کہ غلام مملوک ہے اور مملوک کو مغلوب رہنا چاہیئے اور شوہر ہونا غالب ہونے کا مقتضی ہے۔

**مجوسیہ و اہل کتاب سے نکاح** دفعہ (۵۳) مجوسیہ مشرکہ بت پرست سے نکاح حرام ہے لیکن اہل کتاب عورتوں سے یعنی جو کسی نبی مرسل پر ایمان رکھتے ہوں اور کتاب آسمانی کا اقرار کرتے ہوں جیسے یہودی نصاریٰ سے نکاح جایز ہے اور مشرکہ و بت پرست و مجوسیہ سے بھی وطی حلال نہیں۔

**لونڈی اور حرہ کا نکاح ایک ساتھ** دفعہ (۵۴) حرہ اور لونڈی سے ایک ساتھ نکاح ناجایز ہے اور حرہ پر بھی لونڈی سے نکاح کرنا حرام ہے۔ مگر لونڈی سے نکاح کرنے کے بعد بھی حرہ سے نکاح کیا ہو تو صحیح ہے۔

**آزاد مرد کے زوجات کی تعداد** دفعہ (۵۵) ہر آزاد مرد چار آزاد عورتوں تک نکاح کرسکتا ہے چار سے زائد نہیں کرسکتا اور لونڈیوں کی کوئی تعداد نہیں ہے ہر آزاد مرد جتنے چاہیے رکھ سکتا ہے۔

**چار لونڈیوں اور پانچ حرہ سے ایک ساتھ نکاح** دفعہ (۵۶) ایک شخص نے چار لونڈیوں اور پانچ حرہ عورتوں سے ایک ہی عقد میں نکاح کیا تو لونڈیوں کا نکاح صحیح ہو جائے گا اور حرہ عورتوں کا باطل۔

**حاملہ سے کب نکاح جایز ہے** دفعہ (۵۷) ایسی حاملہ سے جس کا حمل زنا سے ہو نکاح جایز ہے اور جس کا حمل زنا سے نہ ہو اوس سے جایز نہیں۔

**زانیہ حاملہ سے کون جماع کا مجاز ہے** دفعہ (۵۸) زانیہ حاملہ سے زانی مرد کو بعد نکاح وطی کرنا

حلال ہے اور اگر چھ مہینے یا زیادہ مدت کے بعد اولاد ہو تو اوسی مرد سے اوس کا نسب ثابت ہوگا لیکن غیر زانی کو زانیہ حاملہ سے بعد نکاح وطی حرام ہے تا وقتیکہ حمل کا نتیجہ نہ ظاہر ہو جائے۔

**مدخولہ کا نکاح کر دینا جایز ہے**

دفعہ ۵۹) اپنی مدخلہ لونڈی کا نکاح کسی دوسرے شخص سے کر دینا تو صحیح ہے بشرطیکہ وہ حاملہ نہو۔

**ایسی دو عورتون سے ایک عقد مین نکاح کرنا جن مین سے ایک سے نکاح ناجایز ہو۔**

دفعہ ۶۰) ایسی دو عورتون سے جن مین سے ایک سے نکاح حلال ہے اور دوسرے سے حرام ایک عقد مین نکاح کیا تو جس عورت سے نکاح جایز ہے اوس کا نکاح صحیح ہوگا۔ اور دوسرے کا باطل۔ اور کل مہر معین اوسی عورت کو ملے گا جس سے نکاح صحیح ہے لیکن دوسری عورت سے صحبت کر لی ہو تو اوسے مہر مثل ملیگا۔

**نکاح متعہ و موقت باطل ہے**

دفعہ ۶۱) نکاح متعہ اور نکاح موقت باطل ہین۔ نکاح متعہ اور موقت مین فرق یہ ہے کہ متعہ مین لفظ بولنا ضرور ہے اور موقت مین لفظ تزویج۔ و نکاح کا متعہ مین نہین مقدار مہر لازم ہے۔ موقت مین نہین۔ موقت مین گواہ شرط ہین متعہ مین نہین۔

**نکاح مشروط بشرط فاسد**

دفعہ ۶۲) نکاح شرط فاسد سے باطل نہین ہوتا بلکہ شرط باطل ہو جاتی ہے (مثلاً کہے کہ نکاح باین شرط کرتا ہوں کہ مہر نہ دوں گا۔ یا تو اپنا نفقہ مجھ سے مت مانگنا۔) تو یہ شرایط باطل ہوں گے اور نکاح صحیح۔

**نکاح معلق اور مشروط بشرط فاسد مین کیا فرق ہے**

دفعہ ۶۳) نکاح معلق بشرط (جو ناجایز ہے) اور نکاح فاسد مین (جو جایز ہے) یہ فرق ہے کہ جب تعلیق نکاح ایسی شرط پر ہو جو محتمل الوجود وعدم نہ متحصل الوجود (جیسے کسی کی خوشی۔ یا ہوا کا چلنا۔ یا پانی کا برسنا۔ یا کسی کا مرنا وغیرہ) تو وہ معلق بشرط کہا جائے گا اور جب نکاح ایسی شرط سے کرے جو لوازم نکاح کے مخالف ہے (مثلاً مہر و نفقہ نہ دینا) تو مشروط بشرط فاسد کہلائے گا۔

**نکاح معلق کب جایز ہے**

دفعہ ۶۴) نکاح معلق اوس وقت درست ہے جبکہ شرط ماضی موجود بلاتردد پر تعلیق کرے یعنی سابق سے شرط پائی گئی یا وقت ایجاب و قبول کے حادث ہوئی ہو۔

جیسے کسی نے کہا کہ مین نے نکاح کیا بشرطاً آنے زید کے اور دوسرے نے قبول کیا لیکن حالت قبول ہی مین زید آگیا تو نکاح منعقد ہو جائیگا۔

**شرط موجود پر تعلیق نکاح** دفعہ (۶۵) جب شرط موجود پر تعلیق کی تو یہی نکاح صحیح ہوگا۔ جیسے ایک شخص نے زید سے کہا کہ تو اپنی بیٹی کا نکاح مجھسے کردے۔ زید نے کہا کہ اوس کا نکاح مین پہلے ہی ایک شخص سے کر چکا ہون۔ سائل نے تکذیب کی تب اوس نے کہا کہ اچھا اگر مین نے فلان شخص سے نکاح نہین کیا تو تجھ سے کیا۔ سائل نے قبول کیا اس کے بعد معلوم ہوا کہ واقعی اوس کا نکاح نہین ہوا تھا تو یہہ نکاح صحیح ہوگا۔

# فصل سوم ولایت کا بیان

**ولی کے معنی و تعریف** دفعہ (۶۶) باعتبار لغت کے دوست کو اور باعتبار شرع کے وارث کو جو عاقل بالغ ہو ولی کہتے ہین۔

**ولایت کی تعریف و سبب** دفعہ (۶۷) ولایت عبارت ہے ایک کا قول دوسرے پر نافذ ہونے سے اور اوس کے چار سبب ہین۔

(۱) قرابت (جیسے باپ بیٹی کے نکاح کا مالک ہے) (۲) ملک (جیسے مالک لونڈی یا غلام کے نکاح کا مجاز ہے) (۳) جیسے آزاد کا نکاح سید کر سکتا ہے۔ (۴) امامت (جیسے لاوارث کا نکاح بادشاہ یا قاضی کر دے سکتا ہے)۔

**اقسام ولایت نکاح** دفعہ (۶۸) ولایت نکاح دو قسم کی ہے ایک (مستحب) دوسرے (جبریہ)

(۱) ولایت مستحب۔ عاقلہ بالغہ کے واسطے ہے اگرچہ کواری ہو۔ کیونکہ عاقلہ بالغہ پر باپ دادا کو جبر کا حق نہین۔ (۲) ولایت جبریہ۔ صغیرہ کے لئے ہے اگرچہ وہ کواری نہ ہو اور اسی طرح بالغہ مجنونہ و لونڈی پر بھی ولایت اجبار ہے۔ ولایت اجبار کے معنی یہ ہین کہ ولی کے نکاح کر دینے سے نکاح نافذ ہو جاتا ہے۔ چاہیے وہ راضی ہون یا نہ ہون۔ اور بدون اولیاء کے اذن نکاح ناجایز ہو۔

**قاعدہ کلیہ** دفعہ (۶۹) قاعدہ کلیہ یہہ ہے کہ جن اشخاص کو اپنے مال مین تصرف کا اختیار

ہے اون کو اپنی ذات کے تصرف کا بھی بدون کسی ولی کے اختیار ہے۔ پس نکاح حرہ بالغہ عاقلہ کا بدون رضامندی ولی کے نافذ ہوگا خواہ کفو مین ہو یا غیر کفو مین (لیکن غیر کفو کے نکاح کے عدم جواز پر اکثر علماء متفق ہیں) اور نکاح مجنون اور صغیرہ اور مرتوفہ کا بدون رضامندی ولی کے صحیح نہیں۔ خواہ کفو مین ہو یا غیر کفو مین۔

ولی کے تجویز نکاح سے عورت انحراف کرے تو ولی کو حق اعتراض ہے۔

دفعہ ۷۰) ولی نے کفو مین نکاح تجویز کیا تھا مگر عورت نے اوسے منظور کرکے غیر کفو مین نکاح کرلیا ولی کو بحکم قاضی تفریق کا اختیار رہے لیکن اگر ولی سکوت کرے اوس وقت تک کہ عورت حاملہ ہوجائے تو ولی کا حق اعتراض جاتا رہتا ہے اور پھر تفریق نہ کرا سکیگا۔

چند ولیون مین سے ایک کی رضامندی کا اثر

دفعہ ۷۱) جب چند ولی درجہ مین برابر ہوں تو ایک کی رضامندی سے دوسرے ولیون کا حق اعتراض جاتا رہتا ہے۔ لیکن ایک ولی کی یہ تصدیق کہ زوج کفو ہے باقی ولیون کے حق اعتراض کو ساقط نہیں کرتے۔

بالغہ کا نکاح کی خبر سنکے سکوت کرنا

دفعہ ۷۲) ولی نے عاقلہ بالغہ کا نکاح کرنیکے بعد اوسے خبر کی اور اوس نے سنکے سکوت کیا یا اجنبی کلام کیا تو یہہ سکوت یا کلام اجازت سمجھا جائے گا۔ اور نکاح صحیح ہوگا۔ لیکن شرط یہہ ہے کہ عورت نے شوہر کو جان لیا ہو۔

رونا بھی اذن مین داخل ہے

دفعہ ۷۳) اسی طرح عورت کا بدون آواز کے رونا اور بدون تمسخر کے تبسم کرنا اذن مین داخل ہے۔ لیکن تمسخر سے ہنسنا یا آواز سے رونا اذن مین داخل نہیں ہے نہ انکار نکاح ہے پس اگر آواز سے رونیکے بعد پھر نکاح پر رضامند ہوجائے تو نکاح صحیح ہے۔

دو ولیون کا الگ الگ نکاح کے لئے اذن طلب کرنا

دفعہ ۷۴) جب دو برابر کے ولی ہون اور ہر ولی ایک الگ شخص سے نکاح کے لئے اذن طلب کرے تو عورت کا سکوت اذن نہ سمجھا جائے گا پس اگر دونون ولی الگ الگ نکاح کردین تو جس پر رضامندی قولی یا فعلی ظاہر کرے وہی ہوگا اگر دونون پر رضامندی ظاہر کرے تو دونون نکاح باطل ہون گے

باکرہ بالغہ وثیبہ بالغہ کے اذن مین فرق

دفعہ ۷۵) باکرہ بالغہ اور ثیبہ بالغہ مین سوائے سکوت کے اور کوئی فرق نہین ہے۔ یعنے باکرہ کا سکوت بمنزلہ اذن کے ہے اور ثیبہ کا سکوت اذن

نہین۔ بدون رضائی قولی کے۔ رضائی قولی ہین وہ افعال جو مثل رضا کے ہین جیسے اپنا مہر یا نفقہ مانگنا سب داخل ہین ۔

**باکرہ کا سکوت اذن نہین ہے** دفعہ ۷۶) باکرہ بالغہ سے ولی بعید نے ولی قریب کے ہوتے ہوئے یا اجنبی نے اذن نکاح کا چاہا تو اوس وقت بہی بدون رضائی قولی کے اس کے سکوت کا اعتبار نہین ۔

**باپ دادا کے کئے ہوئے نکاح کو صغیرہ بعد بلوغ فسخ نہین کرا سکتے ۔** دفعہ ۷۷) جبکہ باپ دادا نے صغیر یا صغیرہ کا نکاح کردیا ہو تو بعد بلوغ اون کو فسخ نکاح کا حق باقی نہین رہتا۔ گو نقصان صریح سے (مثلاً کم مہر) یا غیر کفو مین نکاح کردیا ہو مگر شرط یہ ہے کہ باپ یا دادا فاسق معروف نہ ہو ۔

**باپ یا دادا کے سوا دوسرے ولی کے کئے ہوئے نکاح کو فسخ کرنے کا اختیار ۔** دفعہ ۷۸) جب باپ دادا کے سوائے کوئی اور ولی (مثلاً ماں وغیرہ) غیر کفو مین یا نقصان صریح سے نکاح کردے۔ بعد بلوغ اختیار فسخ باقی رہتا ہے ۔

**صغیر کے باپ کے روبرو تفریق کرائی جاسکتی ہے** دفعہ ۷۹) عورت بالغ ہوگئی اور صغیر نابالغ ہے نکاح توڑنا چاہتی ہے تو بحکم باپ یا باپ کے وصی کے روبرو تفریق کرائی جائیگی ۔

**خیار بلوغ کا حق** دفعہ ۸۰) خیار بلوغ مثل حق شفعہ کے ہے جس مجلس مین عورت کو بلوغ ہوا علم نکاح ہوا فوراً نکاح فسخ کرادے اگر سکوت کریگی تو حق باطل ہوجائیگا۔

## فصل چہارم ترتیب ولادت

**عصبہ بنفسہ کی ولایت** دفعہ ۸۱) نکاح مین اول ولی عصبہ بنفسہ ہے اور ترتیب ولایت عصبات مثل ترتیب وراثت وحجب کے ہے۔ اسی وجہ سے مجنونہ کا بیٹا یا پوتا مجنونہ کے باپ پر مقدم ہے کیونکہ اگر مجنونہ کو میت فرض کرین تو اوس کا بیٹا باپ کا باعث نقصان فی حاجب ہے

**کافر کا مسلمان ولی نہین ہوسکتا** دفعہ ۸۲) جس طرح مسلمان عورت کا کافر ولی نہین ہوسکتا ایسے ہی کافرہ عورت کا مسلمان بہی ولی نہین ہوسکتا ۔

عصبہ بنفسہ کے بعد کون ولی ہو سکتا ہے | دفعہ ۸۳) جب عورت کے کو عصبہ نہ ہو تب ولایت نکاح کی ماں کو ہے پھر دادی کو پھر بیٹی کو (مجنونہ کے) پھر پوتی کو وعلیٰ ہذا آخر فروع تک اس کے بعد نانا کو۔ پھر سگی بہن کو۔ پھر سوتیلی بہن کو پھر مادری اولاد کو ولایت میں مرد عورت سب برابر ہیں۔ پھر مادری اولاد کی اولاد کو۔ پھر بقیہ ذوی الارحام کو بہ ترتیب یعنے پھوپی کو پھر ماموں کو پھر خالہ کو پھر چچا کی بیٹیوں کو وعلیٰ ہذا اسی ترتیب سے اون کی اولاد کو۔ اس کے بعد مولا موالات اس کے بعد بادشاہ کو۔ اس کے بعد قاضی کو جس کی سند میں نکاح صغار کی اجازت درج ہو پھر قاضی کے نائبوں کو۔

قاضی کو صغیرہ سے نکاح جایز نہیں۔ | دفعہ ۸۴) حاکم یا صغیرہ کا نکاح اپنی ذات سے یا ایسے شخص سے جسکی گواہی اوس کے حق میں مقبول نہیں (مثلاً باپ یا بیٹا) جایز نہیں ہے لیکن اگر بالغہ ہو تو اوس کے اذن سے نکاح جایز ہے۔

صغیرہ خود نکاح کرے تو باطل نہیں | دفعہ ۸۵) صغیرہ نے اپنا نکاح خود کر لیا اور وہاں کوئی ولی یا حاکم نہیں ہے تو یہہ نکاح باطل نہیں ہے بلکہ موقوف رہیگا۔ اور بعد بلوغ اوسکی اجازت سے نافذ ہو گا۔

ولی بعید بھی نکاح کر سکتا ہے | دفعہ ۸۶) ولی بعید۔ ولی قریب کے غائب ہونیکی صورت میں صغیرہ کا نکاح کر سکتا ہے اور اوس کے آنے کے بعد وہ تزویج باطل نہو گی۔ ولی قریب کی موجودگی میں ولی بعید نے نکاح کر دیا تو برضامندی ولی قریب کے نافذ ہو گی۔ ورنہ باطل لیکن جبکہ ولی قریب نکاح نہ کرتا ہو تو ولی بعید نکاح کرنے کا مجاز ہو گا۔

لونڈی پر مالک کا اقرار نافذ ہو گا | دفعہ ۸۷) برخلاف مسئلہ مذکورۂ بالا کے لونڈی پر مالک کا اقرار نافذ ہو گا اور ایسی صورت میں لونڈی مالک کے اقرار سے انحراف کرنے کے مجاز نہ ہوں گے بلکہ بربنائے اقرار مالک نکاح صحیح قرار دیا جائے گا۔

ایک شخص طرفین کا ولی ہو سکتا ہے | دفعہ ۸۸) ایجاب وقبول میں ایک شخص طرفین کا متولی ہو سکتا ہے اوس کی پانچ صورتیں ہیں۔

(۱) ایک ہی شخص جانبین کا ولی ہو۔ (۲) ایک ہی شخص دونوں طرف سے وکیل ہو۔ (۳)

ایک طرف سے اصل ہو دوسری طرف سے وکیل ؛۔ (۴) ایک طرف سے اصل ہو دوسرے طرف سے ولی ؛۔ (۵) ایک طرف سے ولی ہو اور دوسرے کا ولی ؛۔
ان سب صورتون مین ایجاب ہی بجائے قبول کے ہے۔ لفظ قبول لکھنا غیر ضروری ہے۔ مگر شرط یہہ ہے کہ متولی فضولی نہ ہو کیونکہ فضولی اگر ایجاب و قبول دونون کہے تب ہی نکاح صحیح ہوگا۔

**غلام و لونڈی کا نکاح مالک کی رضامندی پر منحصر ہے** دفعہ ۸۹) جس طرح فضولی کا نکاح زوجین کی رضامندی پر منحصر ہے اسی طرح لونڈی و غلام کا نکاح مالک کی رضامندی پر موقوف ہے اگر وہ راضی ہون تو نافذ ہوگا ورنہ باطل ؛۔

**نکاح کا وکیل اپنی ذات سے نکاح کرلے تو ناجایز ہے** دفعہ ۹۰) عورت نے اپنا نکاح کسی مرد سے کرنیکے لئے ایک شخص کو وکیل کیا اور اوس نے اوسکا نکاح اپنے ساتہہ کرلیا تو جایز نہین ؛۔

**لزوم عقد وکیل کے لئے کیا ضرور ہے** دفعہ ۹۱) واسطے لازم ہونے عقد وکیل کے مہر مثل کی موافقت ضروری ہے۔ عدم موافقت مہر کی صورت مین نکاح لازم نہ ہوگا ؛۔

**ولی کو حق تعرض ہے بوجہ کمی مہر کے** دفعہ ۹۲) اگر عورت نے مہر مثل سے کم پر نکاح کیا تو ولی عصبہ بنفسہ کو تعرض کا حق ہے تاوقتیکہ مہر پورا نہ ہوجائے یا قاضی تفریق نہ کرادے ؛۔

# فصل پنجم کفو کا بیان

**تعریف کفو** دفعہ ۹۳) شرع مین کفایت اسے کہتے ہین کہ مرد عورت سے دین داری یا مالداری پیشہ۔ نسب مین برابر یا بہتر ہو ؛۔

**کفو مین کون اچہا ہو** دفعہ ۹۴) کفایت کا اعتبار مرد کی جانب مین ہوتا ہے نہ عورت کی جانب مین یعنے مرد نسب وغیرہ مین عورت سے بہتر ہو ؛۔

**کفایت کس کا حق ہو** دفعہ ۹۵) کفایت حق ولی کا ہے نہ عورت کا یعنے بربنائے کفو ولی کو حق اعتراض ہے نہ کہ خود عورت کو۔ پس اگر عورت نے کسی مرد سے نکاح کیا اور وہ غیر کفو یا غلام نکلا تو اولیا کو اختیار فسخ ہوگا نہ کہ خود اوس کو ؛۔

**ولی نکاح کردے تو عورت اور ولی دونون کو حق فسخ باقی نہین رہتا** دفعہ ۹۶) عورت کے ولی نے

اوس کی رضامندی سے اوس کا نکاح ایک شخص سے بلادریافت حال کے کردیا پھر معلوم ہوا کہ زوج کفو نہیں تو ولی اور عورت دونوں کو اختیار فسخ نہیں لیکن اگر مرد نے کفو کی شرط کرلی ہو تو ولی کو اختیار فسخ ہوگا۔

نسب کی حد | دفعہ ۹۷) چونکہ نسب دادا پر تمام ہوتا ہے اس لئے دو پشت کی آزادی و اسلام دست پشت کی آزادی و اسلام کے برابر ہے۔

کفایت مال | دفعہ ۹۸) مال میں برابری اس طرح پر ہو کہ زوج روا جًا مہر معجل ادا کرنے اور ایک مہینے کے نفقہ کی ادائی پر قادر ہو اور اگر پیشہ ور ہو تو بقدر نفقہ کسب کرسکتا ہے نفقہ کی اوس وقت ضرورت ہے جبکہ عورت کو جماع کی برداشت ہو ورنہ فقط مہر معجل کی قدرت کافی ہے۔

پیشہ میں برابر ہو | دفعہ ۹۹) پیشہ میں برابری اسطرح پر ہے کہ جولاہا۔ درزی کی برابر نہیں بلکہ ذلیل ہے اور درزی بزاز کے برابر نہیں اور بزاز و سوداگر عالم و قاضی کے ہمسر نہیں۔

کفایت کا اعتبار کب ہے | دفعہ ۱۰۰) کفاءت کا اعتبار شروع عقد میں ہے نہ بعد یعنے بعد عقد ہمسری کا زوال ضرور نہیں کرتا۔

حنفی و شافعی کی برابری | دفعہ ۱۰۱) حنفی و شافعی بلحاظ کفو کے دینداری میں برابر ہیں۔

بیٹا باپ کی مالداری سے برابر ہوتا ہے | دفعہ ۱۰۲) بیٹا بوجہ مالداری اپنے باپ یا اپنی ماں یا دادا کے کفو میں برابر ہوا کرتا ہے۔

# فصل ششم مہر کا بیان

مہر کے دوسرے نام | دفعہ ۱۰۳) مہر کو شرع میں صداق اور صدقہ اور عطیہ کے نام سے بھی موسوم کیا ہے اوس کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) مہر مثل۔ (۲) مہر مسمے۔ وہ جو معین ہو۔ اور مثل وہ جو برابر والی عورتوں کا مہر ہو۔

مہر اقل درجہ کتنا ہوتا | دفعہ ۱۰۴) اقل درجہ مہر دس درم ہے خواہ درم سکہ دار ہوں یا بے سکہ گو وہ قرض ہی کیوں نہ ہو یا کوئی اور جنس جس کی قیمت بوقت نکاح دس درم یا زیادہ ہو۔

دس درم سے کم مہر ہو تب بھی دہی ملیگا | دفعہ ۱۰۵) نکاح صحیح میں اگر دس درم سے کم باندھا ہو تب

بھی دس ہی درم دینا ہوگا۔ اور نکاح فاسد میں اگر مہر مثل کم ہوگا دس درم سے تو وہی ملیگا۔

**مہر کب لازم ہوتا ہے** دفعہ (۱۰۶) پورا مہر لازم ہوتا ہے بوجہ وطی یا خلوت صحیحہ یا زوج یا زوجہ کے مر جانے سے یا دوبارہ عدت میں نکاح کرنے سے۔

**طلاق قبل وطی میں کتنا مہر ملیگا** دفعہ (۱۰۷) طلاق قبل وطی سے نصف مہر مسمی واجب ہوگا۔

**کیا چیز مہر ہوسکتی ہے اور کیا نہیں** دفعہ (۱۰۸) جو چیز کہ مال (متقوم) نہو وہ مہر نہیں ہوسکتی اور اگر متقوم اور غیر متقوم چیزیں دونوں ملاکر مہر معین کیا تو متقوم چیزیں مہر ہونگی باقی نہیں اور اگر صرف جنس غیر متقوم کو مہر قرار دیا ہو تو مہر مثل دینا ہوگا۔

**شراب وغیرہ کے بدلہ نکاح** دفعہ (۱۰۹) اگر نکاح بدیں شرط کیا کہ مہر نہ دیا جائیگا۔ یا شراب کے بدلے یا ایک غلام آزاد کے بدلے یا کسی کپڑے یا جانور مجہول کے عوض یا بعوض خدمت مدت معینہ یا اس شرط پر کہ اگر وہ اپنی بیٹی یا بہن وغیرہ اوسے دے تو یہ بھی اُسے اپنی بیٹی یا بہن وغیرہ کو دیتا ہے تو ان سب صورتوں میں نکاح صحیح ہوگا اور شرط فاسد ہوگی یا مہر کا نام نکاح میں نہ لیا گیا ہو یا نکاح بلا مہر کیا گیا تب بھی نکاح صحیح ہوگا مگر ان تمام صورتوں میں بعد وطی یا خلوت صحیحہ یا موت احدالزوجین کے مہر مثل واجب ہوگا۔

**کس کس کو متعہ دینا ضرور ہے** دفعہ (۱۱۰) بغرض اس کے کہ متعہ دینا کس کو ضرور ہے اور کس کو نہیں یہ واضح رہے کہ مطلقہ عورتوں کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) وہ جن کا مہر معین نتہا نہ وطی ہوئی تہی۔ (۲) وہ جن کا مہر معین تہا مگر وطی نہیں ہوئی۔ (۳) وہ جس سے وطی ہوئی مگر مہر معین نہ تہا۔ (۴) وہ جس کا مہر بھی معین تہا اور وطی بھی ہوئی۔

صورت اول میں متعہ دینا واجب ہے۔ صورت ثانی میں ضرور نہیں۔ صورت ثالث و رابع میں متعہ دینا مستحب۔

**کونسا مہر دینا لازم نہیں** دفعہ (۱۱۱) جو مہر کہ بہ تراضی زوجین مقرر ہوا تہا یا جو قاضی نے ٹہرا دیا تہا جو مہر معین پر اضافہ کیا گیا بشرط قیام زوجیت اور معلوم ہونے مقدار زیادتی اور قبول کرنے عورت کے زوج پر لازم آئیگا۔

**زوجہ کا مہر معاف کرنا** دفعہ (۱۱۲) عورت کا اپنے شوہر کو مہر معاف کرنا صحیح ہے خواہ وہ قبول کرے یا نہ کرے بلکہ اگر بعد مرنے زوج کے یا بعد طلاق بائن کے بھی معاف کریگی تو بھی معاف

ہو جاویگا مگر یہ شرط ہے کہ یہ معافی زوجہ نے اپنی مرض موت مین نہ کی ہو لیکن اگر زوج کہے کہ مین مہر کا معاف کرنا نہین مانتا تو البتہ معاف نہ ہوگا۔

**حیلہ شرعی جس سے زوجہ سے روپیہ لینے کا زوج مجاز ہو جاتا ہے۔** دفعہ ۱۱۳) زوج نے زوجہ کو ہزار روپیہ اوسکا مہر دیا۔ زوجہ نے بعد قبضہ کرنے کے وہ روپیہ زوج کو ہبہ کردے اوس کے بعد زوج نے بلا وطی کئے کے طلاق دیدے تو زوجہ سے زوج پانسو روپیہ واپس لینے کا مستحق ہے۔ کیونکہ طلاق قبل وطی مین زوجہ بقدر نصف مہر (یعنے پانسو) کی مستحق تہی اور وہ ہزار لے چکی ہے لہذا پانسو واپس کرنا ہونگے لیکن اگر قبل قبضہ روپیہ ہبہ کئے تہے تو زوج کو کوئی حق استرداد نہ ہوگا۔

**تعین مہر مین خوبصورتی و بدصورتی کی شرط** دفعہ ۱۱۴) نکاح اس شرط پر کیا کہ اگر عورت خوبصورت ہوگی تو ہزار روپیہ مہر اور بدصورت ہوگی پانچ سو روپیہ مہر تو یہ دونون شرائط صحیح ہین۔

**جب کوئی شئے معین ہو تو وہ دے یا اوسکی قیمت یہ زوجہ کو اختیار ہے۔** دفعہ ۱۱۵) جب کوئی جانور یا جنس معلوم مہر قرار پائے تو مرد کو اختیار ہے چاہے قیمت دے یا وہی جنس دے۔

**نکاح فاسد مین کب تک مہر مثل واجب نہین ہوتا** دفعہ ۱۱۶) نکاح فاسد مین خلوت سے مہر مثل واجب نہین ہوتا بدون وطی کے۔

**نکاح فاسد کی ممانعت** دفعہ ۱۱۷) چونکہ نکاح فاسد کا قایم رکہنا حرام ہے اس لئے لازم ہے کہ زوجین ایسے نکاح کو فسخ کر ڈالین۔

**مہر مثل کا اعتبار بلحاظ باپ کے طرف کی عورتون کے ہے** دفعہ ۱۱۸) حرہ کی مہر مثل کے لئے اوسکی طرف کی عورتون کا اعتبار ہے نہ ماں کی طرف کی عورتون کا بدین ترتیب کہ اون عورتون کی بہون کا پہر پہوپہیون کا۔ پہر بہانجیون اور چچا کی لڑکیون کا وعلیٰ ہذا۔ یہ ترتیب یعنے پہلے قریب کے عورتون کا پہر بعید کا۔

**لونڈی کا مہر مثل** دفعہ ۱۱۹) لونڈی کا خواہش کرنے والا جو دے سکتا ہے وہی اوس کا مہر مثل ہے اور اوس کے باپ کے طرف والی عورتون کا کوئی اعتبار نہین ہے۔

**ولی مہر کا ضامن ہو سکتا** دفعہ ۱۲۰) ولی خواہ زوجہ کا ہو یا زوج کا مہر کا ضامن ہو سکتا ہے گو عورت یا مرد صغیر ہو اور وہ ولی ہی عاقد نکاح ہو مگر شرط یہ ہے کہ حالت مرض الموت مین ضمانت

نہ کی ہو۔ اگر مکفول یا مکفول عنہ ولی کے وارث نہ ہوں تو بقدر ثلث مال ضمانت نافذ ہوگی۔ بیعہ کی شرط یہ ہے کہ عورت یا اوس کے ولی نے ولی کی ضمانت کو قبول کیا ہو۔

فقط نکاح سے باپ ذمہ دار نہیں ہوتا | دفعہ ۱۲۱) فقط نکاح کردینے سے باپ مہر کا ذمہ دار نہیں ہوتا تاوقتیکہ ضامن نہ ہو اور نہ باپ سے بدون ضمانت نفقہ دینے میں مواخذہ ہوسکتا ہے اگر باپ نے صغیر کا مہر ادا کیا ہو تو اوس سے اُسے پھیر لینا جایز نہیں الا جبکہ اوس نے پھیر لینے کے لئے گواہ کرلئے ہوں۔

صغیر مالدار کے باپ پر ادائی مہر کا تقاضہ ہوسکتا ہے | دفعہ ۱۲۲) صغیر مالدار کے باپ پر ادائی مہر کا تقاضہ ہوسکتا ہے کہ وہ اوس کے مال سے ادا کرے لیکن صغیر محتاج کے باپ پر تقاضہ نہیں کرسکتا ہے۔

ولی غیر سے مہر پھیر لے سکتا ہے | دفعہ ۱۲۳) ولی ضامن کو اگر زوج نے ادائی مہر کے لئے کہا ہو تو وہ اُس سے پھیر لے سکتا ہے لیکن اگر ولی کو ادائی مہر کی اجازت نہ دی ہو تو ولی کو اختیار پھیر لینے کا نہیں ہے۔

عورت بغرض لینے مہر کے وطی سے منع کرسکتی | دفعہ ۱۲۴) عورت مرد کو وطی وغیرہ سے بغرض لینے مہر کے منع نہیں کرسکتی الا جبکہ مہر معجل ہو مگر جبکہ مہر موجل کی مدت مجہول ہو بجہالت صریح (جیسے آندھی چلنا۔ پانی کا برسنا) تو ایسی صورت میں مہر فی الحال واجب الادا ہوگا۔ لیکن اگر مہر کی مدت موت یا طلاق مقرر کیجائے تو صحیح ہے۔

طلاق سے مہر موجل معجل ہوجاتا ہے | دفعہ ۱۲۵) جو مہر کہ طلاق تک موجل ہو وہ طلاق رجعی سے معجل ہوجاتا ہے اور عورت کی طرف رجعت کرنے سے پھر موجل نہیں ہوتا۔

مہر کا ہبہ صحیح ہے | دفعہ ۱۲۶) اگر عورت اپنا مہر کسی کو ہبہ کرکے اوس کو مہر لینے کا وکیل کردے تو صحیح ہے مگر بدون توکیل صحیح نہیں۔

# فصل ہفتم احکام خلوت صحیحہ

خلوت صحیحہ | دفعہ ۱۲۷) خلوت مرد کی بدون مانع حسی کے (جیسے مرض کہ مانع وطی ہو) اور مانع شرعی کے (جیسے روزۂ رمضان) اور مانع طبعی کے (جیسے حیض وغیرہ) مثل وطی کے ہے اور ایسی

کو خلوت صحیحہ کہتے ہیں بشرطیکہ سوائے زوجین کے شخص ثالث موجود نہ ہو (اگر شخص ثالث سوتا ہوا ہو یا اندھا ہو تب بھی مانع خلوت سمجھا جائے گا۔ لیکن اگر صغیر لا یعقل یا زوجین میں سے کسی کی لونڈی ہو تو وہ مانع خلوت نہیں)۔

مکان کی عدم صلاحیت مانع حسی ہے | دفعہ ۱۲۸) عدم صلاحیت مکان مانع حسی میں داخل ہے یعنے ایسا مکان جیسے مسجد یا بیابان وغیرہ)۔

زوج کا زوجہ کو نہ پہچاننا مانع شرعی ہے | دفعہ ۱۲۹) زوج کا زوجہ کو نہ پہچاننا مانع شرعی ہے کیونکہ بدون شناخت زوجہ وطی کی قدرت ممکن نہیں)۔

روزۂ رمضان مانع شرعی ہے | دفعہ ۱۳۰) روزۂ رمضان اور نماز فرض مانع شرعی میں داخل ہیں لیکن روزہ نذر اور کفارت اور قضا مانع خلوت نہیں)۔

خلوت فاسدہ میں بھی عدت واجب ہے | دفعہ ۱۳۱) خلوت فاسدہ میں بھی عدت واجب ہے یعنے خواہ صحیحہ ہو خواہ فاسدہ ہر طرح پر عدت واجب ہوگی لیکن نکاح فاسد میں بدون وطی کے صرف خلوت صحیحہ کی وجہ سے عدت لازم نہیں ہوتی)۔

موت بمنزلہ وطی کے ہے | دفعہ ۱۳۲) موت بمنزلہ وطی کے فقط بغرض مہر اور عدت کے ہے نہ کسی اور غرض کے لئے۔ پس اگر ایک عورت قبل دخول مرجائے تو اوس کی بیٹی سے (جو شوہر اول سے ہو) اوس کے شوہر کو نکاح حلال ہے)۔

مردہ شو یا داعی کو بھی نکلنے کا اختیار | دفعہ ۱۳۳) جب عورت داعی یا مردہ شوہو تو بھی وہ نکل سکتی ہے مگر اوس کے شوہر کو روکنے کا اختیار ہے)۔

منگنی کے بعد جو چیزیں بھیجی ہوں اون کے پھیر لینے کا اختیار | دفعہ ۱۳۴) منگنی کے بعد زوج نے چند اشیا عورت کو بھیجیں اور عورت کے باپ نے نکاح نہ کیا تو جو چیزیں بعوض مہر بھیجی گئی ہوں اور موجود بھی ہوں اون کو پھیرلے نہ اون کی قیمت کو گو متغیر ہوگئی ہوں اور اگر موجود نہ ہوں تو اون کی قیمت پھیر لے)۔

اشیاء تحفہ کو پھیر لے سکتا ہے | دفعہ ۱۳۵) اسی طرح جو اشیاء کہ بطریق تحفہ کے بھیجے گئے ہوں اور موجود بھی ہوں اون کو پھیر لے اگر وہ از خود یا کسی دوسرے کے فعل سے معدوم ہوگئے

ہون تو اون کا پھیرنا جایز نہین کیونکہ تحفہ مثل ہبہ کے ہے ؛۔

**غیر کے منتدہ پر خرچ کیا ہو تو پھیرے سکتا ہے** دفعہ ۱۳۶) ایک شخص نے غیر کے منتدہ پر اس شرط سے خرچ کیا کہ وہ بعد عدت کے اوس سے نکاح کرے گا مگر اوس عورت نے خلاف شرط نکاح کیا تو عورت سے خرچ پھیر لینا درست ہے لیکن اگر عورت کو علیحدہ خرچ نہ دیا ہو بلکہ مرد کے ساتھہ کہیاتی تو پھیر لینا درست نہین ؛۔

**جہیز کا پھیر لینا ناجایز ہے۔** دفعہ ۱۳۷) ایک شخص نے بحالت صحت اپنی بیٹی کو کچھ جہیز دیکر اوس کا قبضہ کردیا تو وہ یا اوس کا وارث اوس کے پھیر لینے کا مجاز نہین لیکن جبکہ جہیز پر قبضہ نہ دیا ہو یا حالت مرض مین جہیز دیا ہو تو ورثا کو پھیر لینا جایز ہے ؛۔

**صغیرہ کے لئے جہیز پر قبضہ شرط نہین** دفعہ ۱۳۸) اگر صغیرہ بیٹی کے لئے باپ نے جہیز خرید کیا تو اوس صورت مین صغیرہ کا قبضہ شرط نہین کیونکہ باپ کا قبضہ قایم مقام صغیرہ کے قبضہ کے ہے ؛۔

**رخصت کے لئے جو رقم لی گئی ہو وہ زوج پھیر لے سکتا ہے۔** دفعہ ۱۳۹) زوجہ کے عزیزہ وغیرہ (مثلاً باپ یا بہائی) بدون کچھہ رقم لئے کے زوجہ کو رخصت نہ کرتے ہون اور زوج کچھہ دیکر زوجہ کو لاے تو وہ رقم اون سے پھیر لے سکتا ہے کیونکہ یہہ رشوت مین داخل ہے

**تسویہ منکوحات** دفعہ ۱۴۰) مرد کو لازم ہے کہ شب باشی اور لباس اور کہانے اور موانست مین منکوحات کو برابر رکہے۔ محبت وجماع مین برابری شرط نہین کیونکہ وہ نشاط خاطر پر موقوف

# باب دوم طلاق مشتمل اٹھارہ فصول

## فصل اوّل

**تعریف طلاق** دفعہ ۱۴۱) طلاق۔ شرع مین رفع قید نکاح کو کہتے ہین خواہ رفع قید فی الحال ہو جیسے طلاق بائن سے یا آخر کار رفع قید ہو۔ جیسے طلاق رجعی سے بعد گذرنے مدت کے اس واسطے کہ زوج کو عدت کے اندر رجعت کا اختیار ہے ؛۔

**اقسام طلاق** دفعہ ۲۴ا) طلاق تین قسم کی ہے (احسن ۔ حسن ۔ بدعی) ۔

(۱) طلاق احسن (یعنے خوب تر) یہ ہے کہ ایک بار طلاق رجعی دے اوس طہر مین جس مین وطی نہ ہوئی ہو اور پھر جب تک اوس کی عدت نہ گذر جاے ۔ دوسرے (فی نفسہ یہ قسم طلاق ہے احسن نہین ہے) بلکہ حسن و بدعی سے بہتر ہے ؛ ۔

(۲) طلاق حسن (یعنے خوب) یہ ہے کہ ایک طلاق دے زوجہ غیر مدخولہ کو ۔ اگرچہ طلاق حیض مین واقع ہو اور زوجہ مدخولہ کو جدا جدا طلاق دینا تین طہر مین جن مین وطی نہ ہوئی ہو اور نہ اوس حیض مین وطی یا طلاق ہوئی ہو جو تین طہر سے پہلے تہا اور اگر عورت کو حیض نہ آتا ہو تو تفریق تین طلاق کی تین مہینے مین ہو ۔ (یہ قسم طلاق بدعی سے بہتر ہے)

(۳) طلاق بدعی (یعنے بدعت والا) یہ ہے کہ حیض مین طلاق دے یا طہر مین وطی کے بعد طلاق دے یا تین طلاق ایک لفظ سے یا علیحدہ علیحدہ دے یا تین طلاق ایک آن مین دے (طلاق بدعی حرام ہے یعنی اوس کے دینے سے شرعاً گنہگار ہوتا ہے)

**اقسام طلاق بدعی** دفعہ ۳۴ا) طلاق بدعی یعنے جو طلاق (احسن و حسن) کے مخالف ہو اوس کی آٹہ قسمین ہین ؛ ۔

(۱) تین طلاق متفرق ایک طہر مین دینا ۔ (۲) تین طلاق ایک لفظ سے ایک طہر مین دینا (۳) دو طلاق ایک لفظ سے دینا ۔ (۴) دو طلاق دو لفظ سے اوس طہر مین دینا جس مین رجعت نہین ۔ (۵) حیض مین طلاق دینا ۔ (۶) اوس طہر مین جس مین وطی ہو چکی ہو طلاق دینا (۷) اوس طہر مین طلاق دینا جس مین وطی نہین ہوئی ۔ لیکن طہر کے قبل حیض مین ہو چکی ہو ۔ (۸) نفاس مین طلاق دینا ۔

**جب حیض مین طلاق دی ہو تو رجعت مناسب ہے** دفعہ ۴۴ا) اگر حیض مین طلاق دی ہو تو واسطے دور ہونے گناہ کے رجعت کر لینا واجب ہے ۔ جب وہ حیض سے طاہر ہو تو پھر چاہے طہر مین طلاق دے یا رکہے

**مست کی کب طلاق واقع نہین ہوتی** دفعہ ۵۴ا) اگر کوئی شخص زبردستی نشہ پلانے سے یا کسی حالت اضطرار سے مست ہو گیا ہو یا اوس کی عقل بوجہ درد سر یا کسی دوا کے استعمال کے زائل ہو تو طلاق واقع نہین ہوتی ؛ ۔

گونگے کی طلاق | دفعہ ۱۴۶) گونگے کی طلاق اشارہ سے واقع ہوتی ہے اگرچہ گونگا پیدایشی نہ ہو مگر شرط یہ ہے کہ مرنے تک گونگا رہے اگر قبل مرنے کے زبان کھل جائے تو اوس سے پوچھا جائیگا۔ اگر گونگا لکھنا جانتا ہو تو اوس کے اشارہ سے طلاق واقع نہو گی بدون تحریر کے

مجنون کی طلاق | دفعہ ۱۴۷) مجنون وقلیل الفہم آدمی کی طلاق واقع نہیں ہوتی ۔

طلاق خطا سے یا بالفاظ غلط | دفعہ ۱۴۸) ارادہ کسی اور بات کے کہنے کا تہا اور زبان سے طلاق نکل گئی یا لفظ طلاق کے معنی نہ جانکر طلاق دے یا بحرف غلط یعنے قاف کی جگہ کاف غین وغیرہ بولا تو باعتبار حکم ظاہر ان سب صورتوں میں طلاق واقع ہوگی نہ باعتبار دیانت :۔

تعداد طلاق | دفعہ ۱۴۹) طلاق (حرہ) کے واسطے تین بار اور لونڈی کے واسطے دو بار ہے خواہ شوہر حر ہو یا غلام :۔

اقسام الفاظ طلاق | دفعہ ۱۵۰) الفاظ طلاق تین طرحکے ہوتے ہین صریح ملحق بصریح کنایہ

# فصل دوم طلاق صریح وملحق بصریح کا بیان

طلاق صریح | دفعہ ۱۵۱) طلاق صریح وہ ہے جو ایسے الفاظ سے دیجائے کہ سوا طلاق کے اور معنون مین وہ لفظ مستعمل نہو سکین (جیسے طلاق نہ یا طلاق دئے یا طلاق دے ہوئی

طلاق میں عورت کے طرف خطاب ضرور ہے | دفعہ ۱۵۲) طلاق صریح کے لئے ضرور ہے کہ عورت کی طرف خطاب کرے خواہ نیت ہو یا نہو (جیسے تم کو طلاق دی)

طلاق رجعی | دفعہ ۱۵۳) الفاظ طلاق صریح کے یا ایسے الفاظ کے جو اونکے ہم معنی ہون ایک مرتبہ کہنے سے طلاق رجعی واقع ہوتی ہے (جیسے مین راضی ہوا تیرے طلاق سے یا مین نے تجہپر طلاق ڈالی)

بجواب طلاق ہان کہنے سے طلاق واقع ہوئی | دفعہ ۱۵۴) زوج سے پوچھا گیا کہ کیا تو نے زوجہ کو طلاق دی اوس نے کہا ہان) مگر ہان ہجے کر کے کہا یا اگر زوج نے زوجہ سے کہا کہ تو طلاق والی ہو جا یا کہا کہ تو مطلقہ تو ان سب صورتون مین طلاق واقع ہوگی ۔

**صرف گردن یا چہرہ وغیرہ کو طلاق دینا** دفعہ ۱۵۵) جب صرف ایک عضو کا نام لیکے طلاق دے مثلاً صرف گردن یا چہرہ کو طلاق دے تو طلاق واقع ہوگی لیکن ایسے عضو کی طرف جو قایم مقام تمام بدن کے بولا جاتا ہو نسبت کی یا کسی جزو شائع غیر معین کی طرف نسبت کی تو بھی طلاق واقع ہوگی بخلاف نکاح کے کہ اگر نصف عورت سے نکاح کرے تو صحیح ہوگا۔

**طلاق کے اجزاء** دفعہ ۱۵۶) حصہ ایک طلاق کا (اگرچہ ہزاروں ہو) ایک طلاق کے برابر ہے۔ پس اگر ایک طلاق کے ساتھ اور اجزاء نصف یا ثلث ہوئی تو دوسری طلاق واقع ہوگی اسی طرح اگر دو سے کچھ اجزا بڑھ جائیں تو تین طلاق واقع ہوں گے۔

**تعلیق طلاق** دفعہ ۱۵۷) اگر کہے کہ تجھکو طلاق ہے اگر تو اپنے گھر میں داخل ہو تو گھر میں داخل ہوتے ہی طلاق واقع ہوگی۔

**طلاق گھر یا دہوپ وغیرہ میں** دفعہ ۱۵۸) اگر کہے تجھکو طلاق ہے گھر میں یا دہوپ میں یا سایہ میں یا کپڑے میں یا دھلی یا مدراس میں تو طلاق بالفعل واقع ہوگی دھلی یا مدراس میں داخل ہونے اور سایہ اور دہوپ اور کپڑے اور گھر پر موقوف نہ رہے گی۔

**غیر مدخلہ کو طلاق** دفعہ ۱۵۹) غیر مدخلہ کو (یعنے وہ عورت جس کے ساتھ وطی نہ ہوئی ہو) ایک لفظ طلاق سے طلاق باین بلاعدت پڑ جائے گی اور دوسری اور تیسری طلاق اوس پر نہ پڑ سکے گی اور بدون حلالہ کے زوج اول اوس سے نکاح نہیں کر سکتا۔

**ایک طلاق سے چار عورتوں پر طلاق** دفعہ ۱۶۰) ایک شخص کی چار عورتیں ہیں اور اوس نے ان سے کہا کہ تمہارے درمیان میں ایک طلاق ہے یا کہا کہ تمہارے درمیان میں دو طلاق ہیں تو ہر ایک کو ایک طلاق واقع ہوگی کیونکہ ایک طلاق کا بحساب رسدی ہر عورت کو چوتہائی طلاق پہونچا اور ہر جزو طلاق ایک طلاق کے برابر ہے۔

**طلاق رجعی بالفاظ طلاق** دفعہ ۱۶۱) مرد کے صرف یوں کہنے سے کہ تو طلاق ہے بالاتفاق طلاق رجعی واقع ہوتی ہے نہ باین۔

**دنیا کی سب عورتوں کو طلاق دینے سے زوجہ کو طلاق واقع نہیں ہوتی۔** دفعہ ۱۶۲) ایک شخص نے کہا کہ دنیا کی عورتیں یا جہان کی عورتیں مطلقہ ہیں تو اوس کی عورت کو طلاق واقع

نہ ہوگی اس لئے کہ یہہ طلاق صریح نہین۔ ایک کی اگر نیت کی ہو تو طلاق واقع ہوگی:۔

غیر شخص کے کہنے سے طلاق کا پڑنا | دفعہ ۱۶۳) ایک شخص نے چند اشخاص حاضر جلسہ سے کہا کہ جس کی عورت مطلقہ ہو وہ ایسا فعل کرے اور اوس کے بعد کسی نے وہ فعل کیا تو اوس کی عورت پر طلاق واقع ہوگی:۔

## فصل سوم۔ کنایات طلاق کا بیان

تعریف طلاق کنایہ | دفعہ ۱۶۴) طلاق کنایہ وہ ہے جو بہ الفاظ کنایہ۔ یعنے جو طلاق کے لئے موضوع نہ ہون بلکہ طلاق اور غیر طلاق دونون پر متحمل ہون دیجاوے اور وہ وہ حال سے خالی نہ ہو یا رضامندی کی حالت مین ہو یا خفگی وغصہ کی حالت مین ہو:۔

طلاق کنایہ کب واقع ہوتی ہے | دفعہ ۱۶۵) طلاق کنایہ بدون نیت یا دلالت حال کے واقع نہین ہوتی دلالت حال یہ ہیکہ اوس وقت گفتگوے طلاق ہو یا رنج یا غصہ ہو:۔

اقسام الفاظ کنایہ | دفعہ ۱۶۶) الفاظ کنایہ تین قسم کے ہین:۔

(۱) بعض ایسے ہین کہ احتمال رکھتے ہین عورت کے رد کلام کا اور جواب طلاق بہی ان مین نکلتا ہے (جیسے نکل اس مکان سے تاکہ تیرے شر سے نجات ہو) تو یہ جواب طلاق کے سوال کا ہوا

(۲) اور بعضے ایسے ہین کہ احتمال رکھتے ہین دشنام دہی و بدگوئی کا اور محتمل ہین جواب طلاق کے بہی (جیسے تو خالی ہے حسن وخوبی سے یا خالی ہے نکاح سے)

(۳) اور بعضے ایسے ہین کہ نہ رد سوال کے متحمل ہین نہ دشنام دہی کے لیکن جواب طلاق کا البتہ احتمال رکھتے ہین (جیسے شمار کر اپنے حیضون کو۔ یا تو اپنے رحم کو صاف کر یا تو اکیلی ہے) پس جبکہ شوہر غصہ نہو اور طلاق کا ذکر بہی نہ ہو تو الفاظ مذکورہ مین سے کسی مین طلاق واقع نہ ہوگی۔ اور جب غصہ مین ہو تو پہلی قسم کے الفاظ نیت پر منحصر رہین گے۔ یعنے نیت کریگا تو طلاق واقع ہوگی ورنہ نہین۔ اور تیسری قسم مین طلاق واقع ہوگی اگرچہ نیت نہ ہو اور جب ذکر طلاق کا ہو تو الفاظ قسم اول سے نیت کے ساتھ اور قسم دوم و سوم سے بلا لحاظ نیت طلاق واقع ہوگی۔ (دیکھو جلد ۲ صفحہ ۱۲۵ غایۃ الاوطار)

## فصل چہارم ۔ تفویض طلاق کا بیان

**تعریف تفویض طلاق** دفعہ ۱۶۷) طلاق تفویض وہ ہے کہ جس کو شخص غیر بحکم زوج واقع کرے اور اوس کی تین قسمین ہین :۔

(۱) تفویض ۔ یعنے غیر کو طلاق کا مالک کر دینا :۔ (۲) توکیل ۔ یعنے دوسرے کو طلاق کا وکیل کرنا :۔ رسالت ۔ یعنے غیر سے طلاق کہلا بھیجنا :۔

**الفاظ تفویض طلاق** دفعہ ۱۶۸) الفاظ تفویض تین طرح کے ہین :۔

(۱) تخییر ۔ یعنے عورت کو اختیار طلاق کا دینا ۔ (۲) امر بالید یعنے طلاق کا حکم عورت کے ہاتھ مین دیدینا ۔ (۳) مشت یعنے طلاق کو عورت کی خواہش پر رکھنا :۔

(تخییر کا بیان) دیکھو جلد (۲) صفحہ ۱۳۶ غایتہ الاوطار :۔ مؤلف

**تخییر** دفعہ ۱۶۹) تخییر مین قید مجلس نیت ذکر نفس یعنے ذات یا اوس کے قایم مقام کا ضرور ہے ۔ مگر کسی حال مین تخییر مین نیت تین طلاق کی صحیح نہین پس اگر زوجہ سے طلاق سپرد کرنے کی نیت سے کہا کہ اپنے آپ کو طلاق دے تو زوجہ کو اختیار ہے کہ جس مجلس مین اوس کو علم تفویض طلاق کا ہو وہین طلاق دے لیوے اگرچہ مجلس طویل ہو ۔ خواہ وہ بالمشافہ زوج سے ہوا ہو یا وکیل یا قاصد سے ۔ اگر بعد علم زوجہ اٹھے یا جو کام کر رہی تھی اوسے چھوڑ کر دوسرا کام شروع کر دیا تو اختیار باقی نہ رہے گا یعنے جس حال مین کہ مجلس مختلف ہو جاوے تو اختیار بھی جاتا رہیگا اگر ایسا کام کرے کہ مجلس باقی رہے تو اختیار باقی رہے گا :۔

**توکیل طلاق مین رجوع** دفعہ ۱۷۰) توکیل طلاق مین رجوع (یعنے اوس سے پھرنا) جایز ہے لیکن اگر زوج نے طلاق کو مشیت وکیل سے معلق کیا ہو تو اوس وقت مین توکیل تملیک ہو جائے گی اور اوس سے پھرنا جایز نہین :۔

**عورت کو اختیار طلاق دینا** دفعہ ۱۷۱) اگر عورت کو اس طرح پر اختیار دیا کہ اگر مجھکو میرے طرف سے خرچ نہ پہونچے تو تو اپنے آپکو طلاق جب جی چاہے دے لینا اور روجہ نہ پہونچنے خرچ کے زوجہ نے طلاق دے تو طلاق باین ہوگی (دیکھو جلد ۲ صفحہ ۱۳۰ غایتہ الاوطار) مولف

## امر بالید کا بیان

امر بالید | دفعہ ۱۷۲) تخییر کی طرح امر بالید میں بھی نیت اور قید مجلس اور ذکر نفس یا اوس کے قائم مقام کا ضرورت ہے فرق یہ ہے کہ تخییر میں تین طلاق کی نیت صحیح نہیں امر بالید میں صحیح ہے ۔

امر بالید میں نیت تین طلاق کی | دفعہ ۱۷۳) اگر زوج تین طلاق کی نیت سے زوجہ سے گو وہ صغیرہ ہی کیوں نہ ہو کہے کہ تیرا امر تیرے ہاتھ یا منہ یا زبان میں ہے اور زوجہ بجواب اسکے کہے کہ میں نے اپنی ذات کو اختیار یا قبول کیا یا تو مجھ پر حرام ہے یا میں تجھ سے بائن اور میں تجھ سے بائنہ یا طالق ہوں یا صغیرہ کا ولی کہے کہ میں نے قبول کیا تو ان سب صورتوں میں تین طلاق واقع ہوجائے گے ۔

امر بالید میں رد کا اختیار نہیں ہے | دفعہ ۱۷۴) امر بالید میں زوجہ کے قبول کرچکنے بعد رد کا اختیار نہیں قبل قبول رد کا اختیار ہے ۔ (دیکھو جلد ۲ صفحہ ۱۴ غاینۃ الاوطار) مولف

## مشیت کا بیان

مشیت | دفعہ ۱۷۵) مشیت بھی مثل تخییر اور امر بالید کے ہے مگر اس میں زوج کا طلاق ہونا عورت کی خواہش پر رکھتا ہے ۔

شوہر کی نیت پر طلاق موقوف ہے | دفعہ ۱۷۶) ایک شخص نے اپنی زوجہ سے کہا کہ تو اپنی ذات کو طلاق دے اور کچھ نیت نہ کی یا ایک طلاق یا دو طلاق کی نیت کی (حرہ) میں بھی عورت نے طلاق دی اپنی ذات کو ایک بار یا دو یا تین بار تو ایک ہی طلاق واقع ہوگی اور اگر مرد نے تین طلاق کی نیت کی ہو تو عورت کے تین طلاق دینے سے تین طلاق واقع ہوں گی ۔

حسب خواہش طلاق بائن یا رجعی | دفعہ ۱۷۷) اگر کہا کہ تجھکو طلاق ہے جس طور کی تو چاہے تو زوجہ نے جواب میں کہا کہ میں نے ایک طلاق بائن چاہی تو وہی طلاق پڑے گی جو چاہے گی لیکن اگر خاوند نے نیت کی تین طلاق کی اور عورت نے ایک طلاق بائن کی یا خاوند نے ایک طلاق بائن کی اور عورت نے تین طلاق کی تو دونوں صورتوں میں ایک طلاق رجعی واقع ہوگی اور اگر خاوند نے کچھ نیت نہیں کی تو جیسی عورت نے خواہش کی تھی وہی طلاق واقع ہوگی ۔

طلاق کو عورت کی مرضی پر معلق کرنا تملیک ہے | دفعہ ۱۷۸) طلاق کو عورت کی مشیت یا ارادہ یا رضا یا خواہش یا محبت پر معلق کرنا تملیک ہے جس میں تعلیق کے معنی ہیں اور جب یہ تعلیق تملیک ٹھیرے مقید مجلس ہو گی۔

## تعلیق طلاق کا بیان (دیکھو جلد ۲ صفحہ ۳۸ غایۃ الاوطار) مولف

تعریف تعلیق | دفعہ ۱۷۹) اہل عرب لفظ تعلیق کا استعمال ایسے موقعہ پر کرتے ہیں کہ جب کسی چیز کو کوئی لٹکا دے اور اصطلاح فقہ میں تعلیق عبارت ہے ایک امر کے حصول کو دوسرے امر کے حصول پر موقوف کرنے سے اور تعلیق کو یمین بھی کہتے ہیں۔

شرایط صحت تعلیق | دفعہ ۱۸۰) شرایط تعلیق نکاح حسب ذیل ہیں:۔
(۱) شرط معدوم جایز الوجود ہو یعنے گو اس وقت شرط موجود نہیں لیکن اوس کا موجود ہونا محالات سے نہیں پس اگر امر محال پر طلاق کو معلق کرے تو واقع نہ ہو گی اور امر ثابت الوجود کی تعلیق سے (جیسے اگر آسمان ہمارے روبرو ہو تو تو طالق ہے) فوراً طلاق واقع ہو گی:۔ (۲) شرط مشروط کے متصل ہو پس اگر کہا کہ تو طلاق والی ہے اور پھر بعد سکوت کے شرط بیان کی تو صحیح نہ ہو گی الا بوجہ معذوری (جیسے ہکلانا):۔ (۳) مرد تعلیق سے عورت کے کلام کا بدلہ دینے کا مقید نہ کرے اگر عورت نے مرد سے کہا کہ وہ بے غیرت اور مرد نے کہا کہ اگر میں ایسا ہوں تو تو طالق ہے تو یہ تعلیق نہیں بلکہ تنجیز ہے اور فی الحال طلاق واقع ہو گی:۔ (۴) مشروط مذکور ہو یعنے صرف حرف شرط بدون فعل کے نہ بولا جاوے (جیسے تو طالق ہے) تو اس صورت میں طلاق واقع نہ ہو گی:۔

شرط لزوم تعلیق | دفعہ ۱۸۱) لزوم تعلیق کی شرط ملک ہے خواہ ملک حقیقی ہو (جیسا مولا کا غلام کا) یا ملک حکمی ہو (جیسے زوجہ منکوحہ معتدہ):۔

شرط صحت تعلیق طلاق | دفعہ ۱۸۲) شرط صحت تعلیق طلاق یہ ہے کہ یا تو طلاق کی اضافت کرے طرف ملک کے یا ملک وہاں موجود ہو۔

ایک لفظ طلاق سے دو طلاق کا واقع ہونا | دفعہ ۱۸۳) اگر کہا زوج نے اپنی مدخولہ سے کہ جبکہ میں تجھکو طلاق دوں تو تو طالق ہے پھر اوس کو ایک بار طلاق دے تو دو بار طلاق واقع ہو گی

ایک طلاق بہ سبب تنجیز کے اور دوسری بہ سبب تعلیق کے بوجہ وجود شرط کے :۔

لفظ انشاء اللہ سے طلاق واقع نہ ہوگی | دفعہ ۱۸۴) انشاء اللہ کہنے سے طلاق واقع نہ ہوگی بہ سبب شک کے اسلئے کہ زوج نے معلق کیا طلاق کو خدا کی مشیت پر اور خدا کی مشیت معلوم نہیں اگر انشاء اللہ کا استعمال نادانستہ و بلا قصد کرے تب بھی یہی حکم ہے :۔

## طلاق مریض کا بیان (دیکھو جلد ۲ صفحہ ۱۵۵ غایۃ الاوطار) نوٹ

طلاق مریض | دفعہ ۱۸۵) جو شخص مرض الموت مین اپنی زوجہ کو طلاق دے تو اوس کا اثر عورت کی عدت تک نہ ہوگا یعنے عدت تک وہ وارث ہوگی۔ طلاق دینے والے مریض کو فار (یعنے بھاگنے والا) بھی کہتے ہین یعنے وہ مرض الموت مین اسلئے طلاق دیتا ہے کہ عورت اوسکی وارث نہ ہو :۔

مرض الموت | دفعہ ۱۸۶) مرض الموت وہ ہے جس سے ہلاکت غالب الوقوع ہو یعنے بیماری نے اوس کو عاجز کر دیا ہو کہ بیماری کی وجہ سے باہر کے کاروبار ضروری نہ کر سکتا ہو (اگر وہ مرد نہ ہو) اور عورت کے لئے مرض کی حد یہ ہے کہ وہ عاجز ہو اندر کے کاروبار سے یعنے پکانے اور جھاڑنے وغیرہ سے جبکہ فالج یا سِل کا عارضہ ہو اور وہ پڑا ناہو جاے اور بستر پر نہ ڈالے تو یہہ بیمار حکم صیحح وتندرست کا رکہین گے :۔

قاعدہ کلیہ مفلوج وغیرہ کے لئے | دفعہ ۱۸۷) قاعدہ کلیہ مفلوج ومسلول وغیرہ کے متعلق یہ ہے کہ جب تک بیماری بڑہتی جاتی ہے اوس وقت تک وہ مثل مریض کے ہین اور جب ترقی موقوف ہوگئی تو مانند صیحح کے ہے اور حد بیماری کی ایک سال ہے :۔

طلاق مریض مین زوجہ عدت تک وارث ہوگی مگر مرد زوجہ کا وارث نہ ہوگا۔ | دفعہ ۱۸۸) فار خواہ اوسی مرض کے سبب سے مرے یا اور طور پر مر جاے تو عورت تک منکوحہ مدخولہ مطلقہ وارث ہوگی غیر مدخولہ (یعنے جس سے خلوت صیححہ ہو چکی ہو) وارث نہ ہوگی لیکن اگر عدت ہی مین مرد سے عورت پہلے مر جاے تو وہ اوس کا وارث نہ ہوگا بہ سبب ساقط کر دینے اپنے حق کے :۔

خلع وغیرہ سے عورت وارث ہوگی | دفعہ ۱۸۹) زوجہ نے شوہر سے خلع کیا یا اپنی ذات کو اختیار کیا اگرچہ خیار بوجہ بلوغ عورت یا مجبوب اور نامرد ہونے شوہر کے نہ ہو تو وارث نہ ہوگی۔

اس لئے کہ ان سب صورتوں مین عورت نے خوشی سے جدائی چاہی ہے۔

اقرار زوجین طلاق صحت کی نسبت | دفعہ ۱۹۰) بیمار مرض موت اور اوس کی زوجہ نے صحت کے تین طلاق اور انقضاے عدت پر اتفاق کیا اور پھر زوج نے زوجہ کے کسی دین یا جنس کا اقرار کیا یا زوجہ کے لئے کسی چیز کی وصیت کی تو زوجہ کو اقرار وصیت میراث مین جو مال کمتر ہوگا وہ ملے گا اور زوجہ کی عدت وقت اقرار زوج سے شروع ہوگی اسی پر فتوی ہے۔

بعد انقضائے عدت عورت کل مال پائیگی بوجہ اقرار یا وصیت کے | دفعہ ۱۹۱) اگر زوج بعد انقضائے عدت وقت اقرار سے مرا تو عورت اوس سب مال کو پائیگی جس کا زوج نے اقرار کیا یا وصیت کی اس واسطے کہ وہ بعد عدت کے وارث نہ رہی بلکہ اجنبی ہوگئی تو اقرار یا وصیت اوس کے حق مین صحیح ہے۔

## رجعت کا بیان (دیکھو جلد ۲ صفحہ ۱۷۱ اغاثۃ الاوطار) مؤلف

تعریف رجعت | دفعہ ۱۹۲) رجعت اصطلاح مین اوس ملکیت کے بلاعوض نفع طلب کرنیکو کہتے ہین جو قایم ہو نکاح سے جب تک مطلقہ عدت مین ہو۔

رجعت واسطے رفع طلاق کے موضوع ہے | دفعہ ۱۹۳) رجعت موضع ہے واسطے رفع طلاق کے یعنے جب مرد نے اپنی عورت کو ایک یا دو طلاق رجعی دئے ہون تو اوسکو جایز ہے کہ عدت کے اندر اوس عورت سے پھر رجعت کرے خواہ وہ راضی ہو یا نہ ہو لیکن اگر عورت لونڈی ہو تو بعد ایک طلاق کے رجعت ممکن ہے کیونکہ لونڈی دو طلاق سے ایسی ہو جاتی ہے جیسے حرہ تین طلاق سے۔

رجعت بلا نیت بھی صحیح ہے | دفعہ ۱۹۴) رجعت بلا نیت بھی صحیح ہے جبکہ بالفاظ صریح ہو گو نادانستہ ہی زبان سے وہ الفاظ رجعت کیون نہ نکل جائین (جیسے رجعت کی مین نے تجھ سے یا مین نے تجھکو پھیرا) لیکن الفاظ کنایات سے (جیسے تو میرے نزدیک ایسی ہے جیسے تھی یا تو میری عورت ہے) بدون نیت رجعت صحیح نہین۔

رجعت فعلی | دفعہ ۱۹۵) رجعت فعلی صحیح ہے مگر مکروہ ہے یعنے ایسے افعال سے جو موجب

حرمت مصاہرت ہون جیسے ساس یا نقبیل۔ گو وہ مساس وغیرہ عورت کی طرف سے کسی حالت میں ہو۔

طلاق بائن کے بعد رجعت نہیں ہو سکتی | دفعہ ۱۹۶) طلاق رجعی میں رجعت ممکن ہے لیکن طلاق بائن کے بعد بدون حلالہ و نکاح رجعت ممکن نہین :۔

اندرون عدت نکاح ثانی ہوا ہو تو باطل ہے | دفعہ ۱۹۷) زوج نے رجعت کی زوجہ کو اطلاع نہیں ہوئی اور عورت نے دوسرے شخص سے نکاح کر لیا تو اوس دوسرے شخص سے جدائی کر دیجایگی گو اوس نے وطی بھی کر لی ہو اس لیئے کہ نکاح ثانی بوجہ ناتمام ہوئے عدت کے فاسد ہے اور زوج اول کو بعد اعادہ نکاح بعد عدت رجوع کرنے کا حق ہوگا اور زوج ثانی نے اگر وطی کی ہو تو نصف مہر مثل دینا ہوگا :۔

اسقاط حمل سے انقضاے عدت | دفعہ ۱۹۸) اگر عورت حاملہ کو بعد طلاق اسقاط حمل ہو تو اگر بچہ کے اعضا مخلوق ہو گئے ہون تو عدت منقضی ہو جائے گی اور اگر اعضا مخلوق نہوے ہون تو عدت منقضی نہ ہو گی :۔

حیلہ تحلیل زوج کے لئے | دفعہ ۱۹۹) زوج کے لئے لطیف حیلہ تحلیل یہہ ہے کہ اس طرح پر کہے کہ اگر مین تجہہ سے نکاح کرون اور جماع کرون اور تین رات سے زائد رکھون تو۔ تو بائن ہے اگر بعد جماع تین رات سے زائد رکھا تو عورت مطلقہ ہو جائے گی اور بعد عدت زوج اول پر حلال ہو جائے گی :۔

حیلہ تحلیل منجانب زوجہ | دفعہ ۲۰۰) اگر عورت کو یہہ خیال ہو کہ زوج ثانی طلاق نہ دیگا تو وہ ایجاب کے وقت کہے کہ مین نے اپنی ذات کا نکاح تجہہ سے اس شرط پر کیا کہ میرا امر میرے ہاتہہ مین رہے یعنے طلاق کا مجہکو اختیار رہے اگر زوج نے قبول کیا تو نکاح جایز ہوگا اور عورت کو طلاق کا اختیار بھی حاصل رہیگا۔ (دیکھو جلد ۲ صفحہ ۱۷۲ غایۃ الاوطار)

## ایلار کا بیان

ایلا کے معنی و تعریف | دفعہ ۲۰۱) ایلار کے معنی قسم کے ہین مگر اصطلاح فقہ مین اوس قسم کو ایلا کہتے ہیں جو زوج نے زوجہ کی ترک قربت پر کہائی ہو اور چار مہینے تک اپنے اقرار پر قایم

رہا اور اوس کو مولی کہتے ہین :۔

ایلا کا کون مجاز ہے | دفعہ ۲۰۲) جو شخص لیاقت طلاق دینے کی رکھتا ہو اور وہ مجاز ایلا کا بھی ہے

ایلا کا حکم | دفعہ ۲۰۳) ایلا کا حکم یہہ ہے کہ اگر اوس نے چار مہینے تک وطی نہین کی تو ایک طلاق بائن واقع ہوگی اور اگر قسم توڑے تو کفارہ یا جزائے مشروط یا دونون لازم آئین گی یعنے اگر قسم بدون تعلیق ہے تو صرف کفارہ ۔ اور اگر تعلیق کی قسم ہے تو جزا اور کفارہ دونون لازم ہون گے :۔

ایلا کی مدت | دفعہ ۲۰۴) کمتر مدت ایلا کی حرّہ کے لئے چار مہینے اور لونڈی کے لئے دو مہینے ہین پس اگر ان مدتون سے کم مدت کی مثلاً ایک مہینے کی مدت کی ترک قربت پر قسم کھائے تو ایلا ثابت نہ ہوگا۔ اور اکثر مدت کی کوئی حد مقرر نہین ہے :۔

الفاظ ایلا | دفعہ ۲۰۵) الفاظ ایلا دو قسم کے ہین (صریح) (کنایہ)

(۱) الفاظ صریح وہ ہین جو فقط جماع کے لئے مستعمل ہون (جیسے کہے عورت بغیر خالصہ سے کہ مین تجھہ سے قربت نہ کرون گا) :۔ (۲) الفاظ کنایہ وہ ہین جو جماع اور غیر جماع دونون مستعمل ہون۔ جیسے مین تیرے پاس نہ آون گا تیرے بچھونے کے پاس نہ جاؤن گا :۔

ایلا بالفاظ صریح وکنایہ کا فرق | دفعہ ۲۰۶) ایلا بہ الفاظ صریح مین نیت کی احتیاج نہین بخلاف کنایہ کے :۔

## خلع کا بیان

خلع کی تعریف | دفعہ ۲۰۷) خلع ملک نکاح زائل کرنے کو کہتے ہین اس طرح کے زوج زوجہ سے اوس کے بدلہ مین وہ مال لے جو کہ مہر ہونے کی صلاحیت رکھتا ہو :۔

شرایط خلع | دفعہ ۲۰۸) شرط خلع کی مانند شرط طلاق کے ہے یعنے منکوحہ ہونا زوجہ کا اور اہلیت زوج کا :۔

الفاظ خلع وحکم خلع | دفعہ ۲۰۹) خلع صحیح ہے بہ لفظ خلع اور مبارات اور مثل اون کے دوسرے الفاظ کی جو ازالہ ملک کے لئے بولے جاتے ہون اور حکم خلع کا یہ ہے کہ خلع سے طلاق

بائن واقع ہوتی ہے ؛۔

**خلع کا اثر** دفعہ (۲۱۰) خلع سے حقوق زوجیت ساقط ہو جاتے ہیں پس اگر ایک عورت جس کا مہر ہزار درم تہا اور اوس نے قبل لینے مہر کے سو درم پر خاوند سے خلع کیا تو خاوند پر کچھہ مہر و نفقہ لازم نہ آئے گا اور اگر اوس نے بعد لینے مہر کے سو درم پر خلع کیا تو خاوند کو سوا سو درم کے اور کچھہ نہ ملے گا مگر نفقہ دینے کے ایام عدت کا ساقط نہ ہوگا جبکہ اقرار نہ ہوا ہو۔ اگر اقرار ہو تو صرف نفقہ ساقط ہوگا لیکن کسی حال مین ساقط نہین ہوتی ؛۔

**طلاق بعوض مال** دفعہ (۲۱۱) جو طلاق کہ بعوض مال دیجاے خلع مین داخل نہین کیونکہ اوس سے حقوق زوجیت ساقط نہین ہوتے ؛۔

**طلاق رجعی مین خلع** دفعہ (۲۱۲) طلاق رجعی کی عدت مین خلع درست ہے بوجہ باقی رہنے ملک نکاح کے ایام عدت تک ؛۔

**عورت کو خلع مین پہر جانا جایز ہے نہ مرد کو** دفعہ (۲۱۳) خلع عورت کے حق مین معاوضہ ہے پس عورت کو قبل قبول شوہر خلع سے رجوع درست ہے اور عورت کو شرط خیار بہی جایز ہے اور شوہر کے حق مین یمین ہے پس جبکہ ایجاب مرد کی طرف سے ہو تو اوس کو قبل قبول عورت رجوع صحیح نہین اور نہ اوسے خیار شرط ہے ؛۔

**ایجاب قبول کا ایک مجلس مین ہونا ضرور ہے** دفعہ (۲۱۴) جبکہ ایجاب عورت کی طرف سے ہو تو ضرور ہے کہ قبول خاوند کا مجلس مین ہو اگر بعد اختلاف مجلس قبول کریگا تو صحیح نہ ہوگا۔ اور جب ایجاب شوہر کی طرف سے ہو تو قبول زوجہ کا مقید بمجلس زوج نہین ؛۔

**خلع بعوض مال و بلا عوض مال** دفعہ (۲۱۵) خلع بدون مال اور بعوض مال دونون طرح پر صحیح ہے خواہ کسی جانب سے ہو اگر خلع بعوض مال غیر متقوم کے کرلے جیسے (سور۔ شراب وغیرہ) تو طلاق بائن واقع ہوگی بلفظ خلع اور اور الفاظ سے طلاق رجعی واقع ہوگی اور دونون صورتون مین طلاق کا واقع ہونا مفت ہوگا بوجہ باطل ہونے بدل کے ؛۔

**ہاتہہ کی شے پر خلع کرنا** دفعہ (۲۱۶) عورت نے کہا مجھہ سے خلع میرے ہاتہہ والی شے پر کر اور حالانکہ اوس کے ہاتہہ مین کچھہ بھی نہین تو اگر وہ مہر پا چکی ہو تو مرد کو پہیر دے اور اگر

ہو نہ ملا ہو تو مرد کو کچھ دینا لازم نہیں۔ اور اگر بجائے مال کے لفظ درم یا روپیہ وغیرہ بولے تو عورت کو تین درم دینا پڑینگے۔

**صغیرہ کی طرف سے باپ خلع کر سکتا ہے**

دفعہ (۲۱۷) اگر صغیرہ کے باپ نے اوس کے مال یا اس کے مہر کے عوض خلع کیا تو طلاق واقع ہوگی جبکہ صغیرہ تمیز دار ہو اور خلع قبول کرے اور مال دینا لازم نہ آئے گا۔ صغیرہ یا اوس کے باپ پر اس واسطے کہ باپ کا خلع کرنا مال پر از قسم یعنے فعل غیر ضروری ہے اور اسی طرح اگر کبیرہ بیٹی کے باپ نے خلع کیا تو طلاق واقع ہوگی اور دینا لازم نہ ہوگا الا جبکہ کبیرہ مال دینا قبول کر لیا ہو۔

**ماں خلع کی مجاز نہیں**

دفعہ (۲۱۸) صغیرہ کا خلع ماں کی طرف سے بوجہ عدم ولایت صحیح نہیں ہے جب تک کہ ماں اپنے اذن پر عوض کے مال کو لازم نہ کرے۔

**صغیر پر خلع**

دفعہ (۲۱۹) صغیر کے ماں و باپ دونوں صغیر کے خلع کے مجاز نہیں خواہ اپنے مال سے کریں یا اوس کے مال سے اس لئے کہ جب صغیر طلاق کا مالک نہیں تو ماں یا باپ اوس کے نائب بھی نہیں ہو سکتے۔

**نادان عورت کا خلع کرنا**

دفعہ (۲۲۰) نادان عورت نے یعنے جو امور دنیاوی میں نادان ہے بعوض اپنے مہر یا مال کے خلع کیا تو وہ مطلقہ ہوگی لیکن اوس کو مال دینا لازم ہوگا۔

**صغیرہ کا خلع بدون سقوط مہر ہوگا**

دفعہ (۲۲۱) اگر باپ نے صغیرہ یا نادان کا خلع کیا مال پر خود ضامن ہو کے یعنے مال دینا اپنے اوپر لازم کیا نہ صغیرہ کی طرف سے کفیل ہو کر تو صحیح ہوگا بدون سقوط مہر صغیرہ کے اور باپ کو مال دینا لازم ہوگا سقوط مہر اس لئے نہ ہوگا کہ مہر باپ کی ولایت داخل نہیں۔

**حیلہ سقوط مہر ذمہ زوج سے**

دفعہ (۲۲۲) حیلہ سقوط مہر کا یہ ہے کہ زوج اور باپ عوض خلع کا اجنبی پر ٹہیرا دیں بقدر مہر کے اور اجنبی یوں کہے کہ بدلہ خلع کا دینا مجھپر لازم ہوا۔ پھر زوج بدل خلع کا حوالہ کرے اوس کو جسکو زوج سے مہر لینے کی ولایت ہے یعنے باپ کو اور زوج صغیرہ کے باپ سے کہے کہ تو فلان اجنبی سے اپنے صغیرہ کا مہر لے تو اس تدبیر سے صغیرہ کا مہر زوج سے ساقط ہوگا۔

**خلع بلا ذکر مال**

دفعہ (۲۲۳) اگر زوج نے کہا کہ میں نے خلع کر لیا اور زوجہ نے قبول کر لیا

مگر دونوں میں سے کسی نے کچھہ مال کا ذکر نہ کیا تو عورت مطلقہ ہوگی بہ سبب پائے جانے ایجاب وقبول کے اور زوج بری الذمہ ہو جائے گا۔ مہر موجل سے اگر ہنوز نہ دیا گیا ہو اور اگر ادا کر دیا ہو تو عورت سے پھیر لے سکتا ہے۔ (دیکھو جلد ۲ صفحہ ۱۹۰ غایۃ الاوطار) مؤلف۔

## ظہار کا بیان

تعریف ظہار | دفعہ ۲۲۴) جب مرد اپنی زوجہ کو یا اوس چیز کو کہ جیسے زوجہ تعبیر کر سکتی ہے یا اوس کے کسی عضو شائع کو ساتھہ اعضا کے اپنے محارم ابدیہ کے خواہ رضاعی ہوں یا نسبتی یا باعتبار مصاہرت کے ہوں تشبیہ دے تو اوسے ظہار کہتے ہیں جیسے یوں کہنا کہ تو مجھہ پر ایسی ہے جیسے پشت یا شکم میری ماں یا پھوپی کے لیکن اگر تشبیہ نہ دے بلکہ صرف یوں کہے کہ تو میری ماں یا بیٹی یا بہن وغیرہ کے مثل ہے تو ظہار نہ ہوگا بدون نیت کے۔

عورت کی طرف سے ظہار | دفعہ ۲۲۵) عورت کا ظہار کرنا مرد سے لغو ہے پس اگر عورت مرد کو الفاظ مذکورہ کہے تو کچھہ نہ ہوگا۔

ظہار اثر | دفعہ ۲۲۶) جب ظہار ثابت ہو تو اوس عورت سے وطی اور لوازم وطی ناجایز ہے جب تک کفارہ نہ دے۔

بلا تشبیہ اعضا صحت نیت ظہار | دفعہ ۲۲۷) صحیح ہے نیت ظہار کی اس قول سے بھی کہ تو میرے نزدیک ایسی ہے جیسے میری ماں اس لئے کہ جب کل ماں سے تشبیہ دے تو اوس میں اوس کی پشت و شکم وغیرہ اعضا بھی داخل ہیں۔

ظہار قبل از نکاح | دفعہ ۲۲۸) صحیح ہے ظہار قبل از نکاح بھی تعلیق نکاح کے جیسے یوں کہنا کہ اگر میں تجھہ سے نکاح کروں تو تو مجھہ پر ایسی ہے جیسے میری ماں کی پیٹھہ۔

ظہار بعد وقت معین کے ساقط ہوگا | دفعہ ۲۲۹) جب زوج نے ظہار کو کسی وقت پر معین اور مقرر کر دیا تو ظہار وقت معین کے گذرنے پر ساقط ہو جائیگا مثلاً ایک مہینے کے لئے ظہار کیا تو اگر مہینے کے اندر وطی کریگا تو کفارہ لازم ہوگا اور بعد گذرنے مہینے کے کفارہ ساقط ہوگا۔

نیت زوج کا اعتبار | دفعہ ۲۳۰) اس قول سے کہ تو مجھہ پر حرام ہے مثل میری ماں کے

جو نیت طلاق یا ظہار کی کرے گا صحیح ہے اور اگر کچھ نیت کرے گا تو ظہار واقع ہوگا۔

کنایات ظہار | دفعہ ۲۳۱) اگر زوج نے زوجہ سے کہا کہ تو مجھ پر ایسی ہے جیسے (شراب اور سور اور غیبت اور زنا اور چغل خوری اور رشوت اور مسلمان کا قتل کرنا) پس اگر اس قول سے زوج نے طلاق کی نیت کی ہے تو طلاق واقع ہوگی اور ظہار کی نیت کی ہو تو ظہار واقع ہوگی۔

ظہار صریح | دفعہ ۲۳۲) مرد کا اپنی عورت سے یہ کہنا کہ تو مجھ پر ایسی ہے جیسے میری ماں کی پیٹھ تو بدون نیت کے ظہار ثابت ہوگا اور اگر اس قول سے طلاق یا ایلار کا قصد کیا ہو تو یہ لغو ہے :۔ (دیکھو جلد ۲ صفحہ ۲۰۲ غایۃ الاوطار) مؤلف۔

## لعان کا بیان

لعان کے معنی و تعریف | دفعہ ۲۳۳) لعان شرع میں ان چار گواہوں سے مراد ہے جو زوجین کے درمیان مثل گواہیوں زنا کے موکد و مستحکم قسموں سے ہوں۔ اور پانچویں گواہی مرد کے ساتھ لفظ لعنت کے اندر عورت کی پانچویں گواہی ساتھ لفظ غضب کے ہو۔

شرط لعان | دفعہ ۲۳۴) شرط لعان قیام زوجیت اور صحت نکاح ہے یعنے بوقت لعان زوجین میں نکاح صحیح قایم ہو۔

سبب لعان | دفعہ ۲۳۵) سبب لعان تہمت لگانا ہے مرد کا اپنی زوجہ کو ایسی تہمت کہ اگر بیگانی عورت پر ایسی تہمت لگا دے تو مرد پر حد واجب ہو یعنے حرہ مسلمان پاک دامن عورت کو حرام کاری سے منسوب کرنا۔

رکن لعان | دفعہ ۲۳۶) لعان کا رکن گواہیاں ہیں جو موکد بقسم و لعن ہوں۔

حکم لعان | دفعہ ۲۳۷) لعان کا حکم حرمت وطی اور استمتاع ہے بعد باہم لعنت کرنے کے یعنے لعان کے بعد وطی اور مساس حرام ہے اگرچہ حاکم نے ہنوز حکم جدائی کا نہ دیا ہو اور احکام لعان سے وجوب تفریق اور واقع ہونا طلاق بائن کا بعد تفریق کے اور نفقہ وسکنیٰ تا عدت بھی ہے مگر تفریق بعد حکم حاکم برخسا مندی بھی جائز نہ ہوگی۔

اثبات لعان کے بعد انکار | دفعہ ۲۳۸) بعد تہمت طلب لعان عورت کی طرف سے شرط ہے

کیونکہ یہ اوس کا حق ہے پس اگر مرد لعان سے انکار کرے گا تو مستوجب سزائے شرعی کا ہوگا اسی طرح اگر عورت بعد لعان مرد کے انکار کرے تو وہ بھی مستوجب سزائے شرعی ہوگی۔ مگر ضرور ہے کہ اول مرد لعان کرے اوس کے بعد عورت اگر بعد تفریق یا قبل تفریق بحکم حاکم بعد لعان کے خاوند نے اپنے بیانات کی تکذیب کی تو اوس کو تہمت زنا کی سزائے شرعی دیجائے گی اور خاوند کو اوس سے نکاح جائز ہوگا۔

**اہلیت لعان زوال کا اثر** | دفعہ ۲۳۹) اگر بعد لعان قبل تفریق کے اہلیت لعان کی زائل ہوگئی تو اگر زوال اہلیت کا ایسی چیز سے ہوا ہے کہ اوس کا دور ہونا ممکن ہے (جیسے جنون) تو حاکم دونوں کو جدا کردے اور اگر اہلیت لعان کے زوال کا زائل ہونا غیر ممکن ہو۔ جیسے زوجین میں سے کوئی گونگا ہوگیا یا اوس پر سزائے تہمت زنا کسی اور مقدمہ میں پڑی ہو تو حاکم تفریق نہ کرے بوجہ باقی نہ رہنے اہلیت لعان کے۔

**بعد لعان کب نکاح جائز ہے** | دفعہ ۲۴۰) زوج کو اپنی زوجہ سے نکاح کر لینا بعد لعان کے جائز ہے جبکہ دونوں ایک اہلیت لعان سے نکلجائے۔

**لعان بوجہ نفی حمل یا نسب کے** | دفعہ ۲۴۱) لعان واقع نہیں ہوتا حمل کے نفی کرنے سے بسبب نہ متعین ہونے حمل کے نزدیک فقہا کے لیکن اگر مرد زندہ لڑکے کی مبارکباد کے وقت اوسکے نسب کی نفی کرے تو صحیح ہے اور اگر لڑکا اوس کی غیبت میں پیدا ہو تو وقت علم سے سات دن تک نفی صحیح ہے مگر صاحبین کے نزدیک چالیس دن تک نفی صحیح ہے۔

**بعد اثبات نفی نہیں ہوتی** | دفعہ ۲۴۲) جبکہ لعان کسی وجہ سے ساقط ہو یا نسب ثابت ہوجائے ایکبار کے اقرار سے یا حکم قاضی سے تو پھر اوس کا نسب کبھی نفی نہیں ہوسکتا۔

**دوسرے پر حد پڑنے سے نسب کی نفی نہیں پہونچتی** | دفعہ ۲۴۳) اگر زوج نے ولد زوجہ کی نفی کی اور ہنوز لعان نہیں کیا تہا کہ ایک اجنبی نے اوس عورت کو عیب لگایا کہ یہہ لڑکا اوس زوج کا نہیں ہے بعد دریافت اجنبی کو سزائے تہمت زنا دیگئی تو البتہ نسب ولد ثابت ہوگا۔ زوج سے اور پھر نفی نہ ہوسکے گی اس لئے کہ بعد حکم قاضی کے اجنبی کے حد پر نسب ضمناً ثابت ہوگیا (دیکھو جلد ۲ صفحہ ۳۰۹ غایت الاوطار) مؤلف

## عنین وغیرہ کا بیان

**عنین کی تعریف** دفعہ ۲۴۴) شرع میں عنین اوسے کہتے ہیں جو اپنی زوجہ کے جماع فرج پر قادر نہ ہو اور غیر عنین میں اور خنثیٰ مشکل اور مجبوب اور شمار داخل ہیں:۔

**بصورت عنین ہونے زوج کے زوجہ تفریق کرا سکتی ہے** دفعہ ۲۴۵) اگر زوجہ اپنی زوج کو عنین پاوے جو بہ سبب بیماری یا بڑھاپے وغیرہ یا خصی ہونیکے یعنے بوجہ آلہ تناسل کو استادگی نہ ہونیکے جماع پر قادر نہو تو وہ تفریق کا مطالبہ کرسکتی ہے اور ایک طلاق کے ساتھ عورت بائنہ ہوجائیگی اور اگر خلوت کی ہو تو کل مہر لیگا اور عدت واجب ہوگی:۔

**مجبوب سے جدائی** دفعہ ۲۴۶) اگر زوج مجبوب یعنے مقطوع الذکر ہو تو عورت کی درخواست پر حاکم تفریق کرادے بشرطیکہ عورت حرہ بالغہ ہو اور قبل نکاح زوج کا حال نہ جانتی ہو یا بعد نکاح اس حال پر راضی نہو گئی ہو اگر عورت صغیرہ ہو تو تا بلوغ تفریق نہوگی یہ بھی شرط ہے کہ عورت کی شرمگاہ میں ہڈی یا گوشت وغیرہ مانع جماع نہ ہو کہ اس صورت میں اوس کو طلب فرقت کا حق نہ ہوگا:۔

**لونڈی کو طلب فرقت کا اختیار نہیں ہے** دفعہ ۲۴۷) لونڈی کو طلب فرقت کا اختیار نہیں ہے بلکہ اوس کے مالک کو ہے:۔

**کب تفریق نہ کرائی جائے گی** دفعہ ۲۴۸) اگر عورت سے کم سے کم ایک بار جماع کرنے کے بعد زوج مقطوع الذکر یا عنین ہو جاوے تو تفریق نہ کیجائے گی اگر بعد تفریق گواہ اس امر کی گواہی دیں کہ عورت نے قبل تفریق ایکبار جماع کا اقرار کیا تھا تو تفریق باطل ہوگی:۔

**مدت واسطے عنین وغیرہ کے** دفعہ ۲۴۹) عنین یا خصی وغیرہ کے لئے مدت ایک سال (قمری) مقرر کی جائے گی اور شمار میعاد وقت خصومت و نالش سے ہوگا مگر جبکہ زوج لڑکا ہو تو بعد بلوغ کے اگر بیمار ہو تو بعد صحت کے اور اگر محرم ہو تو بعد تمام ہونے احرام کے حساب سال کا شروع ہوگا

**ایک سال کے اندر وطی کرنے و نہ کرنیکا اثر** دفعہ ۲۵۰) اگر ایک سال کے اندر خصی یا عنین نے وطی کی تو پھر تفریق نہ ہوگی اور اگر ایک بار بھی وطی نہیں کی تو عورت کو حاکم کے جدا کردینے سے

طلاق بائن واقع ہوگی :۔

جبکہ زوج کا پہلے سے عنین ہونا معلوم ہو تو حق فرقت زوجہ کو نہیں رہتا :۔

دفعہ (۲۵۱) اگر عنین نے اپنی زوجہ سے جو بحکم حاکم جدا ہوگئی تھی یا دوسری عورت سے جو عنین کا حال جانتی ہے کہ اوس کی خلاف زوجہ بہ سبب نامرد ہونے کے اوس سے جدا ہوچکی ہے تو عورت کو بعد نکاح جدائی کا اختیار نہیں یعنے نہ زوجہ اول کو نہ زوجہ ثانی کو :۔

(دیکھو جلد ۲ صفحہ ۱۴۲ غایۃ الاوطار) مولف :۔

## عدت کا بیان

عدت کی تعریف | دفعہ (۲۵۲) عدت اوس انتظار کا نام ہے جو عورت کو بعد طلاق یا شوہر کی موت کے کرنا لازم ہے :۔

عدت طلاق کی مدت | دفعہ (۲۵۳) جس عورت کو بعد خلوت طلاق دیجائے خواہ رجعی یا بائن یا فسخ نکاح ہو بوجہ خیار بلوغ یا تفصیل وغیرہ اور عورت حر ہو تو اگر اوس کو حیض آتا ہو تو تین حیض کامل تک اور اگر حیض نہ آتا ہو تو تین مہینے تک عدت واجب ہوگی لیکن اگر حیض میں طلاق دیجائے تو وہ حیض محسوب نہ ہوگا :۔

نکاح فاسد وغیرہ کی عدت | دفعہ (۲۵۴) جس ام ولد کا کہ مولیٰ مرگیا یا اوس کو آزاد کردیا اور جس عورت سے وطی کی کسی شخص نے اپنی بی بی جان کر یا نکاح فاسد سے مثل نکاح متعہ وموقت کے اور خاوند مرگیا یا اون میں فرقت ہوگئی تو یہی وہی تین حیض یا تین مہینے جیسی صورت ہو عدت ہوگی :۔

موت کی عدت | دفعہ (۲۵۵) اگر حرہ کا خاوند مرگیا خواہ وہ صغیرہ ہو یا کبیرہ مدخولہ یا غیر مدخولہ حائضہ ہو یا غیر حائضہ۔ مسلمان ہو یا کتابیہ عدت اوسکی چار مہینے دس دن ہے :۔

لونڈی کی عدت | دفعہ (۲۵۶) عدت لونڈی کی حرہ سے نصف ہے پس طلاق وفسخ نکاح میں اگر وہ صاحب حیض ہو تو دو حیض اور اگر وہ صاحب حیض نہیں تو ڈیڑھ مہینہ اور اسی طرح دو مہینے پانچ دن واسطے موت کے اس کے لئے عدت مقرر ہے :۔

دو بہائیوں کی عورتوں کا باہم تبدیل ہوجانا اور امام صاحب کا حکم عجیب | دفعہ (۲۵۷) دو بہائیوں کا

نکاح دو بہنون سے ہوا مگر غلطی سے ایک کی زوجہ دوسرے کے پاس کردی گئی آخر شب صبح کو یہہ حال معلوم ہوا علماء نے فتویٰ دیا کہ ہر عورت پر عدت لازم ہوا ور ہر بھائی پر مہر مثل دینا واجب ہے بوجہ وطی باشبہ کے اور بعد عدت ہر عورت اپنی اپنی زوج کے پاس جاسکتی ہے۔ امام اعظم ؒ نے فرمایا کہ اگر دونون بہائی اپنی اپنی مدخولہ پر رضامند ہون تو بہت آسانی سے تصفیہ ممکن ہے وہ رضامند ہوسے تب امام نے فرمایا کہ ہر مرد اپنی عورت کو طلاق دے اور ہم بستر عورت سے نکاح کرے تو چونکہ طلاق قبل دخول ہے عدت لازم نہ ہوگی چنانچہ اسپر سب علمانے اتفاق کیا۔

**زوجہ کی عدت** | دفعہ ۲۵۸ ) عدت زوجہ فار کے واسطے طلاق بائن کے ابعد الاجلین ہے اور واسطے طلاق رجعی کے عدت وفات ہے۔

**طہر کا اندازہ جبکہ حیض دراز ہوجائے** | دفعہ ۲۵۹ ) جب عورت کا حیض دراز ہوجاے یعنے ہمیشہ خون اور حیض کی عادت بھول جائے تو اوس کے طہر کا اندازہ دو مہینے ہے پس اس حساب سے کل عدت اوس کی سات مہینے ہے یعنے چھہ مہینے طہر کے فی طہر دو مہینے کے حساب سے اور ایک مہینہ حیض دس دن کے حساب سے۔

**عدت ابعد الاجلین کی صورتین** | دفعہ ۲۶۰ ) عدت ابعد الاجلین پانچ صورتون مین ہوتی ہے پہلی صورت فار کی عورت کی ہے جس کا بیان ہوچکا۔ دوسری صورت یہہ ہے کہ زوج کی دو عورتین ہین اوس نے ایک کو معین کرکے طلاق دے مگر دونون سے وہ وطی کرچکا ہے اور دونون حیض والی ہین پھر زوج مرگیا اور یاد نہ رہا کہ دونون مین سے مطلقہ کون ہے تو ہر عورت پر عدت ابعد الاجلین واجب ہے۔ تیسری صورت یہہ ہے کہ ایک کو صحت مین تین بار طلاق دے بلاتعین پھر زوج مرگیا تو ہر عورت پر ابعد الاجلین عدت واجب ہوگی۔ چوتھی صورت یہہ ہے کہ ایک کو بلاتعین طلاق دے صحت مین۔ پھر مرض الموت مین کہا کہ فلان کو طلاق دی اور قبل انقضائے عدت مرگیا تو مطلقہ پر ابعد الاجلین عدت واجب ہوگی۔ پانچوین صورت یہہ ہے کہ جب ام ولد کا مولیٰ اور زوج مرجاے اور معلوم نہ ہو کہ کون پہلے مرا تو عدت ابعد الاجلین واجب ہوگی۔

**دوبارہ عدت** | دفعہ ۲۶۱ ) جب عدت والی عورت سے شبہ مین وطی ہوگئی اگرچہ طلاق دینے والی زوج ہی نے وطی کی ہو یا نکاح صحیح کرکے پھر طلاق دی ہو تو معتدہ پر دوسری عدت بھی واجب ہوگی۔

**عدت کی ابتدا و انتہا** دفعہ ۲۶۲) عدت بعد موت یا طلاق یا فسخ کے فوراً شروع ہو جاتی ہے اور بعد میعاد معینہ کے ختم ہو جاتی ہے گو عورت کو طلاق یا موت کا علم نہ ہوا اس لیئے کہ عدت ایک مدت معینہ کا نام ہے اور اس کے گذر جانے کا علم شرط نہیں ہے۔

**آئسنہ عورت کی عدت** دفعہ ۲۶۳) اگر عورت آئسنہ کو اوس کے خاوند نے طلاق دے تو تین مہینے تک اوسے عدت کرنا لازم ہے اور اگر قبل گذرنے تین مہینے کے خون حیض کا ہوا تو پھر عدت حیضون سے شروع کرے۔ اسی طرح غیر آئسنہ نے حیضون سے عدت شروع کی تھی اور ایک یا دو حیض کے بعد آئسنہ ہو گئی تو اوسی مہینون سے عدت شروع کرنا ضرور ہے۔ اور جو زمانہ کہ طہر یا حیض کا گذر گیا ہے وہ محسوب نہ ہوگا۔

**نکاح فاسد و طلاق مخفی کی عدت** دفعہ ۲۶۴) طلاق مخفی مین وقت ثبوت ظہور طلاق سے اور نکاح فاسد مین بعد تفریق بحکم حاکم یا بعد متارکت کے عدت شروع ہوگی۔

**دوبارہ عدت** دفعہ ۲۶۵) جبکہ ایک مرتبہ نکاح کرکے بعد وطی طلاق دیجائے تو گو وہ نکاح فاسد ہی کیون نہ ہو عدت دوبارہ نکاح کرکے طلاق دینے سے عورت پر دوسری عدت واجب ہوگی اور نکاح اول کی وطی قائم مقام نکاح ثانی کے وطی کے ہوگی۔

**عدت مین معتدہ سے نکاح کرنے سے دوسری عدت** دفعہ ۲۶۶) عدت مین اگر نکاح کرے مرد غیر کی منکوحہ سے اور وطی کرے اوس سے غیر منکوحہ لیکن بخلاف اس کے جبکہ زوج ثانی کو معلوم نہ ہو کہ یہ عورت غیر کی منکوحہ ہے اور وہ نادانستہ نکاح اور وطی کرے تو اوس وقت عورت زوج اول پر حرام ہوگی جب تک عدت ثانی کی گذر نہ جائے اور زوج پر عدت کا نفقہ واجب نہیں ہے۔ (دیکھو جلد ۲ صفحہ ۲۳۲ غایۃ الاوطار) مولف۔

# ثبوت نسب کا بیان

**کمتر مدت و زیادت تر مدت حمل کی کیا ہے** دفعہ ۲۶۷) مدت حمل کی زیادہ سے زیادہ دو سال اور کمتر مدت چھ مہینے ہے پس معتدہ رجعی کی ولد کا نسب ثابت ہوگا جبکہ عدت اوس کی مہینون کے حساب سے ہو بسبب لیاس کے اگرچہ معتدہ رجعی دو برس سے زیادہ مین جنے حتی کہ بعد دس بارہ سال

کہ جنے تب بھی نسب ثابت ہوگا بسبب احتمال دراز ہونے اوس کے طہر کے اور باحتمال اس کے حاملہ ہونے کے عدت میں کیونکہ احتمال ہے کہ انتہا مرض نکیا اوس کو طہر با ہو حیض نہ آیا ہو اور بوجہ طہر کے عدت قایم رہی ہو اور اس عدت میں زوج نے وطی کی ہو اور حمل رہ گیا ہو۔

**کب ولد ثابت النسب ہوگا اور کب نہیں** دفعہ (۴۶۸) اگر دو برس میں لڑکا پیدا ہو تو وہ زوج ہی کا ٹھیرے گا اور زیادہ دو سال کی ولادت سے اوس صورت میں ولد ثابت النسب ہوگا جبکہ عورت انقضائے عدت کا اقرار نہ کر چکی ہو اور جبکہ مدت انقضائے عدت کی متحمل ہو تو اگر طلاق سے آٹھ مہینے کے بعد جنے اور پہلے انقضائے عدت کا طلاق سے ساٹھ دن کے بعد اقرار کر چکی ہو تو ولد ثابت النسب نہوگا اس واسطے کہ اقل مدت حمل چھ مہینے اور اقل مدت عدت بقول امام صاحب ساٹھ دن ہے تو آٹھ مہینے انقضائے عدت اور حدوث حمل اور تولد کے متحمل ہیں اور اگر انقضائے عدت کے اقرار کے وقت سے چھ مہینے سے کمتر مدت میں جنے تو ولد ثابت النسب ہوگا اس واسطے کہ مدت انقضائے عدت کی متحمل نہیں پس عورت کی تکذیب کیجائیگی کیونکہ چھ مہینے سے کمتر مدت میں لڑکا پیدا نہیں ہو سکتا تو معلوم ہوا کہ عین عدت میں حمل رہا تھا۔

**نکاح فاسد کا نکاح صحیح کے برابر ہونا** دفعہ (۴۶۹) ثبوت نسب کے لئے نکاح فاسد نکاح صحیح کے برابر ہیں

**ولادت سے رجعت کا ثابت ہونا** دفعہ (۴۷۰) اگر مطلقہ رجعی طلاق سے دو سال سے زیادہ یا پورے دو سال میں جنے تو یہ ولادت رجعت ہوگی بسبب حمل رہنے کے۔ عدت میں اگر دو سال سے کم میں جنے تب بھی ولد کا نسب ثابت ہوگا زوج سے مگر رجعت نہ ہوگی اور مطلقہ بائنہ اور مطلقہ ثلثہ اور مختلعہ جو لڑکا دو سال کی مدت سے کم میں جنے تو اوس کا نسب زوج سے ثابت ہوگا کیونکہ یہ احتمال ہے کہ وقت طلاق کے حمل موجود ہو۔

**دعوے زوج سے ثابت النسب ہونا** دفعہ (۴۷۱) ولد منسوبہ پورے دو سال کی ولادت سے ثابت النسب نہ ہوگا مگر زوج کے دعوے سے البتہ نسب ثابت ہوگا اس لئے کہ زوج نے اپنے اوپر خود لازم کر لیا اور اوس سے شبہ بھی جاتا رہا ہے۔

**معتدہ موت کے ولد کا نسب** دفعہ (۴۷۲) معتدہ موت کے ولد کا نسب زوج سے ثابت ہوتا ہے جبکہ معتدہ ابتدائے موت سے دو سال سے کم میں جنے بشرطیکہ کبیرہ ہو اگرچہ مدخولہ نہ ہو اس لئے

پرورش عقد سے ثابت ہوتا ہے نہ دخول اور اجتماع زوجین سے اگر معتدہ موت صغیرہ ہو اور دس مہینے دس دن سے کمتر مین جنے تو نسب ثابت ہوگا اس واسطے کہ اس سے ثابت ہوا کہ حمل قبل انقضاے عدت وفات موجود تہا اور عدت موت مین آئسہ اور حائضہ دونون برابر ہین اس لئے کہ عدت موت کی مہینون کے حساب سے ہے نہ حیضون کے حساب سے۔

غائب کی زوجہ کی اولاد کا نسب جبکہ وہ دوسرے سے نکاح کرے

دفعہ (۲۷۳) اگر مرد غائب ہو اور اوسکی عورت کو موت یا طلاق کی خبر پہونچے اور وہ بعد عدت زوج ثانی سے کرے یا بدون خبر سنے کے موت یا طلاق کا دعوے کرکے بعد عدت نکاح ثانی کرلے اور پورے چھ مہینے کے بعد زوج ثانی سے اولاد ہو اور پھر زوج اول آے تو اولاد زوج ثانی کی ہوگی اور چھ مہینے سے کمتر مدت مین اولاد ہو تو زوج کی ہوگی۔ زوج ثانی کے ثبوت نسب مین یہ ضرور ہے کہ پورے چھ مہینے یا زیادہ مدت مین اولاد ہو۔ یہان فقط اولاد سے بحث ہے نہ عورت سے اس لئے کہ بالاتفاق عورت شوہر اول کو ایسی صورت مین دلائی جائیگی۔

## حضانت کا بیان

تعریف حضانت

دفعہ (۲۷۴) حضانت حق پرورش و ترتیب اولاد کو کہتے ہین۔ حضانت ایک قسم کی ولایت سمجھی گئی ہے۔ پس جنکو اپنی ذات پر ولایت نہین جیسے لونڈی وغیرہ اون کو حق حضانت ہی نہین ہے۔

شرائط حضانت

دفعہ (۲۷۵) حضانت کا حرہ۔ بالغہ۔ امینہ ہونا شرط ہے اور یہ بھی شرط ہے کہ وہ پرورش پر قادر ہو اور نہ زوجہ اجنبی کے نکاح مین نہ ہو۔ اگر مرد ہو تو سوائے شرط آخر کے بقیہ شرائط کا اوس مین بھی ہونا ضرور ہے۔

حق پرورش کسکو ہے

دفعہ (۲۷۶) حق پرورش یعنی مان کو ہے اگرچہ وہ کتابیہ یا مجوسیہ ہو یا زوج سے اوس سے فرقت ہوگئی لیکن مرتدہ مان کو اس وقت تک حق پرورش نہین جب تک کہ وہ پھر اسلام قبول نہ کرے۔ مان کے مجوسیہ ہونے کی یہ صورت ہے کہ زوجین مجوسی تھے زوج مسلمان ہوگیا اور زوجہ مجوسیہ ہی رہی۔

**کسی ماں کو حق حضانت نہیں ہے** دفعہ (۲۷۷) اگر ماں فاجرہ یا فاسقہ ہو یا نوحہ گری یا گانے کا پیشہ کرتی ہو یا مردہ شو یا دائی ہو یا غیر امونہ ہو یا صغیر کے غیر محرم سے نکاح کر لیا ہو یا ور ایسے شخص کے پاس رہتی ہو جسکو صغیر سے بغض یا کراہت ہے تو اوسے حق حضانت نہیں ہے۔

**جبکہ ماں مفت پرورش نہ کرے تو عمہ پرورش کرسکتی ہے** دفعہ (۲۷۸) جبکہ ماں مفت پرورش نہ کرے اور باپ کو نفقہ دینے کی مقدرت نہ ہو اور لڑکے کو پھوپی مفت پرورش پر رضامند ہو تو ماں سے کہا جائیگا کہ یا تو مفت پرورش کرے ورنہ پھوپی کے حوالہ کرے۔

**اجرت حضانت** دفعہ (۲۷۹) جبکہ حاضنہ صغیر کے باپ کی منکوحہ یا معتدہ نہو تو اوس کو تین چیزیں۔ (۱) اجرت حضانت۔ (۲) اجرت رضاعت۔ (۳) صغیر کا نفقہ دینا ضرور ہے۔ اور اگر حاضنہ کے پاس مکان نہ ہو تو باپ کو ایام پرورش کے لئے مکان بھی دینا ضرور ہے۔ اسی طرح اگر صغیر مخادم کا محتاج ہو تو خادم بھی دینا ہوگا۔

**ماں کے بعد حق حضانت کسکو ہے** دفعہ (۲۸۰) اگر ماں مرجاے یا اپنے حق کو ساقط کردے تو حق حضانت نانی کو ہے ترتیب قرابت واہلیت اگرچہ نانی بعیدہ ہو جیسے ماں کی نانی۔ یا نانی کی نانی وغیرہ۔ اور نانی کے بعد دادی کو اسی طرح ہے بہ ترتیب گو دادی بعیدہ ہو پھر سگی بہن کو پھر مادری بہن کی بیٹی کو۔ پھر خالہ کو بہ ترتیب یعنے پہلے سگی بہن۔ پھر مادری۔ پھر سوتیلی۔ پھر سوتیلی بہن کی بیٹی کو پھر بھتیجوں کو۔ پھر پھوپی کو۔ پھر ماں کی خالہ کو پھر باپ کی خالہ کو۔ پھر ماں کی پھوپی کو پھر باپ کی پھوپی کو ان سب کو اسی ترتیب سے کہ پہلے سگی۔ پھر مادری۔ پھر سوتیلی۔ ان کے بعد عصبات رجالی کو ترتیب وراثت حق حضانت ہے۔ سواے عصبہ فاسق اور بیہوش کے کہ وہ مستحق حضانت نہیں اور جبکہ عورات مذکورہ بالا اور عصبات میں سے کوئی نہ ہو تو پھر ذوی الارحام بہ ترتیب مستحق ہیں۔

**جبکہ ایک درجہ کے چند عصبہ ہوں تو حق حضانت کسکو ہے** دفعہ (۲۸۱) اگر ایک درجہ کے چند اشخاص مستحق حضانت جمع ہوں تو اون میں وہ جو پرہیزگار ہو مقدم ہے اگر اوس میں سب برابر ہوں تو جو عمر میں زیادہ ہو وہ مستحق ہے۔ اگر وہ ذوی الارحام ہوں تو جو اون میں سے زیادہ تر صغیر کا کارساز ہو وہ مقدم ہے پھر وہ جو متقی ہو پھر عمر میں زیادہ ہو۔ مگر خالہ اور پھوپی اور ماموں کی بیٹوں کو

حق پرورش نہین ہے :۔

قرابت جس مین محرمیت نہو مثل اجنبی کے ہے | دفعہ ۲۸۲) ایسی قرابت جس مین محرمیت نہو اجنبی کے برابر ہے پس اگر صغیر کی مان صغیر کے چچا کے بیٹے سے یعنے جو غیر محرم ہے نکاح کرے تو اس کا حق ساقط ہو جائیگا اور اسی طرح رضاعی رشتہ دار جیسے رضاعی چچا۔ ماموں۔ باپ وغیرہ غرض احکام حضانت مثل اجنبی کے ہین لیکن جو حق پرورش کہ بوجہ نکاح اجنبی کے ساقط ہو جائے وہ فرقت زوج اجنبی سے یعنے طلاق بائن سے۔ پھر عود کرتا ہے بوجہ دور ہوجانے مانع کے :۔

صغیر کی پرورش کا استحقاق کس عمر تک ہے | دفعہ ۲۸۳) حاضنہ مان ہو یا کوئی اور عورت احق ہے صغیر کے رکھنے مین اوس وقت تک جب تک کہ اوسکو حاجت نہ رہے عورتون کے پاس رہنے کی اور اس استغنا کی مدت سات سال ہے :۔

صغیرہ کی پرورش کیلئے استحقاق کا زمانہ | دفعہ ۲۸۴) مان۔ نانی۔ دادی۔ صغیرہ کے رکھنے مین زیادہ تر سزاوار ہین یہان تک کہ وہ بالغ ہو جاے۔ خواہ بلوغ حیض سے ہو یا احتلام سے اور مان۔ نانی۔ دادی کے سوا اور حاضنہ جیسے خالہ یا پھوپی وغیرہ اوس وقت تک پرورش کے احق ہین جب تک کہ وہ مشتہاۃ۔ یعنے لائق شہوت نہ ہو جاے۔ ۹ سال کے لڑکے کے مشتہاۃ ہونے پر فتوی ہے اور لانسال کی لڑکی بالاتفاق علمائے مشتہاۃ قرار پائی ہے :۔

بعد نکاح حق پرورش حاضنہ | دفعہ ۲۸۵) اگر صغیرہ کا نکاح ہو جاے تب بھی ۹ برس کی عمر تک اوس کا حق حضانت حاضنہ کو رہتا ہے :۔

بعد اسقاط حق حضانت صغیر کی مان کا اس سے ملنا | دفعہ ۲۸۶) جب مان کا حق حضانت ساقط ہو جاے تو باپ پر جبر نہ کیا جائے گا کہ صغیر کو مان کے دیکھنے کے لیئے بھیجا کرے لیکن اگر مان اوسے دیکھنے آئے تو وہ روکی نہ جائیگی۔ (دیکھو جلد ۲ صفحہ ۲۵۲ غایۃ الاوطار) مولف

نفقہ کی تعریف | دفعہ ۲۸۷) نفقہ لغت مین اوس کو کہتے ہین کہ جسے آدمی اپنے اہل عیال پر صرف کرے اور اصطلاح فقہ مین نفقہ عبارت ہے طعام اور لباس اور مکان سکونت سے اور عرب مین نفقہ فقط طعام ہی کو کہتے ہین :۔

وجوب نفقہ کے اسباب | دفعہ ۲۸۸) نفقہ تین سببون سے واجب ہوتا ہے۔ (۱) زوجہ ہونے سے

(۲) قرابت سے ۔ (۳) مالک ہونے سے ۔

زوجہ کا نفقہ | دفعہ (۲۸۹) زوجہ کا نفقہ واجب ہوتا ہے نکاح صحیح سے ۔ پس نکاح فاسد اس سے خارج ہو گیا ۔

وجوب نفقہ کے دلائل عقلی ونقلی | دفعہ (۲۹۰) چونکہ زوجہ گھر میں مقید ہوتی ہے تلاش معاش کو نہیں جا سکتی اس لئے زوج پر اوس کا نفقہ واجب ہے یہ دلیل عقلی ہے ۔ اور دلیل نقلی یعنے جو قرآن وحدیث واجماع سے ثابت ہے یہ ہے کہ جو محبوس ہو غیر کی منفعت کے واسطے تو اوس غیر پر اوس محبوس کا نفقہ لازم ہوگا یہاں تک کے وصی کا نفقہ میت کے مال سے واجب ہے کہ وہ بغیر کہ کاموں میں مصروف رہے ؛ ۔

زوج صغیر کی زوجہ کا نفقہ | دفعہ (۲۹۱) اگر زوج نہایت ہی صغیر ہو تو نفقہ زوجہ کا اوس کے مال سے دلایا جائے گا نہ اوس کے باپ سے مگر جبکہ باپ نفقہ کا ضامن ہوا ہو تب اوس سے دلایا جائے گا ۔

زوجہ کا نفقہ کب واجب ہے اور کب نہیں | دفعہ (۲۹۲) زوجہ کا نفقہ زوج پر واجب ہے ۔ خواہ محتاج ہو یا وطی پر قادر نہ ہو یا زوجہ محتاج ہو خواہ مالدار مدخولہ ہو یا نہو کافر یا کتابیہ ہو خواہ مسلمہ کبیرہ ہو یا ایسی صغیرہ جو لایق تقبیل ومساس کے ہو لیکن اگر تقبیل ومساس کے لایق نہ ہو تو نفقہ اوس کا واجب نہ ہوگا جیسا کہ بحالت صغیرہ ہونے زوج وزوجہ کے نفقہ واجب نہیں ہوتا ۔

اوس عورت کا نفقہ جو وطی نہ کرنے دے | دفعہ (۲۹۳) زوجہ کا نفقہ واجب ہے اگرچہ معجل کے باتفاق خواہ مدخولہ ہو چکی ہو یا نہیں اگر تمام مہر موجل ہو تب بھی نفقہ ایسے انکار سے ساقط نہیں ہوتا اسی طرح نفقہ زوجہ کا واجب ہے اگرچہ زوجہ اپنے باپ کے گھر میں ہو بشرطیکہ زوج نے مطالبہ نقل مکان کا نہ کیا ہو اور سسرال میں استمتاع پر قادر ہوتا ہو اور اگر زوجہ باوجود بلانیکے زوج کے گھر نہ آئی ہو یا سسرال میں زوجین کی خلوت نہ ہوئی ہو تو نفقہ واجب نہ ہوگا ۔

مریضہ کو کب نفقہ ملیگا اور کب نہیں | دفعہ (۲۹۴) اگر زوجہ زوج کے گھر میں بیمار ہو جائے اور وہاں سے اپنے باپ کے گھر جائے اور پھر زوج بلائے تو اگر وہ ایسی بیمار ہو کہ سکا

آنا ڈولی وغیرہ مین ممکن نہ ہو تو نفقہ کی مستحق ہے اور اگر ڈولی وغیرہ یا کسی اور سواری پر سکتی ہو اور نہ آے تو اوس کا نفقہ لازم نہین چنانچہ زوج پر زوجہ مریضہ کا علاج و اجرت طبیب و فصد کی واجب نہین ؛۔

**کن عورتون کا نفقہ زوج پر واجب نہین** دفعہ ۲۹۵) گیارہ قسم کی عورتون کا نفقہ اون کی زوج پر واجب نہین ہے ؛۔

(۱) زوجہ مرتدہ کا۔ (۲) اوس عورت کا جس نے زوج کے بیٹے کا بوسہ لیا اور یہی حکم ہے جمیع اصول و فروع کی تقبیل کی حالت مین۔ (۳) منکوحہ نکاح فاسد کا۔ (۴) منکوحہ عدت فاسد کا۔ (۵) اوس لونڈی منکوحہ کا جسکے مالک نے اوس کے لئے علیحدہ مکان رہنے کو نہ دیا ہو (۶) زوجہ صغیرہ کا جو وطی اور موانست کے لائق نہین۔ (۷) اوس زوجہ کا جو بلا عذر شرعی زوج کے گھر سے نکل گئی ہو۔ (۸) اوس عورت کا جو کہ رات کو شوہر کے پاس رہے اور دن کو نہ رہے یا بالعکس اس کے دن کو رہے اور رات کو نہ رہے۔ (۹) مریضہ کا جو نکاح کے بعد بوجہ بیماری زوج کے ساتھ اوس کے گھر نہ آسکی ہو۔ (۱۰) زوجہ جو حج کو اپنے محرم کے ساتھ جاے نہ زوج کے ساتھ (۱۱) جس زوجہ کو کہ کسی نے جبراً چھین لیا ہو یا وہ قیدی ہو ؛۔

**نفقہ کی دائمی** دفعہ ۲۹۶) اگر کوئی شخص زوج کا کفیل ہو اور کہا کہ ہر مہینہ مین اسقدر نفقہ جس دیا کرون گا تو یہہ ضمانت دائمی ہے گو اوس نے لفظ ہمیشہ کا نہ کہا ہو ؛۔

**زوج کے دین کی مجرائی نفقہ مین نہین ہوسکتی** دفعہ ۲۹۷) اگر زوج کا دین زوجہ پر ہو تو نفقہ اور دین زوج کا ملکر باہم مجرا ہونے کے بدون رضامندی زوج کے اس لئے کہ نفقہ دین ضعیف ہے موت سے ساقط ہو جاتا ہے بخلاف اور دیون کے کہ وہ ساقط نہین ہوتی ؛۔

**نفقہ سے ابرا کرنا** دفعہ ۲۹۸) چونکہ ابرا سوائے دین کے نہین ہوتا اور نفقہ بدون حکم حاکم یہ تراضی طرفین کے دین نہین ہوتا۔ پس قبل معین کرنے حاکم کے یا تراضی طرفین کے نفقہ سے ابرا کرنا باطل ہے اور بعد تراضی طرفین یا حاکم کے معین کر دینے کے صحیح ہے ؛۔

**باوجود تعین رقم زوجہ پوشاک طلب کرسکتی ہے** دفعہ ۲۹۹) اگر عورت کی پوشاک مین درہم مقرر ہو گئے اور وہ راضی بھی ہو گئی اور موافق اوس کے قاضی کا حکم ہو گیا تو اب عورت کو اس

پھیرنا اور پوشاک میں کپڑا بھی طلب کرنا درست ہے اسی طرح اگر بعوض نفقہ نقد چند درم پر صلح
کرلی ہو پھر عورت کہے کہ اس قدر کافی نہیں تو زیادہ دلائی جا سکتی ہے بخلاف اس کے اگر زوج
ادائی درموں سے انکار کرے تو اوس پر کچھہ التفات نہ کیا جائیگا۔

**جو نفقہ کہ خرچ سے بچ رہیگا وہ زوجہ کی ملک ہوگا**

دفعہ ۳۰) جو کچھہ نفقہ مفروضہ سے بچ رہیگا
وہ عورت کا مملوک ہوگا اور نفقہ آیندہ میں اوس باقی بچنے کی وجہ سے کوئی ہرج نہ ہوگا نہ یہ بقایا
آیندہ نفقہ میں مجرا کیا جائیگا بخلاف فضول خرچی اور چوری اور ہلاکی۔ اور نفقہ اقربا محرم اور لباس
زوجہ کے یعنے اگر مہینے بھر کا نفقہ ایک ہفتہ میں فضول خرچی میں صرف کر ڈالا یا نفقہ چوری گیا یا گم
گیا تو زوج پر اور نفقہ دینا لازم نہیں۔ اور اقربا محرم کا نفقہ اگر بچ رہیگا تو آیندہ مجرا ہوگا دوسرے
نفقہ میں اور پوشاک زوجہ اگر سال بھر کے لئے دیگئی ہو مگر معمولی استعمال سے وہ خراب ہوگئی
یا پھٹ گئی اور لائق استعمال نہ رہے تو زوج کو اور دینا ہوگا۔

**بوجہ نہ ادا کرنے نفقہ کے جدائی نہیں کرائی جائیگی**

دفعہ ۳۱) زوج پر زوجہ کا تین قسم کا
نفقہ لازم ہوتا ہے۔ طعام۔ لباس۔ سکنی۔ لیکن ان تینوں قسم کے نفقہ کے عاجز ہونے سے
زوج سے جدائی نہ کرائی جائے گی۔ یا شوہر سفر میں ہو اور باوجود مقدرت زوجہ کو خرچ نہ بھیجتا ہو
تب بھی قاضی تفریق نہیں کرا سکتا۔

**جس نفقہ پہ صلح ہوئی ہو اوسکے لازم نہ ہونیکی صورتیں**

دفعہ ۳۲) اگر زوج محتاج اپنی حیثیت
سے زاید پر صلح کرلے بابتہ نفقہ کے اور حالانکہ اوس کی ادائی پر وہ قادر نہیں ہے تو زوج پر
وہ نفقہ لازم نہ ہوگا بلکہ نفقہ مثل یعنے عورت کے مناسب حال نفقہ لازم ہوگا۔ مصالحہ کا اعتبار
نہ ہوگا اسی طرح جبکہ نرخ غلہ کا بدل جائے تو بقدر اوس کے نفقہ گھٹایا یا بڑہایا جا سکتا ہے۔

**بعد قضا یا رضا کے زوج نفقہ کا ذمہ دار ہوگا**

دفعہ ۳۳) بعد قضا یا رضا کے جس قدر
عورت خرچ کرے گی اوس کی زوج سے بھر لے سکتی ہے اگرچہ اپنا ہی مال خرچ کیا ہو۔

**نفقہ کب ساقط ہوتا ہے**

دفعہ ۳۴) نفقہ مفروضہ زوج یا زوجہ کی موت سے یا عورت
کی طلاق سے ساقط ہوتا ہے اگرچہ طلاق رجعی ہو لیکن جو نفقہ کہ زوج یا اوس کے باپ سے
پیشگی دیا ہو وہ موت اور طلاق سے مسترد نہیں ہو سکتا اگرچہ نفقہ اور لباس بعد موت اور

طلاق کے بعد حیض موقوف نہیں نہ آیا ہو۔

**مختلف زوجات کے نفقہ** دفعہ ۳۰۵) اگر چند زوجات ہوں تو بلحاظ حیثیت زوج اور حیثیت عورتوں کے ہر ایک نفقہ معین کیا جائیگا نہ کہ ہر عورت کا برابر۔

**سکنیٰ کی شرط** دفعہ ۳۰۶) سکنیٰ کے لئے یہ ضرور ہے کہ ایسی کوٹھری یا مکان زوجہ کو دیا جاوے جس میں زوج کے اور رشتہ دار (مثلاً۔ ماں۔ بہن۔ باپ وغیرہ) نہ ہوں۔ یہ بھی شرط ہے کہ گھر میں کوئی ایسا نہ ہو جو زوجہ کو ایذا و تکلیف دیتا ہوں۔

**طفل اور والدین وغیرہ کا نفقہ اور اوس کی ادائی** دفعہ ۳۰۷) غائب کے طفل اور طفل بالغ کے لئے جو لنگڑا ہو اور بیٹیوں کے لئے جو صغیرہ ہوں یا کبیرہ نفقہ مقرر کیا جائیگا اسی طرح غائب کے والدین کے واسطے بھی نفقہ مقرر کیا جائیگا اور بھائی وغیرہ کے لئے نہ مقرر کیا جائے گا اور یہہ نفقہ ایسے مال سے ادا کیا جائیگا جو زوجہ یا طفل یا والدین کے حقوق کی جنس سے ہو جیسے اناج کپڑا سونا چاندی وغیرہ۔ اور جو مال کہ اون کے حقوق کے مخالف ہو جیسے اسباب تو چونکہ اس میں بیچنے کی ضرورت ہو گی اور غائب کا مال بیچنا بالاتفاق جایز نہیں ہے۔

**نفقہ پھیر لیا جا سکتا ہے** دفعہ ۳۰۸) اگر عورت حمل کا دعویٰ کرے اور بعد طلاق دو سال تک نفقہ جاری رہے اور پھر ظاہر ہو کہ حمل نہیں تہا تو عورت سے نفقہ پھیر لینا جایز نہیں گو شرط پھیر لینے کی ہو۔

**نفقہ معتدہ موت کا** دفعہ ۳۰۹) واجب نہیں ہوتا تینوں قسم کا نفقہ معتدہ موت کے واسطے اگرچہ وہ حاملہ ہو اس لئے کہ معتدہ موت کا زوج کے گھر میں ٹھیرانا باعتبار حق زوج کے نہیں بلکہ باعتبار حق کے شرع کے ہے۔

**معتدہ مرتدہ کا نفقہ** دفعہ ۳۱۰) عورت کے بعد طلاق بائن کے عدت میں مرتد ہونے سے نفقہ ساقط ہوتا ہے اگر وہ زوج کے گھر سے نکل جاوے اور اگر زوج کے گھر میں ہو تو نفقہ ساقط نہ ہوگا۔ اور اگر قبل طلاق مرتد ہو تو کسی حال میں نفقہ واجب نہیں۔

**طفل کو ماں سے نفقہ کب دلایا جائے گا** دفعہ ۳۱۱) اگر باپ محتاج ہو اور ماں مالدار تو ماں سے طفل کو نفقہ دینے کا حکم کیا جائے گا اور یہ نفقہ باپ پر دین ہوگا یعنے جب اوسکو

مقدرت ہوگی اوس سے دلایا جائے گا۔

**کون کسکے مقابلہ مین زیادہ حقدار ہے** دفعہ ۳۱۲) اگر بیٹیان مان اور باپ دونوں کے نفقہ پر قادر نہ ہو مگر ایک کی تو مان زیادہ تر حقدار ہے اور جب کسی کے باپ اور طفل ہون تو طفل زیادہ تر مستحق ہے۔

**فرزند پر باپ کی زوجہ کا نفقہ واجب ہے** دفعہ ۳۱۳) فرزند پر اپنے باپ کی زوجہ کا نفقہ دینا واجب ہے اور اگر باپ کی چند زوجات ہون تو فرزند پر واجب ہے کہ ایک کا نفقہ باپ کو دیوے تاکہ وہ سب پر بقدر اون کے استحقاق کے تقسیم کرے۔

**اصول کا نفقہ** دفعہ ۳۱۴) اپنے اصول کا نفقہ واجب ہے اس مین مرد عورت کی کوئی تخصیص نہین یعنے بیٹا ہو یا بیٹی سب پر واجب ہے اگرچہ اصول محتاجین کسب پر قادر ہون اور جب فروع مین کئی شخص ہون جو زیادہ قریب ہو دوسرے سے اوسی پر نفقہ واجب ہوگا بلا اعتبار ارث۔

**نفقہ کی بنیاد** دفعہ ۳۱۵) مدار وجوب نفقہ کا وراثت پر ہے پس نفقہ واجب نہین ہوتا ساتھ اختلاف دین کے اس لئے کہ مسلم اور کافر مین وراثت نہین مگر زوجہ اصول و فروع کا البتہ باوجود اختلاف دین بھی نفقہ واجب ہے۔

# باب سوم ہبہ مشتمل بر دو فصول

**تعریف ہبہ** دفعہ ۳۱۶) ہبہ لغت میں فضیلت حاصل کرنے کو کہتے ہین اور اصطلاح مین بلا شرط عوض کسی شخص کو عین کا مالک کردینا ہبہ ہے۔

**اصطلاحات** دفعہ ۳۱۷) ہبہ کرنے والے کو واہب اور جسکو ہبہ کیا جاوے اوسے موہوب لہ اور جو شئے ہبہ کی جاوے اوسے موہوب کہتے ہین۔

**رکن ہبہ** دفعہ ۳۱۸) ہبہ کا رکن یہ ہے کہ ہبہ کرنے والیکو کہے کہ مین نے ہبہ کیا کیونکہ ہبہ مالک کردینا ہے اور موہوب لہ کو اپنی اثبات ملک کے لئے قبول کرنا ہی ضرور ہے پس ہبہ ایجاب و قبول سے منعقد ہوتا ہے اور قبضہ کے ساتھ پورا ہوجاتا ہے۔

**شرائط ہبہ** دفعہ ۳۱۹) صحت ہبہ کے لئے حسب ذیل شرائط ہین:-

(۱) واہب ہبہ کرنے کی اہلیت رکھتا ہو یعنے عاقل۔ بالغ۔ آزاد اور شئے موہوبہ کا مالک ہو۔
(۲) شئے موہوب وقت ہبہ موجود ہو۔ پس جو چیزین کہ وقت ہبہ موجود نہین ایکے بعد پیدا ہوتی ہین۔ جیسے درخت کے پھل وغیرہ۔ تو گو اون پر بعد قبضہ بھی دیا جاوے مگر ہبہ صحیح نہین ہے۔
(۳) شئے موہوب مال متقوم ہو پس شراب اور سور وغیرہ کا ہبہ صحیح نہین۔
(۴) شئے موہوب مملوک ہوتی ہو پس مباحات کا (جیسے آب دریا وغیرہ کا ہبہ) صحیح نہین ہے۔
(۵) شئے موہوب واہب کی مملوک ہو غیر شائع یعنے منقسم ہو مشترک نہ ہو اور دوسرے کی ملک سے اوس کی امتیاز ہو سکے اور اوس مین کوئی شئے غیر موہوب نہ رکھی ہو۔
(۶) ہبہ کرنا ایسی شرط کے ساتھ متعلق نہ ہو جس کے وجود و عدم کا خطا ہو اور نہ ہبہ کسی وقت آیندہ کی طرف مضاف ہو۔

**ہبہ شرط فاسد سے باطل نہین ہوتا** دفعہ (۳۲۰) شروط فاسدسے ہبہ باطل نہین ہوتا بلکہ باطل ہوتی ہے جیسے یون ہبہ کرنا کہ جبتک تو زندہ رہے تو مالک ہے تو یہ ہبہ صحیح اور شرط باطل ہے۔

**قاعدہ کلیہ الفاظ کنایات ہبہ مین** دفعہ (۳۲۱) اصل یہہ ہے کہ جس لفظ سے تملیک شئے ثابت ہو وہ ہبہ اور جس سے صرف تملیک منفعت ثابت ہو وہ عاریت ہے اور جس لفظ مین دونون کا احتمال ہو وہان نیت پر حکم ہوگا۔

**ہبہ کب تمام ہو جاتا ہے** دفعہ (۳۲۲) ہبہ ایجاب و قبول سے قایم اور دست برداری واہب اور موہوب لہ کے قبضہ کامل سے تمام ہو جاتا ہے اگرچہ موہوب شاغل تملیک ہو نہ مشغول تملیک واہب۔ پس اگر ایسا مکان جس مین واہب کا سامان تھا یا ایسا ظرف جس مین واہب کی کوئی شئے تھی ہبہ کیا تو یہہ ہبہ صحیح نہ ہوگا۔
مگر اوس کے بالعکس سامان کا ہبہ صحیح ہوگا لیکن اگر باپ یا ولی نے صغیر کو مشغول ہبہ کیا یا زوجہ نے اپنا گھر زوج کو ہبہ کیا جس مین زوجہ کا اسباب ہے اور دونون اس مین رہتے ہین تو یہہ ہبہ صحیح ہے۔

**ہبہ مشغول کا حیلہ** دفعہ (۳۲۳) ہبہ مشغول کا حیلہ یہہ ہے کہ پہلے شاغل یعنے اسباب کو موہوب لہ کے پاس بطور ودیعت دیکر اوس پر قبضہ کرا دے۔ پھر مشغول یعنے موہوب کو ہبہ کرے

تو یہہ ہبہ صحیح ہوگا :-

**مشاع کا ہبہ** دفعہ ۳۲۴) اس مشاع کا ہبہ جو قابل تقسیم ہو قبل تقسیم صحیح نہین گو موہوب لہ موہوب پر قبضہ کرلے خواہ یہہ ہبہ شریک کو ہو یا غیر کو لیکن جو مشاع قابل قسمت نہین مثلاً چکی یا حجام یا چھوٹی کوٹھڑی اوس کا ہبہ قبضہ سے تمام ہوجاتا ہے کیونکہ وہ تقسیم کے بعد لایق منفعت نہین رہتا -

**پھل و اون وغیرہ کا ہبہ** دفعہ ۳۲۵) ہبہ پھل کا درخت پر اور اون کا بکرے پر اور دودھ کا تھن مین اوس وقت تک جایز نہین جب تک کہ وہ علیحدہ کرکے ہبہ نہ کیا جاے

**آٹے و تیل وغیرہ کا** دفعہ ۳۲۶) جو گیہون کہ موجود ہون ان مین کا آٹا یا تلون مین کا تیل یا دودہ مین کا گھی ہبہ کرے تو کسی طرح صحیح نہین اس واسطے کہ وقت ہبہ موہوب معدوم ہے

**بغیر قبضہ جدید کے ہبہ کا پورا ہوجانا** دفعہ ۳۲۷) جو چیز کہ موہوب لہ کے قبضہ مین بطور امانت یا غصب وغیرہ کے ہو اوس کا ہبہ صرف قبول کرنے سے اوس کے حق مین بغیر قبضہ جدید کے تمام ہوجاتا ہے :-

**ہبہ بحق صغیر بلا قبول و بلا قبض صحیح ہے** دفعہ ۳۲۸) ہبہ بحق صغیر منجانب اوسکے باپ یا اس کے ولی کے بلا قبول و بلا قبض صغیر صحیح ہے بشرطیکہ صغیر ولی کے عیال مین ہو جیسے بھائی چچا وغیرہ اس لئے کہ قاعدہ کلیہ یہہ ہے کہ جس عقد کا ایک شخص متولی ہو اوس مین فقط ایجاب کافی ہے بدون قبول کے اور ہبہ منجانب اجنبی بحق صغیر عاقل خود اوس صغیر کے قبضہ سے تمام ہوجاتا ہے گو اوس کا باپ موجود ہو اور بحق صغیر لایعقل اوس کے باپ یا باپ کے وصی یا دادا یا دادا کے وصی - یا ماں یا اجنبی کے قبضہ سے تمام ہوجاتا ہے بشرطیکہ اجنبی یا ماں کے پاس صغیر پرورش پاتا ہو اور باپ دادا یا اون کے وصی کے لئے پرورش کی قید نہین :-

**دو شریکون کا ایک کو ہبہ کرنا** دفعہ ۳۲۹) دو شریکون کا ایک گھر ایک شخص کو ہبہ کرنا صحیح ہے اس لئے کہ دونون شخصون نے تمام گھر تسلیم کیا اور موہوب نے تمام پر قبضہ کیا تو شیوع ثابت نہ ہوا بخلاف اس کے ایک شخص اگر ایک گھر جس کی تقسیم ممکن ہو دو شخصون کو ہبہ کرے تو ہبہ صحیح نہ ہوگا بوجہ شیوع کے :-

پڑوس کو دیوار کا ہبہ | دفعہ ۔ ۳۳۳) پڑوس کو اوس دیوار کا ہبہ کرنا صحیح ہے جو اوس کے اور پڑوسی کے درمیان ہیں ہو۔

## فصل اول - ہبہ سے رجوع کا بیان

ہبہ کرکے پھیر لینا صحیح ہے | دفعہ ۳۳۴) ہبہ کرکے پھیر لینا صحیح ہے لبعد قبضہ کے اس لئے کہ قبل قبضہ تو ہبہ تمام ہی نہیں ہوتا۔ اور جب ہبہ تمام ہی نہیں ہوا اور موہوب واہب کی ملک سے خارج ہی نہیں ہوئی تو رجوع کیا۔

حق رجوع ساقط نہیں ہوتا | دفعہ ۳۳۵) واہب کے ساقط کردینے سے حق رجوع ساقط نہیں ہوتا لیکن اگر وہ کوئی چیز لیکر صلح کرلے تو اوس کا حق ساقط ہو جاتا ہے اور وہی شئے عوض ہبہ قرار پاجاتی ہے۔

موانع استرداد ہبہ | دفعہ ۳۳۶) موانع رجوع ہبہ سات ہیں۔

(۱) افزایش جو نفس شئے موہوبہ میں کیجاوے اور جس سے شئے موہوبہ کی قیمت بڑھ جاوے اور وہ شئے موہوبہ جدا نہ ہوسکے مانع رجوع ہے اور اگر فقط ایک جزو شئے موہوبہ میں زیادتی ہوئی ہو تو صرف اوسی میں رجوع جایز نہیں باقی میں رجوع کرسکے گا۔ (۲) واہب یا موہوب لہ کا مرجانا بھی بعد قبضہ کے مانع رجوع ہے اور اگر قبل قبضہ کوئی مرجاوے تو ہبہ بھی باطل ہوجائے گا (۳) جبکہ ہبہ بعوض کسی مال کے ہو تو ہبہ میں رجوع جایز نہیں کیونکہ ہبہ بعوض مثل بیع کے ہے مگر شرط یہ ہے کہ عوض کی اضافت ہبہ کی طرف کی ہو یعنے موہوب لہ نے واہب سے کہا ہو کہ اپنے ہبہ کا عوض لے۔ (۴) موہوب موہوب لہ کے قبضہ سے نکل جائے تو رجوع جایز نہیں اگر کوئی جزو نکل جائے تو باقی ماندہ میں رجوع کرسکتا ہے اگر موہوب لہ نے موہوب کو کسی اور کو ہبہ کیا ہو اور پھر وہ پھیر لے تو بعد پھیر لینے کے واہب اول کو اوس سے رجوع جایز ہے۔

(۵) زوجیت مانع رجوع ہبہ ہے یعنے بوقت ہبہ اگر واہب اور موہوب لہ میں رشتہ زوجیت باہم نہ رہے اور اگر بوقت ہبہ رشتہ زوجیت نہ ہو اور بوقت رجوع ہو جائے تو ہبہ سے رجوع جایز ہے۔ (۶) قرابت محرمیت مانع رجوع ہے یعنے واہب اور موہوب لہ میں ایسی قرابت ہو

جس سے نکاح حرام ہو پس اگر فقط قرابت ہو بلا محرمیت جیسے (خالہ۔ یا چچا۔ یا ماموں) کی اولاد یا فقط محرمیت ہو بلا قرابت جیسے محرم رضاعی وغیرہ تو ہبہ سے رجوع جایز ہوگا۔

(۷) نفس شئے موہوبہ یا اوس کے منافعہ عامہ کا تلف ہو جانا مانع رجوع ہے جیسے تلوار ہبہ کی اور موہوب لہ نے توڑکر اوس کی چھری یا دوسری تلوار بنائی تو رجوع جایز نہیں۔

باوجود موانع کے رجوع کے جایز ہونے کی صورت | دفعہ ۳۳۴) باوجود پائے جانے کسی مانع کے موانع مذکورۂ بالا میں واہب وموہوب لہ کے اتفاق سے ہبہ میں رجوع جایز ہے۔

زوال مانع سے حق رجوع عود کریگا | دفعہ ۳۳۵) اگر حاکم بوجہ مانع کے موانع مذکورۂ بالا میں سے رجوع ناجایز قرار دے اور پھر وہ مانع زائل ہو جائے تو حق رجوع پھر عود کرے گا

## فصل دوم۔ ہبہ کے مسائل متفرقہ

ہبہ بعوض میں حق شفعہ ثابت ہوگا | دفعہ ۳۳۶) ہبہ بعوض میں حق شفعہ اور حق خیار رویت ثابت ہوگا بشرطیکہ عوض معین ہو۔

ہبہ تعلیق ابرائے دین کی شرط پر | دفعہ ۳۳۷) ہبہ تعلیق ابرائے دین کے شرط محض پر باطل ہے چنانچہ یوں کہنا کہ جب کل کا دن آوے یا تو مرجاوے تو تو دین سے بری الذمہ ہے لیکن شرط موجود پر تعلیق صحیح ہے جیسے مدیون سے یوں کہنا کہ اگر میرا دین تجھپر ہو تو میں نے تجھکو بری الذمہ کر دیا اور یوں کہنا کہ اگر میں مرجاؤں تو تو دین سے بری الذمہ ہے وصیت ہے نہ ہبہ ہے۔

زوجین جو تحفہ باہم بھیجیں اوسکو وہ کب پھیر لے سکتے ہیں | دفعہ ۳۳۸) زوج نے زوجہ کی طرف کچھہ اسباب بطور تحفہ کے بھیجا اور زوجہ نے زوج کے لئے تحفہ بھیجا بعوض ہبہ کے خواہ عوض کی تصریح کی ہو یا نہ کی ہو پھر دونوں میں بعد زفاف جدائی ہوگئی اور زوج نے دعوے کیا کہ وہ اسباب عاریتاً بھیجا گیا تھا نہ بطور ہبہ کے اور عورت نے بھی اپنا اسباب پھیر لینا چاہا تو زوجین میں سے ہر ایک دوسرے سے اپنا اسباب پھیر لے اور اگر اسباب تلف کر دیا ہو تو اوس کا تاوان دینا ہوگا۔

دین کا ہبہ | دفعہ ۳۳۹) ہبہ دین کا مدیون کو صحیح ہے اور بدون قبول مدیون تمام ہو جاتا ہے

اور پھر رجوع جائز نہیں لیکن اگر وہ رد کرے تو رد ہو جاتا ہے اور دین کا ہبہ غیر مدیون کو صحیح نہیں مگر تین صورتوں میں جائز ہے۔ حوالہ میں ۔ وصیت میں ۔ جبکہ مالک کرد یتا ہے غیر مدیون کو قبضہ دین پر مسلط دے ۔

**صدقہ و ہبہ کے احکام یکساں ہیں** | دفعہ ۰لم ۳) صدقہ مثل ہبہ کے ہے اور کل احکام ہبہ و صدقہ یکساں ہیں صرف یہ فرق ہے کہ ہبہ میں رجوع جائز ہے اور صدقہ کا پھیر لینا کسی طرح جائز نہیں ہے ۔

**بصورت اختلاف واہب و موہوب لہ کس کا قول معتبر ہوگا** | دفعہ الم ۳) واہب اور موہوب لہ میں اس امر کا جھگڑا ہو کہ واہب کہے کہ میں نے جو کچھ دیا وہ بطور ہبہ دیا ہے جس کا پھیر لینا جائز ہے اور موہوب لہ کہے کہ نہیں بطور صدقہ دیا ہے جس کا پھیر لینا جائز ہے تو واہب کا قول مقبول ہوگا ۔

**تملیک ہبہ کا فرق** | دفعہ ۲لم ۳) ہبہ و تملیک میں فرق یہ ہے کہ ہبہ مشاع کا جائز نہیں بخلاف اس کے تملیک جائز ہے اور تملیک صحیح ہوتی ہے بدون تسلیم کے بھی بخلاف ہبہ کے کہ بدون تسلیم جائز نہیں ۔

**مہر کا ابرا اشرط** | دفعہ ۳لم ۳) زوجہ نے زوج کو مہر اس شرط پر معاف کیا کہ وہ اس کو حج کو لیجائیگا یا یہ کہ اوس پر ظلم نہ کرے گا ۔ زوج نے اوس کو قبول کیا مگر پھر شرط پوری نہ کی تو مہر بحال سابق باقی رہے گا بوجہ فوت ہونے شرط کے ۔

**موہوب لہ جو تاوان مالک کو دے وہ واہب سے نہیں لے سکتا ۔** | دفعہ لم لم ۳) اگر شئے موہوب موہوب لہ کے پاس تلف ہو جاسے پھر اوس کا کوئی اور شخص حقدار قرار پاے اور وہ موہوب لہ سے تاوان لے لے تو موہوب لہ واہب سے تاوان نہ پھیر لے سکے گا ۔ کیونکہ ہبہ عقد معاوضہ نہیں بلکہ احسان ہے ۔

**ہبہ بعوض میں موہوب کی واپسی جبکہ نصف عوض اور کا نکلے نہیں ہو سکتی ۔** | دفعہ ۵لم ۳) ہبہ بعوض میں اگر بعد عوض دینے کے آدھا موہوب کسی اور کا نکلے تو موہوب لہ نصف عوض اپنا پھیر لے بخلاف اس کے اگر عوض میں نصف کسی اور کا نکلے تو موہوب کو

اختیار نہیں کہ نصف موہوب واپس لیلے بلکہ وہ یہہ کر سکتا ہے کہ یا تو اوسے نصف پر قناعت کرے
یا وہ نصف عوض موہوب لہٗ کو واپس کر کے کل موہوب واپس لیلے :۔

**نصف موہوب سے رجوع** دفعہ ۶ لہ ۳) اگر موہوب لہ نے نصف موہوب کا عوض دیا تو واہب
باقی نصف مین رجوع کر سکتا ہے اسی طرح اگر موہوب لہ نے نصف موہوب کی بیع کی تو باقی
نصف مین واہب بوجہ عدم مانع رجوع کر سکتا ہے (جلد ۲ صفحہ اغاثۃ الاوطار) مولف :۔

# باب چہارم شفعہ مشتمل بر پنج فصول

**شفعہ کی تعریف** دفعہ ۷ لہ ۳) لغت مین شفعہ کے معنی ملانیکے ہین اور اصطلاح مین شفعہ جگہ کی
تملیک کو کہتے ہین جو مشتری سے جبراً بعوض اوس مال کے جو اوس نے اوس کے خریدنے مین دیا ہو
لیجاے یعنے اگر اوس نے قیمت مین نقد دیا ہو تو نقد دیکے ورنہ جو شے اوس نے دی ہو اوسکی
قیمت دیکے جائداد مشتری سے جبراً لیلیجاے مشتری کے قید سے ملک بلا عوض جیسے ہبہ بلا عوض
و میراث و صدقہ اور وہ مالک جو بعوض شئے غیر معین ہو جیسے مہر و اجارہ و خلع وغیرہ خارج ہوگئے
یعنے اون مین شفعہ نہین مگر ہبہ بعوض مین شفعہ ہے اس وجہ سے کہ وہ مثل بیع کے ہے :۔

**سبب شفعہ** دفعہ ۸ لہ ۳) سبب شفعہ متصل ہونا ہے ملک شفیع کا شئے مبیعہ سے خواہ اتصال
بوجہ شرکت کے ہو یا ہمسائیگی کے ۔ شرکت زمین مین ہو یا حقوق مین اور لزوم شفعہ کی حکمت
یہہ ہے کہ آدمی اجنبی شخص کی ہمسائیگی سے تکلیف نہ پائے :۔

**شرائط شفعہ** دفعہ ۹ لہ ۳) شرط شفعہ کی یہ ہے کہ محل عقار ہو خواہ عقار نیچے کا مکان یا اوپر
کا مکان ہو یعنے ایک بالاخانہ اور اوس کے نیچے کے مکان کے وہ شخص مالک ہین اس طرح
پر کہ ایک شخص نیچے کے مکان کا مالک ہے دوسرا اوپر کے مکان کا تو جب اوپر والا بالاخانہ
کو فروخت کرے تو نیچے والا شفیع ہوگا گو اوس کا راستہ نیچے سے نہ ہو ۔

**شفعہ کب متحقق ہوتا ہے** دفعہ ۵۰ لہ ۳) شفعہ متحقق ہوتا ہے بعد بیع کے اگرچہ ایسی بیع فاسد ہو
اور بوجہ وقف کر دینے یا ہبہ یا وصیت کر دینے مشتری کے بائع کا حق منقطع ہوگیا ہو یا بعد بیع
کے گو مشتری کو حق خیار ہو اگر بائع کو یا بائع و مشتری دونون کو حق خیار ہو تو شفعہ واجب نہ ہوگا ۔

**شفعہ کیسے مستقر اور ثابت ہوتا ہے**

دفعہ ۳۵۱) شفعہ طلب مواثبت کی مجلس ہین گواہ کرنے سے مستقر و ثابت ہو جاتا ہے اور بعد گواہ کر لینے کے اگر حاکم کے پاس رجوع کرنے مین دیر کریگا تو حق شفعہ ساقط نہ ہوگا۔

**شفعہ شفیعون اور شفعا کے واجب ہوتا ہے**

دفعہ ۳۵۲) شفعہ واجب ہوتا ہے بقدر تعداد شفیعون کے یعنے جب کئی آدمی برابر کے شفیع ہون تو اونہین جائداد برابر ملے گی بدون لحاظ کرنے مقدار اون کے حصص جائداد کے اوس مین کمی بیشی کیجاے چنانچہ ایک گھر مین تین حصہ دار ہین ایک نصف کا۔ دوسرا ثلث کا۔ تیسرا اوس کا نصف کے مالک نے اپنا حصہ فروخت کیا اور باقی دونون شریک شفیع ہین بلا لحاظ اون کے حصص کے اونکو برابر نصف نصف ملیگا۔

**حق شفعہ کس کو ہے**

دفعہ ۳۵۳) حق شفعہ سب سے پہلے خلیط فی نفس المبیع کو ہے اگر وہ کوئی نہ ہو یا طلب شفعہ نہ کرے تو پھر حق شفعہ شریک فی حق المبیع کو ہے اگر وہ بھی نہ ہو یا طلب شفعہ نہ کرے تو پھر حق شفعہ ہمسایہ ملاصق کو ہے۔

**ایک شفیع غائب ہو تو دوسرا حاضر دعوے شفعہ کر سکتا ہے۔**

دفعہ ۳۵۴) اگر بعض شفیع غائب ہون اور بعض حاضر تو جو موجود ہون وہ دعوے شفعہ کر سکتے ہین اگر شفیع غائب بعد حاضر ہونے کے حق شفعہ کا دعوے کرے اور اوس کا اور شفیع اول سے اوس کا حق مقدم ہو تو اوسی کو کل شفیع پہونچے گا۔

**بعض شفعہ لینے اور بعض نہ لینے سے حق ساقط ہوگا**

دفعہ ۳۵۵) اگر شفیع نے بعض شفعہ لینے اور بعض کے ترک کرنے کا قصد کیا تو وہ اوس کا مجاز نہین ہے اسی طرح اگر ایک شفیع اپنا حصہ دوسرے شفیع کے واسطے مقرر کر دے تو صحیح نہین ہے اور اوس کا حق اس فعل سے قطع ہو جائے گا۔ اور مبیع باقی شفیعون مین بٹ جائیگا۔

**وقف مین یا وقف کے واسطے شفعہ نہین**

دفعہ ۳۵۶) نہ وقف مین نہ وقف کے واسطے بجواز وقف مین شفعہ نہین ہے وقف مین یا اوس کے واسطے شفعہ اس لئے نہین کہ اوسکی بیع جائز نہین ہے پس اگر وقف کے قریب کوئی مکان بیع ہو تو اوس مین متولی وقف یا واقف یا موقوف علیہ کو دعوے شفعہ جائز نہین لیکن اگر وقف مملوک ہو یا ایسا وقف ہو کہ اوس کی

ستتعاً بیع جایز ہو تو اوس مین حق شفعہ جایز ہے ۔

## فصل اوّل طلب شفعہ کا بیان

شفعہ مین کیا ضرور ہے | دفعہ ۳۵۷) جبکہ شفیع کو بیع کی خبر پہونچے تو اوس کو تین طلب ضروری ہین ۔

(۱) طلب مواثبت یعنے جس مجلس مین بیع کا علم ہو اوسی مین فی الفور طلب شفعہ کرے ایسے الفاظ سے جن سے طلب شفعہ سمجھی جائے اگر ذرا بھی ٹھہر جائیگا یا دیر کرے گا تو حق ساقط ہو جائیگا اس طلب مین گواہ ضرور نہین لیکن بخوف انکار اگر اوس وقت گواہ ہون تو کر لیے ۔

(۲) طلب اشہاد یعنے صاف اظہار کہ خریداری کا گواہ کرنا بیع پر یا بائع کے روبرو اگر وہ قابض ہو یا مشتری کے روبرو گو وہ قابض نہ ہو یہہ طلب بھی بہت ضروری ہے خواہ کسی طرح پر ہو بذریعہ خط کے یا قاصد کے ذریعہ سے یا خود اگر طلب مواثبت مین شفیع نے گواہ بھی کر لئے ہون مبیع یا بائع مشتری کے پاس تو وہ طلب قایم مقام دو طلب کے ہوگی اور طلب اشہاد کی چندان ضرورت نہین ۔

(۳) طلب خصومت یعنے شفیع دعوائے شفعہ حاکم کے روبرو کرے اس طلب مین تاخیر کرنے سے شفعہ باطل نہین ہوتا ۔ طلب خصومت کو طلب تملیک کہتے ہین ۔

طلب اشہاد نہ کرنے سے حق شفعہ کب زائل ہوگا اور کب نہین | دفعہ ۳۵۸) اگر باوجود قدرت طلب اشہاد نہ کیجائے تو حق شفعہ باطل ہوگا اور درصورت عدم قدرت باطل نہ ہوگا ۔

دعوے شفعہ مین کون مدعی علیہ ہوگا | دفعہ ۳۵۹) دعوے شفعہ مین مشتری مدعی علیہ ہوگا خواہ قابض ہو یا نہ ہو اور بائع اوس وقت مدعی علیہ ہوگا جبکہ شئے مبیعہ اوس کے قبضہ مین ہو ۔

شفیع کو خیار رویت وعیب ثابت ہے گر خیار شرط نہین | دفعہ ۳۶۰) شفیع کے واسطے خیار رویت اور خیار عیب ثابت ہے اگرچہ مشتری نے برات عیوب کی شرط بائع سے کر لی ہو مگر خیار شرط شفیع کو حاصل نہین ہے اگرچہ مشتری کو خیار شرط حاصل [illegible] اسی طرح ادائی ثمن کے لئے مدت نہین شفیع کے لئے گو مشتری کا ثمن [illegible]

شفعہ کے احکام مثل بیع کے ہین | دفعہ ۳۶۱) شفعہ کے سب [illegible] بیع سے کے [illegible] سوا ی

تاوان فریب کی صورت کے مثلاً شفیع نے بذریعہ شفعہ ایک زمین لی اور اوسپر مکان بنایا یا درخت
لگائے اور پھیر وہ زمین کسی غیر شخص کی نکلی اور مالک مستحق نے ازالۂ عمارت و درخت کا چاہا اور شفیع
نے ویسا ہی کیا تو شفیع ویسا ہی کیا تو شفیع مشتری سے زرثمن پھیر لے کیونکہ وہ اوس کی ملک
نہ تھی اور مشتری کو ایسا دہوکا ہوگا تو وہ بائع سے نقصان عمارت و درختون کا بھی پھیر لیگا اسواسطے
کہ بائع نے اوس کو دہوکا دیا بخلاف اس کے شفیع کو مشتری کیجانب سے دہوکا نہین ہوا بلکہ اوس
سے زبردستی شفعہ مین زمین لیگئی تھی۔

**بصورت اختلاف ثمن کس کا قول معتبر ہوگا** دفعہ (۳۶۲) اگر شفیع اور مشتری ثمن مین اختلاف
کرین اور حالانکہ گھر مشتری کا مقبوضہ ہے اور ثمن بائع کو نقد مل گیا ہے تو مشتری کا قول قسم کے ساتھ
مقبول ہوگا اور اگر دونون گواہ لائین تو مشتری کے گواہ مقدم ہون گے اور ایسی حالت مین دونون
پر حلف وارد نہ ہوگا۔

**شفیع کو کس قدر ثمن دینا ہوگا** دفعہ (۳۶۳) اگر بائع کچھہ زرثمن مشتری کو معاف کردے تو باقی
ثمن سے شفیع گھر لیگا۔ اور اگر بائع کل ثمن مشتری کو معاف کردے تو شفیع کو کل ثمن کے عوض مین
طلب شفع کرنا ہوگا اور اگر بائع کچھہ بڑہا دے تو شفیع پر وہی پہلا زرثمن واجب ہوگا نہ زیادتی۔

**شفیع کو بعد دست برداری پھر حق شفعہ کا پیدا ہوجانا** دفعہ (۳۶۴) اگر شفیع کو معلوم ہوکہ
مشتری نے ہزار کو خرید کیا تب شفعہ سے دست بردار ہوا۔ پھر بائع نے اس مین سے سو کم کردے
تو اب شفیع کے واسطے ثابت ہے اور نوسو دیکر جائداد لیگا۔

**بصورت افزایش مشتری کو عملہ افزودہ کی قیمت دینا ہوگی** دفعہ (۳۶۵) اگر مشتری نے بیع مین
افزایش کی ہو تو شفیع پر واجب ہوگا کہ یا تو بقدر افزایش قیمت ادا کرے یا مشتری کو عملہ افزودہ
اٹھا لیجانے دے اگر افزایش ایسی ہو کہ اوس کی علیحدگی ممکن نہ ہو جیسے مکان کی رنگ آمیزی تو اوس
کی قیمت شفیع کو دینا ہوگی یا دعوے شفعہ سے دست برداری کرنا ہوگی۔

**بعد بیع ہبہ یا وقف کرنے سے شفعہ ساقط نہ ہوگا** دفعہ (۳۶۶) اگر مشتری نے شے مبیعہ
وقف کردے یا مسجد بنادے یا قبرستان یا کسی کو ہبہ کردے تو ان سب تصرفات مین شفعہ جایز ہے

**مشتری کی زراعت پختہ گی تک رکہی جاویگی** دفعہ (۳۶۷) اگر مشتری نے بعد خرید کے زراعت کی

تو وہ زراعت تخپتگی تک قایم رکھی جائے گی اور مشتری پر اوسکی اجرت لازم ہو گی۔

شفیع کو کل ثمن دینا ہوگا | دفعہ ۳۶۸) شفیع کو کل ثمن دینا ہوگا اگرچہ گھر خود بخود ویران ہو گیا ہو کیونکہ قاعدہ کلیہ یہہ ہے کہ ثمن اصل مبیع کے مقابل ہوتا ہے نہ اوس کے وصف کے۔

کب ثمن ساقط ہوگا اور کب نہین | دفعہ ۳۶۹) اگر مشتری یا کوئی اجنبی کل مبیع یا اوس کے کسی جزو کو توڑ ڈالے یا خراب کر دے تو بقدر اوس کے ثمن مشتری کا ساقط ہو جاۓگا اور گرا ہوا عملہ مشتری کا ہوگا اور اگر بعض مبیع غرق ہو جاے تو بقدر اوس حصہ کے ثمن ساقط ہو گا۔

بیع فاسد مین طلب شفعہ کا وقت | دفعہ ۳۷۰) بیع فاسد مین انقطاع حق بائع کے وقت طلب شفعہ کرنا ضرور ہے اور ہبہ بالعوض مین تقابض البدلین کے وقت طلب ضرور ہے اور بقول بعضوں کے بوقت عقد ہے اور بیع فضول مین وقت بیع کے اور بقول ابو یوسف اجازت بیع کے وقت طلب شفعہ ضرور ہے (دیکھو جلد ۵ صفحہ ۸۴ اغاثۃ الاوطار) مؤلف

## حق شفعہ کے ثبوت و عدم ثبوت کا بیان

عقار مین شفعہ ثابت ہوتا ہے | دفعہ ۳۷۱) اس عقار مین شفعہ ثابت ہوتا ہے جو بعوض مملوک ہوئی ہو اور جو عقار نہ ہو یا عقار ہو مگر بعوض مال مملوک نہ ہو اوس مین شفعہ نہین۔

عمارت و نخلستان کا شفعہ | دفعہ ۳۷۲) جبکہ عمارت یا باغ بلا زمین فروخت کیا جائے تو اوس مین شفعہ نہین گو عمارت وغیرہ کی بیع حق اقرار کے ساتھ ہو۔

شفعہ ثابت ہوگا گو خود ہی خریدے | دفعہ ۳۷۳) شفعہ ثابت ہو اوس شخص کے لئے جس نے اصالتاً یا وکالتاً خرید کیا یا کسی دوسرے نے اوس کے لئے خرید کیا ہے یعنے ایک شخص نے دوسرے کو خرید کرنے کا وکیل کیا اور وکیل نے موکل کے واسطے خرید کیا جو شفیع ہے تو اوس کا حق شفعہ ثابت ہو مثلاً ایک گھر کے تین شریک ہین اور ایک اوس کا جار ملاصق ہین پھر جب وہ گھر بیع ہوا اور ایک شریک نے اوسے خرید کیا تو مشتری کے لئے شفعہ ثابت ہے خواہ وہ اصالتاً خریدے یا وکالتاً اور دوسرے شریک کے لئے بھی اسی طرح ثابت ہے نہ جار ملاصق کو کیونکہ شریک کی موجودگی مین جار ملاصق کو شفعہ نہین اور جس نے

بیع کی ہوا صالتًا یا وکالتًا یا وہ ضامن زرثمن کا ہوا ہو ۔

**قاعدہ ثبوت و عدم ثبوت شفعہ کا** دفعہ ۳۷۴) قاعدہ کلیہ ثبوت و عدم ثبوت شفعہ کا یہہ ہے کہ شفعہ باطل ہو جاتا ہے شفعہ سے بے اعتنائی کرنے سے اور باطل نہیں ہوتا ہے اظہار خواہش سے

**مرتد کو حق شفعہ نہیں ہے ۔** دفعہ ۳۷۵) مرتد کے واسطے حق شفعہ ثابت نہیں ۔

## مبطلات شفعہ کا بیان

**استحقاق شفعہ کب باطل ہو جاتا ہے** دفعہ ۳۷۶) اگر طلب مواثبت ترک کیجائے یا طلب اشہاد باوجود قدرت ترک کیجاوے یا اگر بعد بیع حق شفعہ چھوڑ دیا جاوے (گو چھوڑنے والا شفیع کا باپ یا وصی یا وکیل ہو) یا بعد بیع طلب شفعہ سے سکوت کیا جائے (واسطے صغیر وغیرہ کے) یا شفیع نے صلح کر لی عوض پر یا حق شفعہ کو بیچ ڈالا تو ان سب صورتوں میں استحقاق شفعہ باطل ہو جائے گا لیکن اگر شفیع نے نصف گھر بعوض بعض ثمن کے لینے پر صلح کی یہہ صلح جایز ہے ۔

**حق شفعہ میں میراث نہیں ہوتی** دفعہ ۳۷۷) اگر شفیع قبل اثبات حق شفعہ بحکم حاکم بعد بیع کی مر جائے تو استحقاق شفعہ باطل ہو جاتا ہے اوس کے ورثار کو نہیں پہونچتا ۔ اگر بعد حکم حاکم مرے تو شفعہ باطل نہ ہوگا اور ورثار کو حق پہونچے گا ۔

**مشتری کے مرنے سے شفیع کا حق شفعہ باطل نہ ہوگا** دفعہ ۳۷۸) مشتری کے مرنے سے استحقاق شفعہ باطل نہیں ہوتا بلکہ اوس کے ورثار اوس کے قایم مقام قرار دئے جاینگے ۔

**اگر شفیع اپنی جائداد بیع کرے تو حق شفعہ زائل ہوگا** دفعہ ۳۷۹) اگر شفیع قبل اس کے کہ حاکم ثبوت شفعہ کا حکم دے اوس جائداد کو بیچ ڈالے جس کے ذریعہ سے وہ شفیع ہے تو اوسکا شفعہ باطل ہوگا ۔ ہر طرح سے خواہ اوس کو اوس کی بیع کا علم ہو یا نہ ہو ۔ لیکن اگر شفیع نے اپنی جائداد کی بیع بشہادت اختیار اپنی خدمات کے لکھی تو شفعہ باطل نہیں ۔

**اگر شفیع اپنی جائداد کو مسجد قبرستان وغیرہ بنائے تو اوس کا حق زائل ہوگا** دفعہ ۳۸۰) اسی طرح اگر شفیع کے مقام کو جس کے ذریعہ سے وہ شفیع ہے مسجد یا قبرستان بنائے یا وقف کر دے

قبل اثبات حق شفعہ بحکم حاکم تو حق شفعہ باطل ہو گا۔

**اگر شفیع کا مکان مشفوعہ کو خرید کرے تو شفعہ باطل ہو گا** | **دفعہ ۳۸۱)** اگر شفیع مشتری سے مکان مشفوعہ کو خرید کرے تو اوس کا حق شفعہ باطل ہو جائے گا اور جو اوس سے کمتر یا برابر درجے شفیع ہوں تو اون کو مکان مذکورہ بقیمت اول یا ثانی جیسا وہ مناسب خیال کرے لینا جایز ہو گا۔ لیکن اگر شفیع مکان بائع سے خرید کرے تو شفیعوں کو جو اوس سے کمتر یا برابر ہیں اسی طرح لینا جایز نہیں۔

**تبدیل مشتری کی وجہ سے شفعہ ثابت ہو گا** | **دفعہ ۳۸۲)** اسی طرح شفیع کو معلوم ہوا کہ مکان زید نے خرید کیا ہے اس وجہ سے اُس نے شفعہ چھوڑ دیا۔ بابعد معلوم ہوا کہ عمر نے خرید ہے یا زید و عمر دونوں نے خرید کیا ہے تو عمر کے حصہ میں شفیع کو حق شفعہ پہونچے گا۔

**نصف گھر کی بیع سنکے دست برداری کرنے کے بعد بوجہ کل مکان کی بیع کے حق شفعہ...** | **دفعہ ۳۸۳)** اگر شفیع نصف گھر کی بیع کی خبر سنکر شفعہ سے دست بردار ہوا اور معلوم ہو کہ کل مکان کی بیع ہوئی ہے تو اوس کو حق شفعہ ہو گا۔ تمام گہر کی بابت لیکن اس کے بالعکس جایز نہیں یعنے اگر سالم گہر کی بیع کی خبر سنے اور شفعہ سے دست برداری کی پھر معلوم ہوا کہ نصف مکان بیع ہوا تھا تو شفیع کو نصف مکان کی مکان کی بابت دعوی شفعہ جایز ہو گا (جلد ۴ صـ۳۱۲ اغاثۃ الاوطار)

## حیلہائے سقوط شفعہ کا بیان

**حیلہ اسقاط شفعہ جار میں** | **دفعہ ۳۸۴)** حیلہ اسقاط شفعہ ہمسایہ یہہ ہے کہ گھر کو بیع کرے مگر ایک گز یا ایک ہاتھہ یا بالشت یا ایک انگل بھر زمین جو شفعہ کی جانب طولاً و عرضاً جو متصل ہو بیع نہ کرے تو شفیع کو بوجہ عدم اتصال شفعہ نہ پہونچے گا۔ دوسرا حیلہ یہہ ہے کہ بائع مشتری کو قبل یا بعد بیع کے اوس قدر یعنے ایک گز یا ایک ہاتہہ بھر طولاً و عرضاً جہاں تک جائداد شفیع سے متصل ہو ہبہ بلاعوض کر کے اوس پر اوس کا قبضہ کرا دے یا ایک حصہ اوس زمین کا پہلے خرید کرے بعد باقی تو شفیع کو حصہ اول میں صرف شفعہ پہونچے گا نہ ثانی میں۔ تیسرا حیلہ یہہ ہے کہ ایک نہایت قلیل حصہ جیسے ہزاروں حصہ زیادہ قیمت پر خریدے تو چونکہ شفیع کا صرف ہزاروں حصہ میں شفعہ ہو گا

اور وہ اوسے بوجہ زیادتی قیمت نہ خرید کرے گا اور دوسرے حصہ مین تو اوسے حق شفعہ پہونچ ہی نہین سکیگا

حیلہ اسقاط شفعہ واسطے شریک وجار دونون کے | دفعہ (۳۸۵) واسطے شریک اور ہمسایہ دونون کے یہ حیلہ ہے کہ صورت یہہ ہے جس مکان کو لینا ہے اوسے ہزار مین خرید کرکے بعوض ہزار روپیہ بدل ثمن کے کپڑا یا کوئی اور جنس سو روپیہ کی مالیت کی دیدے تو شفیع اوس گھر کو نہین لے سکیگا۔ مگر بعوض ہزار درہم کے۔ اور اگر مبیع ملک غیر ثابت ہو تو بائع کو بھی ہزار ہی درہم واپس دینا ہون گے۔

سب سے سہل حیلہ اسقاط شفعہ | دفعہ (۳۸۶) سب سے بہتر اور سہل حیلہ جو مشہور و معروف اور مروج بھی یہ ہے کہ بعوض درہم معینہ مکان خرید کیا اور اون کے ساتھ مٹھی بھر فلوس بھی دئے جن کی طرف اشارہ کردیا گیا اور اون کی مقدار مجہول رہی اور فلوس بائع نے کر دئے۔ بعد قبضہ کے اوسی مجلس مین تو شفیع کو شفعہ نہ پہونچے گا بوجہ جہالت ثمن کے بوجہ تلف ہوجانے فلوس کے۔

بعد اثبات حق حیلہ مکروہ ہے | دفعہ (۳۸۷) مکروہ ہے حیلہ کرنا واسطے اسقاط حق شفعہ کے بعد ثابت ہوجانے حق شفعہ کے جیسے مشتری کا شفیع سے یون کہنا کہ تو مجھ سے یہہ مکان خرید لے اور یہہ اوپر بیان ہوچکا ہے کہ شفعہ ثابت ہوجاتا ہے بعد بیع کے نہ قبل بیع اور ابتداءً یعنے قبل بیع حیلہ اسقاط شفعہ کرنا مکروہ نہین ہے۔

# باب پنجم وصایا مشتمل بر سہ فصول

تعریف وصایا | دفعہ (۳۸۸) وصایا وصیت کی جمع ہے اور وصیت شرع مین تملیک بعد الموت کو کہتے ہین۔ ایسی تملیک جو بطریق احسان کے ہو وصیت کرنے والے کو موصی اور جس کو وصیت کیجاے اوس کو وصی اور جس کے واسطے وصیت کیجاے اوس کو موصی لہٗ اور جس چیز کی وصیت کیجاے اُسے موصی بہ کہتے ہین۔

اقسام وصیت | دفعہ (۳۸۹) وصیت کی چار قسمین ہین۔

(۱) واجب جیسے اور دیون مجہولہ کی وصیت۔ (۲) مستحب جیسے کفارات اور فدیہ صیام

وصلواۃ کی وصیت ۔ (۳) مباح جیسے اغنیا اجانب و اقارب کے لئے وصیت ۔ (۴) مکروہ جیسے اہل فسوق و معاصی کے لئے وصیت ۔

**شرائط وصیت** | دفعہ ۳۹۰ شرائط وصیت حسب ذیل ہیں ۔

(۱) موصی مالک کرنے کے قابل ہو ۔ (۲) جس مال کی وصیت کیجاوے وہ کسی دین میں مستغرق نہو ۔ (۳) موصی لہ وقت وصیت تحقیقاً یا تقدیراً زندہ ہو ۔ (۴) موصی کی موت کے وقت موصی لہٗ وارث نہ ہو کیونکہ وصیت بحق ورثاء صحیح نہیں بلا رضامندی دیگر ورثاء ۔ (۵) موصی لہٗ موصی کا قاتل نہ ہو۔ خواہ قبل از قتل وصیت کی ہو یا بعد زخمی ہونے کے ۔ (۶) موصی لہ معلوم ہو ۔ (۷) موصی بہ بعد موت موصی کے قابل تملیک ہو بواسطہ کسی عقد کے ۔ (۸) موصی بہ بقدر ثلث مال کے ہو ۔

**رکن وصیت** | دفعہ ۳۹۱ وصیت کا رکن ایجاب و قبول ہے یعنی موصی کا یہ قول کہ میں نے وصیت کی اس چیز کی یا اس کے ہم معنی الفاظ۔ بقول بعضوں کے قبول رکن نہیں صرف ایجاب کافی ہے

**وارث غیر وارث ہونا کب معتبر ہے** | دفعہ ۳۹۲ وارث غیر وارث ہونا وارث کی موت کے بعد معتبر ہے پس اگر کوئی شخص وصیت وارث ہو اور موت کے وقت وارث نہو تو وصیت صحیح ہو گی مثلاً ایک شخص نے بھائی کے حق میں جو اوس کا وارث ہے وصیت کی بعد وصیت موصی کے ایک لڑکا پیدا ہوا اس حیثیت سے وقت مرنے موصی کے اوس کا بھائی وارث نہ رہا تو اوسکے حق میں وصیت صحیح ہو گی۔

**احکام وصیت** | دفعہ ۳۹۳ وصیت کا حکم یہ ہے کہ موصی لہ کو موصی بہ میں ملک جدید حاصل ہو جاوے

**وصیت بحق اجنبی** | دفعہ ۳۹۴ وصیت ثلث مال کی اجنبی کے واسطے درصورت نہ ہونے کسی مانع کے جائز ہے اگرچہ ورثاء اوس کو جائز نہ رکھیں مگر تہائی سے زائد کی وصیت بلا رضامندی ورثاء جائز نہیں مگر جبکہ موصی کے کوئی وارث نہ ہو تو کل مال کی وصیت بحق اجنبی جائز ہو گی ۔

**ادائی دین وصیت پر مقدم ہے** | دفعہ ۳۹۵ دین وصیت پر مقدم ہے ۔ یعنے ادائی دین کے بعد وصیت نافذ ہو گی ۔

**حمل کے واسطے اور حمل کی وصیت** | دفعہ ۳۹۶ حمل کے واسطے وصیت صحیح ہے اور اسیطرح حمل کی وصیت غیر کے واسطے بھی صحیح ہے بشرطیکہ بچہ چھ مہینے سے کمتر مدت میں پیدا ہو گا۔ اگر حاملہ

کا زوج زندہ ہو اور اگر حاملہ عدت میں ہو تو دو سال سے کمتر مدت میں موت یا طلاق سے پیدا ہو
اگر حمل موصی لہ ہو تو اقل مدت حمل کا شمار وقت وصیت سے ہوگا۔ اور اگر حمل موصی بہ ہے تو موصی
کی موت سے شمار ہوگا۔

**وصیت بحق وارث کب جایز ہوگی** | **دفعہ ۳۹۷)** وصیت جایز نہین اپنے وارث کے
حق مین مگر جبکہ مورث کے وارث جو عاقل بالغ ہون اجازت دین تو جایز ہوگی۔ اگر بعض
ورثاء اجازت دین اور بعض نہ دین تو جو اجازت دین گے بقدر اون کے حصہ کے وصیت جایز ہوگی

**بدون قبول موصی یہ موصی لہ کی ملک نہین ہوتی** | **دفعہ ۳۹۸)** وصیت کا قبول کرنا یا رد کرنا
موصی کی موت سے پہلے باطل ہے اور موصی یہ موصی لہ کی ملک بدون قبول کرنے کے نہین ہوتی
مگر جبکہ موصی مرے پھر اوسکا موصی لہ بدون قبول مرجاے تو موصی لہ کے وارث موصی یہ کے مالک
ہون گے اسی طرح اگر موصی لہ حمل مین ہو تو بھی بدون قبول وہ اوس کا مالک ہوگا۔

**موصی کو وصیت سے پھر جانا جایز ہے** | **دفعہ ۳۹۹)** موصی کو وصیت سے پھر جانا جایز
ہے خواہ بقول صریح ہو یا ایسے فعل سے جو مالک کے حق کو قطع کر دیتا ہو یا ایسا فعل ہو جس
سے موصی یہ مین ایسی زیادتی ہو جاے جس کا جدا کرنا ممکن نہ ہو یا ایسے تصرف سے جس سے
موصی کی ملک زایل ہو جاتی ہے لیکن موصی یہ کا بغیر موت موصی کے موصی لہ کو کوئی ضرر نہین کرتا۔

**چند وصایا مین باہم تقدیم و تاخیر** | **دفعہ ۴۰۰)** اگر چند قسم کی وصیتین یعنے فرض و واجب
و مستحب وغیرہ جمع ہو تو جو فرض ہو وہ مقدم ہے واجب ہے اور واجب مقدم ہے مستحب پر
گو موصی نے اوسے موخر کیا ہو اگر سب وصایا برابر ہون درجہ مین اور ثلث مال سب کو
مکتفی نہ ہو تو وہ مقدم ہوگی جس کو موصی نے مقدم کیا ہو۔

**بیمار کی وصیت کا بعد صحت قایم رہنا** | **دفعہ ۴۰۱)** اگر مریض نے چند وصیتین کین اور پھر
اچھا ہو گیا اور چند سال زندہ رہنے کے بعد پھر بیمار ہوا تو اوس کی وصیتین باقی ہین اگرچہ اوس
نے یہ نہ کہا ہو کہ مین اپنے مرض سے مرجاؤن تو مین نے یہ وصیت کی۔

**بوجہ جنون وصیت کا باطل ہو جانا** | **دفعہ ۴۰۲)** وصیت کرنے کے بعد موصی مجنون ہو گیا
تو اگر اوس کا جنون چھ مہینے یا زیادہ تک رہے تو وصیت باطل ہے ورنہ نہین اگر موصی لہ

موصی کی زندگی مین مرجائے تو وصیت باطل ہوتی ہے ۔
موصی بہ موصی کے پاس مثل امانت کے رہیگی | دفعہ ۳۰۴) موصی بہ موصی یا اوسکے ورثار کے قبضہ مین مثل شئے امانت کے رہیگی یعنے اگر تلف ہوجائے تو اون کو ضمان دینا لازم نہ ہوگا۔

## فصل اوّل ثلث مال کی وصیت کا بیان

دو شخصون کو وصیت کرنا | دفعہ ۴۰۴) ایک شخص نے ثلث مال کی وصیت ایک شخص کو کی اور دوسرے کو بھی ثلث مال کی وصیت کی اور ورثار رضامند نہ ہوئے تو ثلث مال دونون مین نصف نصف تقسیم ہوگا اور اگر ایک شخص کے لئے ثلث کی اور دوسرے کیلئے سدس کی وصیت کی تو ثلث مال مین سے دو حصے ثلث والے کو اور ایک حصہ سدس والے کو ملیگا ۔

دو شخصون کو ثلث مال کی وصیت | دفعہ ۵۰۴) اگر دو شخصون کو ثلث مال کی وصیت کی اور اون مین سے ایک قبل وصیت مرچکا ہے تو پورا ثلث زندہ کو دیا جائے گا اسلئے کہ متوفی یا معدوم شئے کسی کی مزاحم نہین ہوسکتی اور اگر بعد صحت ایجاب کے مرجائے تو زندہ کو پورا ثلث نہ ملیگا بلکہ مردہ کے ورثار اوس کے شریک ہوجائین گے اس لئے کہ قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جب موصی لہ وصیت مین داخل ہوا پھر وصیت سے نکل گیا فقدان شرط کی وجہ سے تو بحیثیہ دوسرے موصی لہ کے حق مین موجب زیادتی نہین ہوسکتا اور جبکہ وہ وصیت مین داخل ہی نہ ہو بوجہ فقدان اہلیت کے تو تمام ثلث دوسرے موصی لہ کا ہوگا ۔

بصورت منصف ایک کو ثلث کا نصف ہی ملیگا | دفعہ ۶۰۴) اگر موصی نے کہا کہ میراث مال مابین زید اور عمر کے ہے اور حالانکہ عمر مردہ ہے تو زید کو ثلث کا نصف ملیگا اسلئے کہ لفظ مابین موجب تنصیف ہے

وقت موت جس قدر مال ہوگا اوسکا ثلث موصی لہ کو ملے گا | دفعہ ۷۰۴) اگر موصی نے ثلث مال کی وصیت کی ایسے وقت جبکہ وہ محتاج تہا اور بعد وصیت کرنے کے اوس نے مال پیدا کیا تو بوقت وفات موصی جو موجود ہوگا اوس کل کا ثلث موصی لہ کو ملیگا البتہ اگر وصیت عین شئے یا نوع معین کی ہو

موصی بہ کے تلف ہونے سے وصیت باطل ہوگی | دفعہ ۸۰۴) اگر موصی نے وصیت عین کی یا اپنے مال سے ایک نوع کی ہو اور وہ شئے موصی کے مرنے سے پہلے تلف ہوجائے تو

وہ وصیت باطل ہوگی اسی طرح اگر شخص [illegible] کی وصیت کی ہو اور اوسکی ملکیت ہو تب بھی وصیت باطل ہوگی

**دو شخصون کو وصیت کرنے کے بعد تیسرے شخص کو ان میں شریک کرنا**

دفعہ ۹ الم) موصی نے ایک شخص کو سو روپیہ کی اور دوسرے شخص کو سو روپیہ کی وصیت کی اور اوس کے بعد تیسرے شخص کو موصی نے کہا کہ میں نے تجھکو اون دونون کا شریک کر دیا تو ہر ایک کے حصے میں سے ایک ثلث اوس تیسرے کو دیا جائیگا تا کہ تینون کے حصے برابر ہو جائیں۔

**وصیت علیحدہ کرکے باقی مال میں توریث جاری ہوگی**

دفعہ ۱۰ الم) اپنے وارثون سے کہا کہ مجھ پر فلان شخص کا قرض ہے اگر وہ دعوے کرے تو تم اوس کی تصدیق کرنا تو تہائی مال اہل وصایا کے لئے علیحدہ کیا جائیگا اور دو ثلث میں وارث جاری ہوئے۔

**وارث کیساتھ اجنبی کو وصیت ہو تو نصف موصی بہ اوسے ملے گا۔۔**

دفعہ ۱۱ الم) اگر اپنے وارث یا قاتل اور اجنبی کے لئے وصیت کی تو اجنبی کو نصف وصیت ملے گی اور وارث و قاتل کے حق میں وصیت باطل ہوگی۔

**بعد اقبال انکار جائز نہین**

دفعہ ۱۲ الم) جبکہ موصی نے وصیت وارث کے لئے کی یا ثلث سے زیادہ کی وصیت کی اور ورثا نے وصیت کو جائز رکھا تو اون کو پھر انکار کرنا جائز نہین اور وہ مجبور کئے جائینگے (جلد ۴ صفحہ ۱۲۴ غایۃ الاوطار)

## فصل دوم خدمت و سکونت و پھل کی وصیت کے احکام

**گھر کے سکونت کی وصیت**

دفعہ ۱۳ الم) صحیح ہے وصیت کرنا گھر کی سکونت کا مدت معینہ تک یا ہمیشہ کے لئے اور اسی طرح گھر کی منافع اور کرایہ وغیرہ کی اگر گھر کا رقبہ ثلث مال سے کم ہو تو وہ موصی کے سپرد کر دیا جائیگا اور اگر ثلث مال سے زائد ہو تو تین حصون پر تقسیم ہوگا ایک حصہ میں موصی لہ رہیگا اور دو حصے موصی کے وارثون کو ملیں گے لیکن یہ جب ہے کہ بجز گھر کے کوئی اور مال موصی کا نہ ہو اگر گھر کے سوا اور مال بھی ہو تو گھر کی تقسیم تمام مال کی تہائی کی مقدار پر ہوگی۔ بعد موت موصی لہ کے اوس کے وارث منافع اٹھانے کے مجاز ہون گے۔

**اپنے حصص کا بھی بیچنا جائز ہے**

دفعہ ۱۴ الم) وارثون کو مکان کی دو تہائی بیچنے اپنے

حصص کا بیچنا بھی جایز نہیں بوجہ ہونے حق موصی لہٗ کے تمام گھر کی سکونت میں (مگر بقول ابو یوسفؒ جایز ہے) ۔

سکونت کی وصیت ہو تو اجارہ دینا صحیح نہیں ہے | دفعہ ۱۵ الم) جبکہ موصی نے سکونت کی وصیت کی تو موصی لہٗ کو اوس گھر کا اجارہ دینا صحیح نہیں ہے اور جبکہ صرف منافعہ کی وصیت ہو تو اوس میں سکونت کرنا جایز نہیں ؛۔

پھلون وغیرہ کی وصیت | دفعہ ۱۶ الم) اگر موصی نے اپنے باغ کے پھلون کی وصیت کی پھر موصی مر گیا اور باغ میں پھل موجود ہین تو موصی لہٗ کے واسطے فقط یہی پھل ہون گے اور اگر موصی نے وصیت میں لفظ ہمیشہ اضافہ کیا ہو تو موصی لہٗ کے واسطے یہ پھل بھی ہون گے اور آیندہ کے بھی اور اگر وقت وصیت پھل موجود نہ ہون تو جس قدر پھل سال بسال پیدا ہون گے وہ لینا رہیگا

مسجد کے لئے وصیت | دفعہ ۱۷ الم) مسجد کے واسطے کسی چیز کی وصیت کیجائے تو صحیح نہیں ہے اس لئے کہ مسجد لایق تملیک نہین مگر بقول امام محمدؒ صحیح ہے لیکن اگر یون کہے کہ فلان شئے مسجد پر خرچ کی جائے تو وصیت صحیح ہو گی ؛۔

## فصل سوم وصی کے متعلقہ احکام کا بیان

وصی کو مفوض الیہ بھی کہتے ہین | دفعہ ۱۸ الم) وصی یعنے اوس شخص کو جسے موصی بعد موت اپنے مال کے تصرف کرنے کی وصیت کرے مفوض الیہ بھی کہتے ہین ؛۔

وصی وصایات کو رد کرنا | دفعہ ۱۹ الم) اگر موصی کسی شخص کو وصی مقرر کرے اور وہ اوسکے وصایات قبول کرے تو اوس کا وصی ہونا صحیح ہوگا اور اگر رد کرے تو صحیح نہ ہوگا۔ اگر سامنے روانہ کیا اور اوس کے پیچھے یعنے اوس کی عدم دالنست میں رد کیا تو صحیح نہیں ہے اگر وصی نے موصی کی موت تک سکوت کیا تو بعد موت اوسے قبول کرنا یا رد کرنا جایز ہے ؛۔

وصی کو وصایت سے خارج کرنا صحیح ہے | دفعہ ۲۰ الم) وصی کو وصایت سے خارج کرنا صحیح ہے خواہ وہ حاضر ہو یا غائب ؛؛

وصیت کو وصایت کا علم شرط نہین | دفعہ ۲۱ الم) وصی کو وصایت کا علم شرط نہین ہے

اوس کے تصرف کے صحیح ہونے کیلئے شخص کو وکیل کی کہ اوس کو وکالت کا معلوم ہونا شرط ہے

وصی کا سکوت اور رد و قبول | دفعہ ۴۳ لہ) اگر وصی نے موصی کی موت تک قبول وصایت سے سکوت کیا اور بعد مرنے موصی کے پہلے رد کیا پھر قبول کیا تو صحیح ہے لیکن اگر حاکم نے اوس کے رد کو نافذ کر دیا ہو تو پھر قبول صحیح نہیں ہے ؛

صغیر یا غلام یا کافر کو وصی مقرر کرنا | دفعہ ۴۴ لہ) اگر موصی نے کسی شخص کے غلام یا کافر یا فاسق یا صغیر کو وصی کیا تو حاکم کسی دوسرے شخص کو وصی مقرر کر دیگا اگر قبل حکم حاکم وہ لوگ کوئی تصرف کریں تو وہ جایز ہو گا۔ لیکن اگر صغیر بالغ ہو جاے یا کافر و مرتد مسلمان ہو گیا یا فاسق نے توبہ کی تو اون کو وصایا سے خارج نہ کرے گا ؛

وصی کی عاجزی کی وجہ سے دوسرا وصی مقرر کیا جا ئیگا | دفعہ ۴۵ لہ) اگر وصی قیام وصایت سے عاجز ہو تو حاکم اوس کے ساتھ دوسرا وصی مقرر کر دے گا اگر وصی بالکل عاجز ہو تو حاکم دوسرا وصی مقرر کر سکتا ہے اگر میت کے پسندیدہ وصی کو حاکم نے معزول کر دیا اور حالانکہ وہ وصایت کی لیاقت رکھتا تہا تو حاکم کا معزول کرنا نافذ ہو گا گو اوس نے ظلم کیا ہو ؛

دو وصی ہوں تو ایک کا فعل بدون دوسرے کے باطل ہے | دفعہ ۴۵ لہ) جب دو وصی ہوں تو ایک کا فعل بدون دوسرے کے باطل ہے اگرچہ موصی کا وصی کرنا ہر ایک وصی کو جدا جدا واقع ہوا ہو لیکن اوس کی تجہیز و تکفین اور اوس کے حقوق کی خصومت میں اور حاجات طفل کی خرید میں اور طفل کے واسطے ہبہ کرنے میں اور ودیعت معینہ کے پہیر دینے اور وصیت معینہ کے جاری کرنے میں ایک وصی کا فعل بھی نافذ ہو گا ؛

حاکم کا دصایت وصی مقرر کرنا | دفعہ ۴۶ لہ) اگر حاکم کو معلوم ہو کہ میت کا کوئی وصی ہے اور وہ دوسرا وصی مقرر کر دے بعد میت کا وصی آئے تو اوس کے وصایت بحال خود قایم رہینگے اور حاکم کے دوسرے وصی مقرر کرنے سے پہلا وصی خارج نہ ہو گا ؛

وصی کو وصی مقرر کرنے کا اختیار | دفعہ ۴۷ لہ) بحالیکہ ایک وصی مر گیا اور اوس نے میت کے دوسرے وصی کو یا جس کسی شخص کو وصی مقرر کیا اوس کو ترکہ میت میں تصرف کرنا جائز ہے اور حاکم کو دوسرے مقرر کرنے کا اختیار نہیں ہے اگر وصی مردہ نے کسی کو وصیت نہ کی تو حاکم دوسرا

وصی زندہ وصی کے ساتھہ مقرر کر دیگا۔

**وصی کے وصی کے اختیارات** دفعہ ۲۸ لہم) وصی کا وصی دونون ترکون مین وصی ہوگا خواہ وصی نے اوس کو اپنے مال مین وصی مقرر کیا ہو یا اپنے وصی کے مال مین:۔

**وصی کو تقسیم کا اختیار** دفعہ ۲۹ لہم) اگر وارث موجود ہون تو وصی کو جایز ہے کہ موصی لہٗ کا حصہ ترکہ سے بانٹ دے اور موصی لہٗ سے وارثون کو پھیر رجوع کا اختیار نہ ہوگا مگر موصی لہٗ کے طرف سے جبکہ وہ موجود نہ ہو اوس کا حصہ تقسیم کر لینا وصی کو جایز نہین لیکن حاکم تقسیم کر سکتا ہے اور تقسیم مین موصی لہٗ کا حصہ رکھہ لے سکتا ہے اگر موصی لہ کا حصہ حاکم یا اوس کے زمین کے پاس تلف ہو جائے تو اوس پر تاوان نہین اور موصی لہٗ کو کچھہ نہ ملے گا۔ لیکن قاضی صرف کے لئے وزنی اشیاء کی تقسیم کر سکتا ہے نہ کہ عقار کے:۔

**وصی کو حوالہ قبول کرنا جایز ہے** دفعہ ۳۰ لہم) وصی کو حوالہ قبول کرنا مال یتیم کا صحیح ہے اگر وہ یتیم کے حق مین بہتر ہو اگر بہتر نہ ہو تو وصی کا حوالہ قبول کرنا جایز نہین:۔

**وصی کو بیع کا اختیار ہے** دفعہ ۳۱ لہم) صغیر کے مال غیر منقولہ کی بیع وصی کو غیر شخص سے نہ اپنی ذات سے اس مال کی دوچند قیمت پر یا صغیر کے خرچ کے لئے یا میت کے دین کی ادائی کے لئے یا وصیت مطلقہ کے جاری ہونے کے واسطے جس کا جاری ہونا بدون اوس بیع کے اور کہین سے ممکن نہ ہو یا جائداد کی ویرانی یا اوس کے ناقص ہو جانے کے خوف سے جایز ہے مگر شرط یہہ ہے کہ وہ وصی یتیم کے باپ کا ہو کسی اور شخص کا جیسے مان بہائی کا وصی نہ ہو۔

**وصی تجارت کر سکتا ہے** دفعہ ۳۲ لہم) وصی کو یتیم کے مال سے اوس کے فائدہ کے لئے تجارت جایز ہے اپنی ذات کے لئے جایز نہین:۔

**وصی بمقابلہ دادا کے زیادہ تر مستحق ہے** دفعہ ۳۳ لہم) صغیر کے باپ کا وصی بمقابلہ صغیر کے دادا کے صغیر کے مال مین تصرف کرنے کا زیادہ تر حقدار ہے اور جبکہ کوئی وصی نہ ہو تو دادا مستحق تصرف ہے مگر دادا کو اسباب وجائداد غیر منقولہ کی بیع کا مثل وصی کے اختیار نہین ہے:۔

**وصی کے اقرار کا اثر** دفعہ ۳۴ لہم) وصی کا یہ اقرار کہ میت پر دین تہا جایز نہین اس لئے کہ اقرار غیر مقر پر حجت نہین ہو سکتا۔

**وصی اگر کچہہ اپنی ذات سے خرچ کرے تو وہ پہیر لیگا** دفعہ ۳۴۵ لہ) اگر وصی نے میت کی وصیت کو اپنے ذاتی مال سے جاری کیا تو وہ اوس قدر مال ترکہ میت سے پہیر لیگا اسی طرح جبکہ وصی صغیر کے واسطے اسباب اپنے ذاتی صرفے سے خرید کرے تو وہ اوس کے مال سے پہیر لیگا اگر اوس نے بوقت خرید اس امر کے گواہ کر لئے ہوں کہ بیہ اپنا مال بطریق قرض کے صرف کرتا ہوں

**وصی میت وصی مقرر کردہ حاکم کا فرق** دفعہ ۳۴۶ لہ) حاکم نے جو وصی مقرر کیا ہو وہ مثل میت کے وصی کے ہے مگر صورت ہائے مفصلہ ذیل میں برابر نہیں ہے:-

(۱) وصی۔ حاکم اپنی ذات کے لئے متروکہ سے کوئی شئے خرید نہیں سکتا۔ (۲) اوس شخص کے ہاتہہ فروخت نہیں کرسکتا جسکی گواہی اوس کے حق میں مقبول نہیں۔ (۳) اوسے بدون حکم حاکم قبضہ کرنا جایز نہیں ہے۔ (۴) صغیر سے کسی کام میں مزدوری کرانا اوسے جایز نہیں ہے۔ (۵) اپنی موت کے وقت دوسرے کو وصی کرنا اوسے جایز نہیں ہے۔ (۶) حاکم بعض امور میں اوسے منع کرسکتا ہے اور اوسکا منع کرنا جایز ہے۔ (۷) حاکم کو اوس کا معزول کرنا جایز ہے۔

**وصی کو یتیم کے مال سے کہانا لینا درست ہے** دفعہ ۳۴۷ لہ) وصی کو یتیم کے مال سے کھانا اور اوس کی سواری پر سوار ہونا جایز ہے جب تک کہ وہ اوسکے کام میں مصروف رہے۔

**وصی کو ایک یتیم کا مال دوسرے کے مال سے بیچنا جایز ہے** دفعہ ۳۴۸ لہ) اگر ایک شخص دو یتیموں کا وصی ہو تو اوس کو ایک یتیم کا مال دوسرے یتیم کے مال سے بیچنا جایز نہیں اس لئے اوسکو دونوں کی خیر خواہی ضرور ہے اور یہاں ایک کی خیر خواہی دوسرے کو ضرر کرتی ہے۔

# باب ششم فرایض مشتمل بر ۱۶ سولہ فصول

**فرایض کی تعریف** دفعہ ۳۴۹ لہ) فرایض، علم فقہ اور حساب کے اون قواعد کا نام ہے جس سے ہر وارث کا حصہ ترکہ سے معلوم ہو جاتا ہے۔ فرایض۔ فریضہ کی جمع اور مشتق از فرض ہے اور (فرض) لغت میں تقدیر اور قطع اور بیان کو کہتے ہیں۔ اور اصطلاح میں فرض اوسے کہتے ہیں جو قطعی دلیل سے ثابت ہو۔

**ارث** | دفعہ ۰ لہ لہ) ارث) کے لغوی معنی بقا کے ہین اور اصطلاح شرع مین ایک کے مال کا انتقال بجانب دوسرے کے بطریق خلافت ارث کہلاتا ہے۔

**ترکہ** | دفعہ ۱ لہ لہ) ترکہ) کے معنی متروک کے ہین مگر اصطلاح مین اوس مال میت کو ترکہ کہتے ہین جس کی ذات سے غیر کا حق متعلق ہوگیا ہو۔

**ارکان و شرایط فرایض** | دفعہ ۲ لہ لہ) ارکان فرایض تین ہین۔ (وارث) (مورث) (موروث) اور شرایط وراثت بھی تین ہین۔

(۱) مورث کی موت۔ (۲) وارث کی حیات حقیقی یا تقدیری۔ (۳) وجہ ارث کا جاننا۔

**اصول استخراج فرایض** | دفعہ ۳ لہ لہ) اصول استخراج فرایض بھی تین ہین۔

(۱) کتاب اللہ۔ (۲) حدیث (۳) اجماع امت۔

**حقوق متعلق بہ ترکہ** | دفعہ ۴ لہ لہ) حقوق متعلق بہ ترکہ چار ہین۔ اس طرح پر کہ پہلے ترکہ سے متوفی کے تجہیز و تکفین مین بغیر تنگی و فضول خرچی کے صرف کیا جائے گا۔ جو بچے اوس سے قرضہ متوفی ادا کیا جائے گا۔ اوس سے جو بچے اوس مین سے ثلث مال تک وصیت نافذ ہوگی اس کے بعد جو کچھ بچے وہ ورثا مین باہم تقسیم کیا جائیگا۔

**وارث کی تعریف** | دفعہ ۵ لہ لہ) وارثون سے وہ لوگ مراد ہین جن کا حصہ کلام اللہ یا حدیث یا اجماع امت سے ثابت ہے۔

**اسباب وراثت** | دفعہ ۶ لہ لہ) اسباب وراثت تین ہین (۱) نسب یعنے قرابت (۲) سبب یعنے رشتہ زوجیت۔ (۳) ولاء یعنے باہم مددگاری۔

**طریقہ تقسیم** | دفعہ ۷ لہ لہ) ہر چیز متروکہ کی بلحاظ مالیت اور اعیان کے تقسیم ہوگی کسی وارث کو کچھ حق نہین ہے بلا رضامندی دیگر ورثا کے کوئی خاص شے ترکہ سے خود لے لے اور دوسرے وارثون کو اوس کی قیمت دے۔

**اقسام ورثاء** | دفعہ ۸ لہ لہ) وارث عموماً تین قسم کے ہوتے ہین۔

(۱) ذوی الفروض عصبات۔ ذوی الارحام۔ مگر مستحق ترکہ کے دس اصناف ہین جو علی الترتیب یکے بعد دیگرے وارث ہوتے ہین۔

(۲) ذوی الفروض۔ (۳) سببیہ یعنی مولائے۔ (۴) عصبہ سببیہ کے عصبات ذکور (۵) رد اہل فروض نسبی پر۔ (۶) ذوی الارحام۔ (۷) مولاے موالات۔ (۸) مقر لہٗ بالنسب علی الغیر (۹) وہ موصی لہٗ جس کے واسطے ثلث مال سے زیادہ کی وصیت ہو۔ (۱۰) بیت المال چونکہ اس زمانہ مین بیت المال نہین لہٰذا اہل فروض نسبی پر رد جائز ہے:۔

موانع ارث | **دفعہ ۹۴** موانع ارث حسب ذیل ہین:۔

(۱) رقیت) یعنی مملوک ہونا۔ اگرچہ بلک ناقص ہو۔ پس جو شخص کل یا جز مملوک ہو وہ میراث سے محروم ہوگا۔ مگر بقول صاحبین وارث بھی ہوگا اور غیر کا حاجب بھی۔

(۲) قتل ناحق) وارث کا مورث کو عمداً قتل کرنا یا خطا سے قتل کرنا یا بوجہ ایسے فعل کے باعث ہلاکت ہونا جو حالت بیہوشی یا بے اختیاری مین سرزد ہوا ہو یعنے ایسا قتل جو موجب قصاص یا کفارہ ہو مانع ارث ہے اور جس قتل سے قصاص اور کفارہ واجب نہ ہو وہ مانع ارث نہین ہے:۔ (۳) (اختلاف دین) یعنے مورث اور وارث مین اسلام و کفر کا اختلاف مانع ارث ہے جو شخص مرتد ہوجاے وہ مسلمان کا وارث نہ ہوگا اور نہ اپنے مثل دوسرے مرتد کا وارث ہوگا۔ مگر جو مال کہ اوس نے حالت اسلام مین پیدا کیا تہا وہ اوس کے مسلمان ورثا کی میراث ہوگا۔ اگر عورت مرتد ہوجائے تو بمجرد ارتداد وہ شوہر سے بائن ہوجاتی ہے زوجہ نہین رہتی اور نہ ایک دوسرے کی وارث ہوتی ہین:۔

(۴) (اختلاف دار) مانع ارث ہے۔ یعنی ملک کا اختلاف جیسے دارالاسلام و دارالکفر اختلاف دار صرف کفارہ کے لئے مانع ارث ہے مسلمان کے لئے نہین۔ پس اگر ایک مسلمان دارالحرب مین مرجائے تو اوس کا وہ بیٹا جو دارالاسلام مین ہے اوس کا وارث ہوگا۔

(۵) وارث کا مجہول ہونا مانع ارث ہے ایک لڑکے کو اپنے لڑکے کے ساتھ دایہ نے دودھ پلایا اور وہ مرگئی اب یہہ معلوم نہین ہوتا کہ ان دونون مین سے کون اس کا لڑکا ہے تو دونون مین کون اوس کا لڑکا ہے تو دونون مین سے کوئی وارث نہ ہوگا۔

## فصل اوّل ذوی الفروض کا بیان

ذوی الفروض کی تعریف | دفعہ ۵۰۴) ذوی فرض ایسے ہر وارث کو کہتے ہین جس کا حصہ کلام اللہ یا حدیث یا اجماع امت سے مقرر ہو:۔

ذوی الفروض کی تعداد | دفعہ ۵۰۱۴) ذوی فرض بارہ ہین۔ آٹھ عورتین اور چار مرد جب ہین۔ (۱) بیٹی (۲) پوتی (۳) سگی بہن (۴) سوتیلی بہن (۵) اخیافی بہن (۶) مان (۷) جدہ (۸) باپ (۹) دادا (۱۰) برادر (۱۱) زوج۔ (۱۲) زوجہ:۔

اِن سب مین اخیر کے دو ذوی فرض سببی ہین اور باقی ذوی فرض نسبی:۔

سہام مقررہ | دفعہ ۵۲۴) سہام مقررہ چھہ ہین:۔

(۱) نصف۔ (۲) ربع۔ (۳) ثمن۔ (۴) ثلث۔ (۵) ثلثین۔ (۶) سدس:۔

پہلی تین قسمون کو نوع اول۔ اور اخیر کے تین قسمون کو نوع ثانی کہتے ہین:۔

نصف کے حقدار پانچ ہین | دفعہ ۵۳۴) نصف کے حقدار پانچ ہین:۔

(۱) دختر صلبی جبکہ ایک ہو:۔ (۲) بعدم موجودگی دختر پوتی جبکہ ایک ہو:۔ (۳) بعدم موجودگی بیٹون یا پوتیون کے حقیقی بہن جبکہ ایک ہو:۔ (۴) اگر وہ بھی نہ ہو تو سوتیلی بہن جبکہ ایک ہو۔ (۵) زوج جبکہ متوفیہ کی اولاد نہ ہو:۔

ربع کے حقدار دو ہین | دفعہ ۵۴۴) ربع کے مستحق صرف زوجین ہوتے ہین۔ یعنے زوجہ جبکہ متوفی کی کوئی اولاد یا اولاد پسر نہ ہو اور زوج جبکہ متوفی کی اولاد یا اولاد پسر ہو تو ربع پاتی ہین

ثمن کے حقدار ایک ہین | دفعہ ۵۵۴) جبکہ زوجہ یا چند زوجات متوفی کی اولاد کے ساتھہ ہون تو مستحق آٹھوین حصہ کی ہوتی ہین:۔

ثلث کے حقدار دو ہین | دفعہ ۵۶۴) ثلث کے دو شخص ہین (بہن) اور (بھائی) اخیافی جب ایک سے زائد ہون۔ مان جبکہ متوفی کی اولاد یا اوسکے پسر کی اولاد یا اوسکے دو بھائی۔ بہن کے ساتھہ نہ ہو۔

دو ثلث کے حقدار چار ہین | دفعہ ۵۷۴) دو ثلث کے مستحق چار اشخاص ہوا کرتے ہین دختران اور اون کے نہ ہونے صورت مین (پوتیان) جبکہ ایک سے زائد ہوں۔ بیٹیون اور پوتیون کے نہ ہونے کی صورت مین حقیقی بہنین اور اون کی عدم موجودگی مین سوتیلی بہنین جبکہ ایک سے زائد ہون:۔

**سدس کے مستحق سات ہین** دفعہ ۵۸ لم) سدس کے سات شخص مستحق ہوا کرتے ہین - باپ جبکہ متوفی کی اولاد - یا اولاد پسر کے ساتھہ ہو یا باپ کے نہونے کی صورت مین دادا - اسی طرح مان جبکہ متوفی کی اولاد یا پسر یا دو بہائی بہنون کے ساتھہ ہو - جدہ صحیحہ - پوتی یا پوتیان - جبکہ متوفی کے ایک دختر کے ساتھہ ہون، علاتی بہن حقیقی کے ساتھہ ہو - اخیافی بہن یا بہائی جبکہ ایک ہو

**بیٹی کے حالات** دفعہ ۵۹ لم) بیٹی کی تین حالتین ہوا کرتی ہین - اگر وہ تنہا ہو تو نصف کی مستحق ہوتی ہے - ایک سے زائد ہون تو دو ثلث کے مستحق ہوا کرتے ہین اور ہر حال مین جبکہ اون کا بہائی بہی ہوتا ہے تو وہ عصبہ ہو جاتی ہے اور ہر بہن کو ہر بہائی کے حصہ سے نصف حصہ ملتا ہے

**پوتیون کے حالات** دفعہ ۶۰ لم) پوتیون کی چہہ حالتین ہین جبکہ متوفی کی کوئی دختر نہو تو پوتیون کے تین حالات تو مثل دخترون کے ہین ایک ہو تو نصف یا زائد ہون تو دو ثلث اور بہائیون کے ساتھہ عصبہ - اور تین حالات مخصوص ہین جبکہ ایک دختر کے ساتھہ ایک یا زیادہ پوتیان ہون تو سدس پائین گے - جب دو یا زیادہ دخترون کے ساتھہ ہون گے تو محروم ہون گے لیکن اگر اون کے ساتھہ کوئی اور اون سے درجہ مین برابر یا کمتر ہوگا تو وہ اون کو عصبہ کر دیگا - جبکہ پوتیان میت کے فرزند صلبی کے ساتھہ ہون تو وہ محروم ہو جاتی ہین -

**حقیقی بہنون کے حالات** دفعہ ۶۱ لم) بہنون کی پانچ حالتین ہین خواہ سگی ہون یا سوتیلی ایک ہو تو نصف اور زیادہ ہون تو دو ثلث پائین گے - اگر اپنے بہائی کے ساتھہ ہون گے تو اور ہر بھائی کے حصہ سے نصف حصہ پائین گے - جب بہنین دخترون کے ساتھہ ہون گے تو عصبہ ہون گے - جب متوفی کا بیٹا - یا پوتا - یا باپ یا دادا ہو تو بہنین محروم ہون گے -

**سوتیلی بہنون کی حالتین** دفعہ ۶۲ لم) سوتیلی بہنون کے پانچ حالتین مثل حقیقی بہنون کے ہین اور دو اور ہین - اگر سوتیلی بہن ایک حقیقی بہن کے ساتھہ ہو تو سدس پاوے گی جبکہ ایک سے زیادہ حقیقی بہنین ہون تو یہ محروم ہون گے لیکن اگر اون کے ساتھہ اون کا بہائی ہوگا تو وہ عصبہ ہون گے اور جبکہ حقیقی بہنین بیٹی کے ساتھہ عصبہ ہو تو تب بہی سوتیلی محروم ہونگی

**اخیافی بہائی بہن کے حالات** دفعہ ۶۳ لم) اخیافی بہائی اور بہن کے تین حالات ہین اگر ایک ہو تو سدس ایک سے زیادہ ہون تو ثلث کے مستحق ہون گے - جبکہ متوفی کا بیٹا؛

یا پوتا۔ یا باپ یا دادا ہو تو وہ محروم ہون گے ؛۔

ماں کے حالات | دفعہ ۶۴ لہم) ماں کی تین حالتین ہین :۔
(۱) جبکہ میت کے بیٹے یا پوتے یا دو بہائی بہن کے ساتہہ ہو تو سدس۔ (۲) اگر ان لوگون مین سے کوئی نہ ہو تو ثلث۔ (۳) جبکہ ماں کی میت کے باپ اور احد الزوجین کے ساتہہ ہو تو بعد دینے حصہ فرض احد الزوجین کی ماں کو مابقی کا ثلث ملتا ہے :۔

جدۂ صحیحہ کے حالات | دفعہ ۶۵ لہم) جدۂ صحیحہ اگرچہ درجہ مین کتنی ہی اونچی ہون ہمیشہ سدس کی مستحق ہوتی ہے اگر ایک درجہ مین کئی جدہ صحیحہ ہون تو وہ سب اوس سدس مین شریک ہونگے

باپ کے حالات | دفعہ ۶۶ لہم) باپ کی تین حالتین ہین۔ پہلے ذوی فرض محض جبکہ وہ میت کی اولاد ذکور یا اولاد کی اولاد ذکور کے ساتہہ ہو تو اوسے سدس ملیگا :۔
دوسرے تعقیب محض کے یعنے جبکہ میت کی کوئی اولاد یا اولاد کی اولاد ذکور نہ ہو تو باپ عصبہ ہوگا اور بعد دینے حصص ذوی الفروض جو بچے گا وہ باپ کو ملے گا :۔
تیسرے ذوی فرض و عصبہ دونون حالتین یعنے جبکہ باپ متوفی کی دختر یا پسر کی دختر کے ساتہہ ہو تو باپ کو اوس کا حصہ بطور فرض ملے گا۔ اور اگر بعد دینے حصص ذوی الفروض کے جو کچہہ بچے گا تو وہ بھی اوسے بطور عصبوبت ملے گا :۔

دادا کے حالات | دفعہ ۶۷ لہم) دادا درصورت نہونے باپ کے مثل باپ کے ہوتا ہے مگر صور تہائے ذیل مین وہ مثل باپ کے نہین :۔
خیال کیا جاتا کہ میت کی دادی اوس کے باپ کے ساتہہ محروم ہوتی ہے۔ مگر دادا کے ساتہہ بقول صاحبینؒ وارث ہوتے ہین۔ اور بقول امام اعظمؒ محروم :۔
جب میت والدین اور احد الزوجین کو چہوڑے تو بعد اپنے حصہ فرض احد الزوجین کی ماں کو مابقی کا ثلث دیا جاتا ہے مگر دادا کے ساتہہ کل ترکہ کا ثلث ملے گا۔

زوج کے حالات | دفعہ ۶۸ لہم) زوجہ و زوج کی دو حالتین ہین زوج کو جبکہ متوفیہ کی اولاد یا اولاد پسر کے ساتہہ ہو تو ربع۔ اگر اولاد نہ ہو تو نصف اور اوسی طرح زوجہ کو جبکہ متوفی کی اولاد یا اولاد پسر کے ساتہہ ہو تو ربع۔ اور اگر اولاد یا اولاد پسر نہ ہو تو ثمن ملتا ہے :۔

# فصل دوم عصبات کا بیان

عصبہ کی تعریف | دفعہ ۶۹ لہ) عصبہ کے معنی لغت مین محیط کے ہین اور اصطلاح شرع مین ہر ایسے وارث کو کہتے ہین جس کا کوئی حصہ معین نہین ہے بلکہ بعد دینے حصص ذوی الفروض کے جو کچھہ بچتا ہے وہ سب اوسے ملتا ہے اور اگر ذوی الفروض نہ ہون تو کل مال اسی کو ملتا ہے:-

اقسام عصبات | دفعہ ۷۰ لہ) عصبہ دو قسم کے ہین۔ عصبہ نسبی۔ عصبہ سببی -

عصبہ نسبی کی قسمین | دفعہ ۷۱ لہ) عصبہ نسبی کی تین قسمین۔ عصبہ بنفسہ یعنی خود عصبہ ہے۔ عصبہ بغیرہ۔ یعنی جو غیر کے سبب سے عصبہ ہو جائے عصبہ مع غیرہ۔ یعنے جو غیر کے ساتھہ عصبہ ہو جائے

عصبہ بنفسہ کے اقسام | دفعہ ۷۲ لہ) عصبہ بنفسہ ہر ایسا مرد ہے جس کا نسب میت کی جانب بیان کرنے مین کوئی عورت بیچ مین نہ آئے یعنی وہ بواسطہ عورت میت کا رشتہ دار نہ ہو اور اوس کی چار قسمین ہین:-

(۱) جزء میت یعنی وہ لوگ جو میت کی اولاد مین ہون جیسے بیٹا۔ پوتا وغیرہ:-

(۲) اصل میت۔ یعنی وہ لوگ جن کی اولاد مین میت ہین جیسے باپ دادا وغیرہ:-

(۳) میت کے باپ کا جزء یعنے وہ لوگ جو میت کے باپ کی اولاد مین ہون جیسے بھائی۔ بھتیجے وغیرہ:۔ (۴) میت کے دادا کا جزء یعنے وہ لوگ جو میت کے دادا کی (خواہ وہ درجہ مین کتنا ہی عالی ہو) اولاد مین ہون جیسے چچا وغیرہ۔ ان عصبات مذکورہ مین سب سے اقرب بیٹا ہے۔ پھر بیٹے کا بیٹا (خواہ وہ درجہ مین کتنا ہی نیچا ہو) جیسے پوتا وغیرہ۔ پھر باپ ہے۔ پھر باپ کا باپ۔ اگرچہ درجہ مین کتنا ہی اونچا ہو جیسے پڑدادا وغیرہ۔ پھر سگا بھائی۔ پھر سوتیلا بھائی۔ پھر سگے بھائی کا بیٹا۔ پھر سوتیلے بھائی کا بیٹا۔ پھر سگا چچا۔ پھر سوتیلے چچا۔ پھر سگے چچا کا بیٹا۔ پھر باپ کا سگا چچا۔ پھر باپ کا سوتیلے چچا۔ پھر باپ کے سگے چچا کا بیٹا پھر باپ کے سوتیلے چچا کا بیٹا پھر دادا کا چچا۔ علی ہذا القیاس:-

عصبہ بنفسہ کی توریث کا قاعدہ | دفعہ ۷۳ لہ) عصبہ بنفسہ مین جو قریب کا عصبہ ہو خواہ وہ درجہ مین کتنا ہی بعیدہ ہو جیسے (پرپوتا) عصبہ بعیدہ پر خواہ وہ درجہ مین کتنا ہی قریب

ہو جیسے (باپ) مقدم ہے۔ یعنے پڑپوتی کی موجودگی مین باپ کو بطور عصوبت کچھہ نہ ملے گا۔
اور اگر ایک ہی قسم کے عصبات بنفسہ ہون تو اون مین قوت قرابت و شدت انفصال کا
اعتبار ہوگا۔ یعنے بیٹے کے ہوتے ہوئے پوتا اور حقیقی بہائی۔ یا حقیقی چچا کے ہوتے ہوئے
(سوتیلا بہائی) یا (سوتیلا چچا) محروم ہون گے۔ اون کے اصول وغیرہ کا لحاظ نہ ہوگا۔

**عصبہ بغیرہ** | دفعہ ۷۴ لم) عصبہ بغیرہ ایسی ہر عورت کو کہتے ہین جو اپنے بہائی کی وجہ سے عصبہ
ہو جائے اور وہ چار ذوی الفروض عورتین ہین۔ (۱) بیٹی۔ (۲) پوتی۔ (۳) سگی بہن۔
(۴) سوتیلی بہن یعنے جن کے حصص نصف اور دو ثلث مقرر ہین۔ سوائے پوتیون کے اور
تینون عورتین صرف اپنے حقیقی بہائیون کے ساتہہ عصبہ ہوتی ہین مگر پوتیان علاوہ حقیقی
بہائیون کے برادران حکمی کے ساتہہ بھی عصبہ ہوتی ہین؛۔

**عصبہ مع غیرہ** | دفعہ ۷۵ لم) عصبۂ مع غیرہ یعنے جو غیر کے ساتہہ عصبہ ہو جائے۔ صرف
بہنین ہین بیٹیون یا پوتیون کے ساتہہ کیونکہ بیٹیون یا پوتیون کی موجودگی مین بہنون کو
حصۂ معینہ نہین ملتا ہے بلکہ بعد دینے حصص ذوی الفروض کے باقی مال اگر کچھہ ہو بہنون کو
بطور عصوبت ملتا ہے لیکن جبکہ حقیقی بہنین عصبہ ہون تو علاتی محروم ہون گے؛۔

**عصبۂ سببی** | دفعہ ۷۶ لم) عصبۂ سببی مولی ہے غلام کا آزاد کرنیوالا اور اوس کا حق ذوی الارحام
اور ذوی الفروض پر مقدم ہے یعنے موجودگی مولی کے غلام کے ذوی الارحام وارث ہون گے
نہ اوس کے ذوی الفروض پر رد کیا جائے گا اگر آزاد کرنے والا زندہ نہ ہو تو اوس کے عصبات
اسی ترتیب سے جیسے عصبہ بنفسہ ہونے مین وارث ہون گے؛۔

**ولد الزنا کی توریث کا بیان** | دفعہ ۷۷ لم) ولد الزنا اور ولد الملاعنۃ اپنے مال کی طرف
سے منسوب ہوگا اور یہہ سمجھا جائے گا کہ اوس کا باپ نہ تہا اس لئے اوس کا عصبہ اوسکی
ماں کا مولی ہے۔ اگر ولد الزنا کا اخیافی بہائی ہو نکاح سے یا زنا سے تو وہ عصبہ نہ ہوگا۔
بلکہ مادری بہائی کی میراث لیگا؛۔

## فصل سوم حجب کا بیان

**حجب کی تعریف** دفعہ ۷۸ لھ) حجب اصطلاح شرع مین اوسے کہتے ہین کہ ایک وارث کے ہونے سے دوسرے کا حصہ کم ہو جائے ۔

**حجب کے اقسام** دفعہ ۷۹ لھ) حجب کی دو قسمین ہین ۔ (۱) حجب نقصان ۔ یعنے ایک وارث کے ہونے سے دوسرے کا حصہ کم ہو جائے ۔ (۲) حجب حرمان یعنے ایک وارث کی وجہ سے دوسرا بالکل محروم ہو جائے ۔

**کون وارث محروم نہین ہوتے اور کون ہوتے ہین** دفعہ ۸۰ لھ) باپ ۔ ماں ۔ بیٹا ۔ بیٹی ۔ زوج ۔ زوجہ ۔ چھ وارث کسی حال مین کلیتہً محروم نہین ہوتے ۔ اور ماں ۔ پوتی علاتی بہن ۔ زوج اور زوجہ ۔ یہ پانچ وارث ایسے ہین کہ ان کے حصہ معین ہین ۔ خاص حالتون مین کمی ہوا کرتی ہے ۔

**بنا دو اصول حجب** دفعہ ۸۱ لھ) بنیاد حجب دو اصول پر مبنی ہے ۔ اوّل یہ ہے کہ وارث قریب وارث بعید کا حاجب ہوتا ہے جیسے ذوی الفروض مین ماں دادی کی اور بیٹیاں پوتیون کی ۔ اور جدہ قریبہ جدہ بعیدہ کی ۔ اور سگی بہنین ۔ سوتیلی بہنون کی ۔ اور عصبات مین جزو میت ۔ میت کی اصل کا اور میت کی اصل اپنے فرع ذاتی کی ۔ فرع پدری فرع جدّی کی حاجب ہوتی ہین ۔ دوم یہ ہے کہ جو لوگ کسی شخص کی وساطت سے میت سے قرابت رکہتے ہون وہ اوس شخص متوسط کے ساتہہ وارث نہین ہوتے ۔ پس میت کا بیٹا میت کے پوتون کا اور میت کا باپ میت کے ہر قسم کے بہائی اور بہنون کا حاجب ہوتا ہے ۔

**محجوب بہی دوسرے کا حاجب ہوتا ہے** دفعہ ۸۲ لھ) جو شخص منجملہ موانع ارث کے کسی وجہ سے میراث سے محروم ہو وہ دوسرے کا حاجب کسی طرح نہین ہوتا ۔ لیکن جو شخص محجوب ہے خواہ حجب حرمان یا حجب نقصان وہ دوسرے کا حاجب ہوتا ہے جیسے میت کے دو بہائی یا بہنین اوس کے باپ کی وجہ سے بالکل محجوب ہونے سے وہ ماں کو اگر ہو تو حجب نقصان محجوب کرینگے یعنے اون کی وجہ سے اوس کا حصہ ثلث سے سدس رہجائیگا ۔

# فصل چہارم ذوی الارحام کا بیان

**ذوی الارحام کی تعریف** دفعہ ۸۳ لم) ذی رحم ہر ایک قرابت والا ہے جو ذوی الفروض اور عصبات سے نہ ہو:-

**وراثت ذوی الارحام** دفعہ ۸۴ لم) ذی رحم ذوی الفروض اور عصبات میں سے کسی کی موجودگی کی حالت میں وارث نہیں ہوتا۔ لیکن زوجین کے ساتھ گو وہ ذی فرض ہیں وارث ہوتا ہے اور اگر صرف ذوی الارحام ہے تو وہ کل متروکہ پائے گا:-

**اقسام ذوی الارحام** دفعہ ۸۵ لم) ذوی الارحام مثل عصبات کے چار قسم کے ہیں۔
(۱) میت کا جز یعنے بیٹیوں اور پوتیوں کی اولاد گو وہ درجہ میں کتنے ہی نیچے ہوں:-
(۲) میت کی اصل یعنے اجداد فاسدہ و جدات فاسدہ جیسے نانا اور دادی کے باپ کی ماں وغیرہ خواہ وہ درجہ میں کتنے ہی اونچے ہوں:- (۳) میت کی والدین کا جز یعنے بھانجی بھانجیاں۔ بھتیجیاں وغیرہ:- (۴) میت کی جدین کا جز یعنے پھوپی۔ ماموں۔ خالہ وغیرہ۔

**ترتیب توریث ذوی الارحام** دفعہ ۸۶ لم) ترتیب توریث ذوی الارحام بالکل مثل وراثت عصبات کے ہے۔ پس ان میں مقدم قسم والا گو وہ درجہ میں کتنا ہی بعیدہ ہو موخر قسم والے پر مقدم ہوگا اور اوس کی وجہ سے موخر قسم والے کو کچھ نہیں ملے گا۔ اگر ایک ہی درجہ کے چند ذوی الارحام ہوں تو اوس میں قوت قرابت کا اعتبار ہوگا۔ یعنے حقیقی کے ہوتے ہوئے سوتیلی کو کچھ نہ ملے گا:-

**قسم اول ذوی الارحام کی توریث کا طریقہ** دفعہ ۸۷ لم) جب قسم اول کے کل ذوی الارحام جمع ہوں تو اون میں مستحق میراث وہ ہوگا جو سب سے زیادہ میت سے قریب ہو چنانچہ نواسی کے ہوتے ہوئے نواسی کا بیٹا۔ بیٹی محروم ہوں گے اور جب ایسے دو وارث جمع ہوں جو قرابت میں بھی میت سے برابر ہوں۔ ان میں جو وارث کی اولاد میں ہو خواہ عصبہ کی ہو یا ذوی الفروض کی وہ غیر وارث کی اولاد پر مقدم ہوگا۔ چنانچہ پوتی کی اولاد نواسے کی اولاد پر مقدم ہوگی۔

**سب اولاد وارث یا غیر وارث ہو تو تقسیم کس طرح پر ہوگی** دفعہ ۸۸ لم) اگر ایک درجہ میں بلحاظ قرابت سب برابر ہوں اور اون میں سب اولاد وارث کی ہوں یا سب اولاد غیر وارث

ہون تو ان سب مین ترکہ اس حساب سے تقسیم کیا جائیگا کہ ہر مرد کو ہر عورت سے دوچند حصہ ملین۔ مگر شرط یہہ ہے کہ اون کے اصول مین مذکورت و انوثت اختلاف نہ ہو اگر اختلاف ہو جیسے نواسی کا بیٹا۔ بیٹی۔ اور نواسی کا بیٹی۔ بیٹا تو بقول امام ابو یوسف باعتبار ابدان فروع تقسیم ہوگی۔ اور بقول امام محمد اون کے اصول کے ابدان پر تقسیم کرکے ہر ایک کی اولاد کو اوس کے مورث کا حصہ دیا جائیگا۔ امام ابو یوسف کے قول کے موافق نواسی کے بیٹے کو دو۔ اور نواسی کی بیٹی کو ایک حصہ ملیگا۔ اور امام محمد کے قول کے موافق نواسی کے بیٹے کو ایک اور نواسی کی بیٹی یا بیٹے کو دو حصہ ملین گے۔ اور امام ابو یوسف کے قول کے موافق نواسہ اور نواسی کی بیٹیان مساوی حصہ پاوین گے۔ امام ابو حنیفہ سے جو مشہور روایت اس معاملہ مین ہے وہ امام محمد کے قول کے موافق ہے۔

**دو جہت والیکو ایک جہت والے سے زیادہ حصہ ملیگا** | **دفعہ ۸۹ لم)** جو ذی رحم کہ دو جہت سے قرابت رکہتا ہو اوسے دونون جہت سے میراث ملیگی بخلاف جدی کے کہ دو جہت والی اور ایک جہت والی دونون برابر ہوتے ہین؛۔

**قسم دوم کی توریث کا قاعدہ** | **دفعہ ۹۰ لم)** قسم دوم یعنے اجداد فاسدین و جدات فاسدہ مین مستحق میراث وہ ہوگا جو میت سے زیادہ قریب ہے۔ اور اگر وہ سب مان کی طرف سے ہون یا سب باپ کی طرف کے ہون اور اون کے اصول مین ہون مذکورت و انوثت اختلاف نہ ہو تو ترکہ ابدان موجودین پر بالاتفاق للذکر مثل حظ الانثیین تقسیم ہوگا۔ اور اگر اصول مین مذکورت و انوثت اختلاف ہو تو مثل قسم اول کے محل اختلاف پر تقسیم کرکے ہر ایک کا حصہ اوس کے وارث کو دیا جائیگا۔ اگر کچھہ باپ کے جانب کے ہون اور کچھہ مان کی جانب کے تو باپ کے جانب والون کو دو ثلث اور مان کی جانب والون کو ایک ثلث دیا جائیگا؛۔

**قسم سوم کی توریث کا قاعدہ** | **دفعہ ۹۱ لم)** قسم سوم یعنے میت کے والدین کے جزو کے تین قسمین ہین؛۔ (۱) حقیقی بہتیجیان اور حقیقی بہنون کی اولاد؛۔ (۲) علاتی بہائی کی بیٹیان اور علاتی بہنون کی اولاد؛۔ (۳) اخیافی بہائی اور بہنوت کی اولاد؛۔

صنف اول و دوم کی حالت بالکل قسم اول کی سی ہے ترکہ للذکر مثل حظ الانثیین تقسیم ہوگا

لیکن اخیافی بہائی بہنون کی اولاد کی صورت مین مرد و عورت کو یکسان و برابر حصہ ملتا ہے لیکن جب تینون طرح کے بہائی بہنون کی اولاد ہو تو امام ابو یوسف فرماتے ہین کہ صرف حقیقی بہائی بہنون کی اولاد وارث ہوگی اور وہ اون کی حاجب ہوگی۔ مگر امام محمدؒ ترکہ کو اون کے اصول پر تقسیم کرکے ہر ایک کا حصہ اون کے وارثون کو دیتے ہین:۔

**قسم چہارم کی توریث کا قاعدہ** دفعہ ۹۲ لہ) قسم چہارم یعنے میت کے جدین کے جزو کے احکام مثل قسم اول کے ہین پس اگر وہ فقط مان کی طرف کے یا فقط باپ کی طرف کے ہون تو ترکہ ملا کر مثل (حظ الانثیین) تقسیم ہوگا اور اگر کچہہ مان کی طرف کے اور کچہہ باپ کے طرف کے ہون تو باپ کی طرف والون کو دو ثلث اور مان کی طرف والون کو ایک ثلث پہونچیگا۔

**دو طرف کا قرابت والا ایک طرف کے قرابتی پر مقدم ہوگا** دفعہ ۹۳ لہ) جسکی قرابت دونون طرف سے ہو یعنے مان و باپ دونون کی طرف سے تو وہ ایک طرف کے قرابت والے پر یعنے جو فقط مان یا فقط باپ کی طرف سے ہو مقدم ہوگا اور جو از جانب پدر ہوگا وہ مان کی جانب والے سے خواہ وہ مذکر ہو یا مونث اولی و اقوی ہوگا۔ دوسرے جو ولد وارث ہو وہ مقدم ہوگا غیر وارث کے ولد پر:۔

**ایک طرف والے کی قوت قرابت دوسرے طرف والے کے باعث حرمان نہین ہو سکتی۔** دفعہ ۹۴ لہ) قوت قرابت ایک جانب والے کا دوسرے جانب والے ضعیف کا باعث حرمان نہین ہو سکتا بلکہ صرف اپنے درجہ مین ہوگا۔ پس خالہ عینی کے ساتھہ علاتی پہوپی محروم نہوگی بلکہ دو ثلث پائے گی۔ اور خالہ ایک ثلث:۔

**قرابت قویہ کو ولا وارث پر ترجیح ہے** دفعہ ۹۵ لہ) چچا اور پہوپہون کی اولاد مین اگر دونون ایک رتبہ کے ہون اور ایک ولا وارث ہو مگر قرابت ضعیفہ رکہتا ہو۔ اور دوسرا ولا ذی رحم ہو مگر قرابت قویہ رکہتا ہو تو قرابت قویہ والے کو ولا وارث پر ترجیح ہے جیسے حقیقی پہوپی کا لڑکا اور علاتی چچا کی بیٹی ہو تو پہوپی کے لڑکے کو کل مال ملیگا اور علاتی چچا کے بیٹے کو کچہہ نہ ملیگا:۔

## فصل پنجم ولائے موالات کا بیان

**ولائے موالات کی تعریف** دفعہ ۹۶ لہ) لغت مین ولا بمعنی محبت و قرب اور موالات یعنی متابعت ہے اور اصطلاح شرع مین ولا باہم مددگاری کرنے سے مراد ہے اور موالات یہ ہے کہ مرد مسافر کسی سے کہے کہ میرا کوئی مددگار و نہ میری برادری ہے لہذا تو مجھے اپنے طرف اور اپنی قوم کی طرف ملالے تاکہ مین بھی تیرے ہی گروہ سے سمجھا جاؤن اور تو میری مدد کیجیو اور میرے اوپر سے تو آپ مصائب کو دور کیجیو اور مین مرجاؤن تو میرے مال کا وارث ہے تو اگر وہ دوسرا شخص قبول کرے تو ان دونون مین عقد موالات منعقد ہوجائیگا

**موالات کی شرطین** دفعہ ۹۷ لہ) عقد موالات کے لئے اسلام شرط نہین مگر حسب ذیل اور شرائط ہین:-

(۱) عاقدین اسفل آزاد مجہول النسب ہو یعنے اپنے سوا دوسرے کی طرف منسوب نہ ہو اسکی طرف غیر کا منسوب ہونا مجہولیت نسب کا مانع نہین۔ (۲) مولائے اسفل۔ عربی نہ ہو عجمی ہو۔ ولا کے وقت اوس کا کوئی وارث نسبی نہ ہو۔ (۳) اوسکے واسطے ولائے عتاقہ اور ولائے موالات کسی شخص سے نہ ہو۔ (۴) اوس کی طرف سے بیت المال سے دیت نہ دی گئی ہو (۵) عاقد اسفل عاقل بالغ ہو۔

**میراث مولی کا قاعدہ** دفعہ ۹۸ لہ) ہمیشہ دیت اسفل کی اعلیٰ پر اور میراث اسفل کی اعلیٰ کے واسطے ہوا کرتی ہے لیکن اگر دونون جانب سے میراث مشروط ہو۔ یعنے اعلیٰ مرے تو اسفل اوس کی میراث لے اور اسفل مرے تو اعلیٰ اوس کی میراث لے تو یہی عقد موالات صحیح ہے۔

## فصل ششم مقرلہ بالنسب علی الغیر کا بیان

**مقرلہ بالنسب علی الغیر کی تعریف** دفعہ ۹۹ لہ) مقرلہ بالنسب علی الغیر وہ ہے جو اپنا نسب کسی شخص سے بواسطہ کسی غیر شخص کے منسوب کرے اور وہ غیر اوس سے منکر ہو۔ مثلاً زید خالد کو اپنا بھائی بیان کرے تو زید مقر ہے اور خالد مقرلہ اور زید کا باپ شخص غیر اور مقر علیہ ہے۔ یعنے جب زید نے خالد کو بھائی کہا تو زید کا باپ خالد کا بھی باپ ٹھیرا

پس اگر زید کا کوئی وارث نہ ہو تو خالد اوسکا وارث ہوگا لیکن خالد کا نسب زید کے باپ سے ثابت نہ ہوگا۔ نہ وہ اوسکی میراث پائیگا کیونکہ اقرار اپنی ذات پر حجت ہوتا ہے نہ غیر پر لیکن اگر زید کا باپ اوسکی تصدیق کرے یا اوسی کی طرح وہ بھی اقرار کرے تو اوس سے بھی خالد کا نسب ثابت ہوگا اور اوسکی میراث کا حقیقتہ دیگر ورثا کے ساتھ وارث ہوگا گو بعد اقرار زید کا باپ منکر ہو جائے ؛۔

## فصل ہفتم میراث خنثیٰ کا بیان

**خنثے کی تعریف** دفعہ (۵۰۰) خنثیٰ اوسے کہتے ہین جو صاحب فرج اور ذکر ہو یا دونون علامتون سے معرا ہو۔ اگر فرج سے پیشاب کرے تو عورت ذکر سے پیشاب کرے تو مرد قرار دیا جائیگا

**خنثے مشکل** دفعہ (۵۰۱) اگر خنثیٰ ذکر و فرج دونون سے پیشاب کرے تو جس سے پہلے کرے اوس کا اعتبار ہوگا۔ اگر دونون سے برابر پیشاب نکلتا ہو تو اوسے خنثیٰ اشکل کہتے ہین۔ یہہ حالت تو قبل از بلوغ کی ہے۔ اگر بعد بلوغ اوسکی ڈاڑہی نکلے یا وہ کسی عورت سے جماع کرے یا اوس کو مثل مردون کے احتلام ہو تو وہ مرد ہے اور اگر اوس کی پستان ظاہر ہوئین یا مثل عورتون کے اوس کو حیض آیا۔ یا حمل رہا یا اوس سے مثل عورتون کے جماع ممکن ہو تو وہ عورت ہے اگر بعد بلوغ کوئی علامت نہ ظاہر ہوئی ہو یا دونون علامتین ظاہر ہوئین مثلاً پستان بہی اور داڑہی بہی نکلے یا ذکر سے منی نکلے اور فرج سے حیض جاری ہو تو وہ خنثیٰ اشکل ہے ؛۔

**خنثی مشکل کے میراث کا قاعدہ** دفعہ (۵۰۲) خنثیٰ مشکل اکثر احکام مذہبی مین مثل عورتون کے خیال کیا جاتا ہے مگر میراث (اقل النصیبین) یعنے (اسوء الحالین) پس اگر خنثیٰ کو عورت فرض کرنے سے اوس کا حصہ زیادہ ہوتا ہو تو اوسے مرد فرض کرینگے اور اگر مرد فرض کرنے سے کم زیادہ اور عورت فرض کرنے سے حصہ کم ملتا ہو تو عورت فرض کرینگے اگر عورت فرض کرنے سے اوسے حصہ ملتا ہو اور مرد فرض کرنے سے نہ ملتا ہو یا برعکس اس کے تو اوس کو وہی فرض کرینگے جس مین وہ محروم ہوتا ہے ؛۔

## فصل ہشتم مفقود الخبر کے احکام

**مفقود کی تعریف**

دفعہ ۵۰۳) لغت میں مفقود کے معنی معدوم کے ہیں اور شرع میں ایسے غائب کو مفقود کہتے ہیں جس کے مرنے جینے کی کچھ خبر نہ ہو۔

**مفقود الخبر کو متوفی قرار دئے جانیکی مدت**

دفعہ ۵۰۴) مفقود الخبر کو متوفی قرار دئے جانے کی مدت یہ ہے کہ اوس کی تاریخ ولادت سے (۹۰) سال کا زمانہ گذر جائے۔ اس فتوے کو بعضوں نے تاریخ گمشدگی سے (۳۰) سال۔ اور بعضوں نے تاریخ ولادت سے (۶۰) سال اور (۷۰) سال اور (۸۰) سال بھی بیان کئے ہیں۔ لیکن اکثر علمائے معتبرین نے یہ قرار دیا ہے کہ چونکہ (۹۰) برس تک اس زمانہ میں آدمی بہت کم جیتا ہے اس لئے اوسکی موت کا حکم اوس وقت دیدیا جائے جبکہ اوس کے ساتھی ہم عمر مرجائیں:۔

**مفقود اپنی ذات کے لئے زندہ ہے**

دفعہ ۵۰۵) مفقود اپنی ذات کے حق میں زندہ ہے پس اوس کی عورت دوسرے سے نکاح نہ کرے اور نہ اوس کا مال تقسیم کیا جائے الا جبکہ اوسکی مدت مفقود الخبر قرار دئے جانیکی پوری ہو جائے:۔

**مفقود غیر کے لئے مثل مردہ کے ہے**

دفعہ ۵۰۶) مفقود غیر کی ذات کے لئے مثل مردہ کے ہے یعنے غیر اوس کے واسطے وارث نہ ہوگا جیسے کوئی شخص ایک پسر مفقود اور دو دختر چھوڑ کے مرا پس مفقود کی اولاد موجود ہے وہ وارث نہ ہوگی:۔

**مفقود کا مال ورثا باہم تقسیم کرلینگے**

دفعہ ۵۰۷) مفقود کا مال بعد اوس کے مردہ قرار دئے جانے کے اوس کے ورثا میں تقسیم کرلیا جائے گا اور اوس کی زوجہ موت کی عدت پوری کرکے جس سے چاہے نکاح کرسکتی ہے اور اگر بعد مدت معینہ وہ زندہ واپس آیا تو زوجہ کا وہی مستحق ہوگا اور زوجہ بشرطیکہ نکاح نہ کرلیا ہو۔ اور اگر نکاح کرلیا ہو تو پھر اوسکو کچھ اختیار نہیں ہے

**مال وصیت کا مفقود مستحق نہیں ہوتا۔**

دفعہ ۵۰۸) مفقود مال وصیت کا مستحق نہیں ہوتا جب کہ موصی مرگیا ہو۔

**مفقود الخبر کا حصہ محفوظ رکھا جائیگا**

دفعہ ۵۰۹) مفقود الخبر کا حصہ قبل مردہ قرار دئے جانے کے محفوظ رکھا جائے گا۔ اور اگر اندرون مدت وہ آگیا ہو تو اپنا حصہ جو اوس کے لئے اٹھا رکھا گیا ہو اور بعد آئے تو جو مال کہ ورثا کے قبضہ میں ہو وہ اوس کو ملے گے اور جو مال کہ خرچ

ہو چکا ہو اوس کا مطالبہ نہ کر سکیگا۔ اگر مدت گذر جائے اور مفقود نہ آئے تو حصہ مورث کے وارثوں کو پھیر دیا جائیگا۔

مفقود وتعین کا حاجب ہوتا | دفعہ ۵۱۰) اگر مفقود کے ساتھ کوئی ایسا وارث ہو جو مفقود کی وجہ سے بالکل محجوب ہوتا ہو ایسے وارث کو کچھ نہ دیا جائے گا اور اگر اوس کا حصہ مفقود کی وجہ سے کم ہوتا ہو تو اوسے کمتر حصہ دیا جائے گا اور باقی امانت رکھا جائے گا۔

## فصل نہم مخارج کا بیان

مخارج کی تعریف | **دفعہ ۵۱۱)** مخارج جمع ہے مخرج کی اور مخرج پر کر مفرد کا وہ اقل عدد ہے جس عدد سے وہ کسر صحیح ہو یعنے بلا ٹوٹے ہوئے حصہ پورا نکل آئے جیسے چار سے ربع اور تین سے بلا کسر نکل آتا ہے۔

ہر حصہ کا مخرج | **دفعہ ۵۱۲)** مخرج نصف کا (۲) اور ربع کا (۴) اور ثمن کا (۸) ثلث وثلثین کا (۳) اور سدس کا (۶) ہے یعنے سوائے (۲) کے باقی سب کا مخرج اون کا ہم نام عدد ہے۔

ہر حصہ کا ہم نام مخرج ہوتا ہے یا کمتر حصہ کا ہم نام مخرج ہوتا ہے | **دفعہ ۵۱۳)** اگر مسئلہ مین ایک ہی حصہ ہو تو اوسی حصہ کا ہم نام عدد تخریج ہو گا۔ پس اگر ایک شخص ایک دختر اور ایک عصبہ چھوڑے تو مسئلہ دو سے ہو گا جیسے :-

مسئلہ ۲

| بیٹی | بھائی |
|---|---|
| نصف | عصبہ |
| ۱ | ۱ |

اور اگر زوجہ لاولد اور عصبہ چھوڑے تو مسئلہ ۴ سے اس طرح پر

مسئلہ ۴

| زوجہ | بھائی |
|---|---|
| رابع | عصبہ |
| ۱ | ۳ |

اور اگر زوجہ اولاد والا ہو تو مسئلہ (۸) سے ہو گا جیسے

مسئلہ ۸

| زوجہ | بیٹا |
|---|---|
| ثمن | عصبہ |
| ۱ | ۷ |

ایک سے زیادہ حصے ایک مسئلہ مین ہون مگر ایک ہی نوع کے تو اون مین سب سے چھوٹے حصہ کا ہم نام عدد تخریج ہوتا ہے مثلاً میت شوہر اور دختر

مسئلہ (۴)

| زوج | دختر | بھائی |
|---|---|---|
| ربع | نصف | عصبہ |
| ⋮ | ۲ | ⋮ |

اور ایک عصبہ چھوڑے تو مسئلہ (۴) سے ہوگا۔

اگر میت زوجہ دو دختر اور ایک عصبہ چھوڑے تو مسئلہ (۸) سے ہوگا:۔

مسئلہ (۸)

| زوجہ | بیٹی | بھائی |
|---|---|---|
| ثمن | نصف | عصبہ |
| ۱ | ۴ | ۳ |

اسی طرح اگر میت دو بھائی اخیافی اور جدہ اور عصبہ چھوڑے تو مسئلہ ۶ سے ہوگا:۔

مسئلہ (۶)

| اخیافی بھائی | جدہ | چچا |
|---|---|---|
| ثلث | سدس | عصبہ |
| ۲ | ۱ | ۳ |

نوع اول و نوع ثانی کے اجتماع کی صورت میں مسئلہ کتنے سے ہوگا

دفعہ ۵۱۴) اگر کچھ حصص اول کے ہوں اور کچھ نوع ثانی کے تو ان کی تین صورتیں ہیں یا تو نصف بعض یا تو کل نوع ثانی کے ساتھ ہوگا یا ربع یا ثمن۔ پس اگر نصف ساتھ کل یا بعض نوع ثانی کے جمع ہو تو مسئلہ (۶) سے ہوگا جیسے:۔

مسئلہ (۶)

| ماں | شوہر | بہن اخیافی |
|---|---|---|
| سدس | نصف | ثلث |
| ۱ | ۳ | ۲ |

اور اگر ربع ساتھ کل یا بعض نوع ثانی کے ہو تو مسئلہ (۱۲) سے ہوگا جیسے:۔

مسئلہ (۱۲)

| شوہر | دو بیٹیاں | چچا |
|---|---|---|
| ربع | دو ثلث | عصبہ |
| ۳ | ۸ | ۱ |

اگر ثمن کل یا بعض نوع ثانی کے ساتھ ہو تو مسئلہ (۲۴) سے ہوگا۔ جیسے:۔

مسئلہ ۲۴

| زوجہ | دو بیٹیاں | بھائی |
|---|---|---|
| ثمن | ۲ ثلث | عصبہ |
| ۳ | ۱۶ | ۵ |

# فصل دہم عول کا بیان

عول کی تعریف

دفعہ ۵۱۵) لغت میں غلبہ و زیادتی کو۔ اور شرع میں سہام ورثہ کے جبکہ مجموعہ سہام مخرج سے زائد ہوں زیادہ کر دینے کو عول کہتے ہیں:۔

**عول کا طریقہ اور اوس کے انتہائی عدد**

**دفعہ ۵۱۶)** مخرج کل سات (دو) (تین) (چار) (آٹھ) (چھہ) (بارہ) (چوبیس) ان مین سے (دو - اور تین اور چار اور آٹھہ) تو عول نہین کرتا مگر (چھہ و بارہ و چوبیس) کا عول ہوتا ہے - (۶) کا عول (۱۰) تک ہوا کرتا ہے - طاق و جفت دونون یعنے (۷ و ۸ و ۹ و ۱۰) تک عول ہوگا - (۱۲) کا عول (۱۷) تک ہوتا ہے مگر صرف طاق عدد آتے ہین جفت نہین آتے یعنے (۱۳ و ۱۵ و ۱۷) آئین گے (۱۴ و ۱۶) نہ آئین گے (۲۴) کا عول صرف (۲۷) سے ہوتا ہے اور کوئی عدد نہین ہوتا - اگر کسی مسئلہ مین (۶) کا عول (۱۰) تک طاق و جفت نہ آئے اور (۱۲) کا عول (۱۷) سے زیادہ آئے یا کم آے مگر جفت عدد آنے اور (۲۴) کا عول سوائے (۲۷) کے کوئی اور عدد آئے تو سمجھ لو کہ مسئلہ ہی غلط ہے حصص دینے مین غلطی ہوئی ہوگی یا مسئلہ لگانے یا عمل کرنے مین -

مثال عول ۶ تا ۷ مسئلہ ۶ عول ۷

| شوہر | دو بہنین |
|---|---|
| نصف | ۲ثلث |
| ۳ | ۴ |

مثال عول ۶ تا ۸ مسئلہ

| شوہر | جدہ | دو بہنین حقیقی |
|---|---|---|
| نصف | سدس | ۲ثلث |
| ۳ | ۱ | ۴ |

مثال عول ۶ تا ۹ مسئلہ ۶ عول ۹

| شوہر | ۲ حقیقی بہنین | ۲ اخیافی بہنین |
|---|---|---|
| نصف | ۲ثلث | ثلث |
| ۳ | ۴ | ۲ |

مثال عول ۶ تا ۱۰ مسئلہ

| شوہر | ۲ حقیقی بہنین | جدہ | ۲ اخیافی بہنین |
|---|---|---|---|
| نصف | ۲ثلث | سدس | ثلث |
| ۳ | ۴ | ۱ | ۲ |

مثال عول ۱۲ تا ۱۳ مسئلہ ۱۲ عول ۱۳

| زوجہ | جدہ | ۲ بہنین حقیقی |
|---|---|---|
| ربع | سدس | ۲ثلث |
| ۳ | ۲ | ۸ |

مثال عول ۱۲ تا ۱۵ مسئلہ ۱۲ عول ۱۵

| زوجہ | دو حقیقی بہنین | دو اخیافی بہنین |
|---|---|---|
| ربع | ۲ثلث | ثلث |
| ۳ | ۸ | ۴ |

مثال عول ۱۲ تا ۱۷ مسئلہ ۱۲ عول ۱۷

| زوجہ | ماں | دو حقیقی بہنین | دو اخیافی بہنین |
|---|---|---|---|
| ربع | سدس | ۲ثلث | ثلث |
| ۳ | ۲ | ۸ | ۴ |

# فصل یازدہم تصحیح کا بیان

**تصحیح کی تعریف** | دفعہ (۵۱۷) تصحیح فرایض مین اوسے کہتے ہین کہ ایک کم سے کم ایسا عدد لیا جاے جس سے بلا کسر ناکر پورے پورے سہام مل جایئن ؛ —

**نسبتون کا بیان** | دفعہ (۵۱۸) تصحیح مسائل کے لئے پہلے یہ سمجھ لینا ضرور ہے کہ نسبتین کتنی ہین۔ اعداد و رؤس وغیرہ یا تو باہم متداخل ہون گے یا متماثل یا متوافق یا متباین —

**نسبت تداخل کا بیان** | دفعہ (۵۱۹) اگر ایسے دو چھوٹے بڑے عدد ہون کہ اون مین سے چھوٹے کو بڑے مین سے چند بار نکالین تو وہ بڑا عدد فنا ہوجا جیسے (۲ و ۶ یا ۳ و ۶ یا ۲ و ۸ یا ۴ و ۸ وغیرہ کو کہا جائیگا) کہ اون دونون اعداد مین نسبت تداخل ہے ؛ —

**نسبت تماثل کا بیان** | دفعہ (۵۲۰) جب دو عدد باہم مساوی ہون جیسے (۳ و ۳ و ۴ و ۴) تو کہا جاتا ہے کہ اون مین نسبت تماثل ہے ؛ —

**نسبت توافق** | دفعہ (۵۲۱) ایسے دو عدد کہ جو نہ تو باہم متداخل ہون نہ متماثل لیکن کوئی تیسرا عدد ایسا ہو کہ جس پر یہ دونون پورے تقسیم ہو جاتے ہون جیسے (۶ و ۹) کے (۳) پر برابر تقسیم ہو جاتے ہین تو کہا جائے گا کہ ان دونون عددون مین نسبت توافق ہے اگر مقسوم علیہ دونون عددون کا (۲) ہو تو کہا جائے گا کہ ان عددون مین توافق بالنصف ہے اگر (۳) ہو تو توافق بالثلث اور اگر (۴) ہو تو توافق بالربع کہلائے گا۔ وعلی ہذا توافق بالسدس و توافق بالثمن وغیرہ وغیرہ ؛ —

**وفق کی تعریف** | دفعہ (۵۲۲) اگر توافق بالنصف ہو تو ہر عدد کا نصف وفق ہوا کرتا ہے جیسے (۸ و ۶) مین بوجہ توافق بالنصف (۸) کا وفق (۴) اور (۶) کا (۳) ہے۔ اور اگر ثلث ہو تو اسی طرح ہر عدد کا اور اگر ربع ہو تو ہر عدد کا ربع اوس کا وفق کہلاتا ہے وعلی ہذا القیاس توافق بالثمن وغیرہ کی حالت ہے ؛ —

**نسبت تباین** | دفعہ (۵۲۳) جب دو عدد اس طرح کے ہون کہ نہ تو ان مین نسبت تداخل ہو نہ تماثل نہ توافق یعنے نہ وہ باہم برابر ہون نہ ایک دوسرے مین متداخل نہ کسی تیسرے

عدد سے اون کی تقسیم ممکن ہو جیسے (۱۲ و ۵ و ۶ و ۷) وغیرہ کو کہا جائیگا کہ ان مین باہم نسبت تباین ہے۔

**تصحیح کا طریقہ** دفعہ ۱۵۲) تصحیح کا طریقہ یہہ ہے کہ جب کسی ایک ہی فریق ورثا کے وہ سہام جو کہ مخرج سے انہین ملے ہون اون کے اعداد رؤس پر برابر تقسیم نہ ہو سکین تو دیکھو کہ اون کے عدد رؤس اور سہام مین کیا نسبت ہے اگر نسبت تداخل یا توافق ہو تو عدد رؤس کے وفق کو اور اگر نسبت تباین ہو تو کل عدد رؤس کو اصل مسئلہ یا مسئلہ عائلہ مین جیسی صورت ہو ضرب کرین اور اوس سے عدد سہام کو بھی ضرب کرین اصل مسئلہ یا عول کا حاصل ضرب مسئلہ قرار پائے گا اور اعداد سہام کا حاصل ضرب حصہ ورثا ہو گا جس سے برابر ہر شخص کے سہام معلوم ہو جائین گے اگر وفق سے ہر ایک عدد سہام کو ضرب دینے مین تکلف معلوم ہو تو یون بھی عمل ہو سکتا ہے حاصل ضرب مسئلہ سے وہی ربع یا نصف یا ثلث وغیرہ وغیرہ ورثا کے حصص نکال لو۔ اگر تمہین شک ہو کہ تم نے قاعدہ تصحیح مین غلطی تو نہین کی تو آسان طریقہ تصحیح کے جانچنے کا یہہ ہے کہ کل اعداد سہام کو جو بعد ضرب وغیرہ آئے ہین جمع کرو اگر حاصل جمع تصحیح شدہ مسئلہ کے برابر ہو تو سمجھ لو کہ تم نے تصحیح کے عمل مین غلطی نہین کی اگر برابر نہ ہو تو سمجھ لو کہ تمہارے عمل مین کہین نہ کہین غلطی واقع ہوئی ہے۔ دوسرا طریقہ جانچ کا یہ ہے کہ اُفق سے ہر عدد سہام کو جو ضرب دیا ہے اصل مسئلہ صحیحہ سے حصص ربع یا ثلث وغیرہ نکال کر دیکھو کہ وہ بھی ہر عدد سہام کے حاصل ضرب کے برابر ہے یا نہین اگر برابر ہو مسئلہ صحیح ہے ورنہ غلط۔ مگر یہہ طریقہ مسئلہ عائلہ مین نہین چل سکتا کیونکہ وہان اصل مسئلہ قایم نہین رہا کرتا ہے اس کے تمثیلات کو غور سے دیکھو۔

**ہدایت**:- نسبت تماثل کے لئے اور تداخل کے اون شکلون کے لئے جن مین عدد سہام عدد رؤس سے زائد ہون تمثیلات درج کرنے کی ضرورت نہین کیونکہ اوس مین سہام خود ہی ورثا پر برابر تقسیم ہو جائین گے مثلاً (۳) وارث ہین اور (۳) ہی عدد سہام ہین تو ہر ایک کو ایک ایک مل جائیگا۔ اسی طرح جبکہ تین وارث ہون اور عدد سہام (۶) ہون تب بھی ظاہر ہے کہ ہر ایک کو دو سہام ملین گے پس اسی وجہ سے اون اشکال کے تمثیلات درج نہین کیجاتی ہین۔

**دفعہ ۵۲۵)** اصل مسئلہ (۲) سے ہے ایک ایک ماں و باپ کو ملا ہے اور (۸) بیٹیوں کو پھر سہام ملتے ہیں مگر اس میں سے ایک کو برابر نہیں پہونچ سکتا لہذا (۸) کے افق (۲) کو اصل مسئلہ میں اور اعداد سہام میں ضرب دیا جس سے مسئلہ کی پوری تصحیح ہو گئی۔ اب ہم اپنے عمل کو جانتے ہیں کہ ہمارا یہ عمل صحیح ہے یا غلط کل اعداد سہام حاصل شدہ (۲ و ۲ و ۸) ہیں ان سب کا مجموعہ (۱۲) ہوتا ہے جو عدد مسئلہ مصححہ ہے جس سے معلوم ہوا کہ ہمارے عمل میں غلطی نہیں ہے تاہم ہم دوسرے طریقہ سے جانچتے ہیں۔ اب مسئلہ (۱۲) قرار پایا ہے (۱۲) کا سدس (۲) ہوتا ہے جو والدین میں سے ہر ایک کو ملا ہے اور (۱۲) کا دو ثلث (۸) ہے۔ اور وہی دختروں کے سہام ہیں۔ لہذا ہم کو اپنے عمل کی صحت کا یقین ہوگا۔

نسبت تداخل کی مثال اصل مسئلہ کی بابت جبکہ ایک ہی فریق کے عدد رؤس پر عدد سہام پورے پورے تقسیم ہو سکتے ہیں

**دفعہ ۵۲۶)** مسئلہ ۱۲ عول ۱۵×۲=۳۰ مسئلہ تصحیح ۳۰ توفق (۲)

نسبت تداخل کی مثال عول کیا ہے جبکہ ایک ہی فریق کے عدد رؤس پر عدم سہام پورے پورے تقسیم نہ ہو سکتے ہوں

| زوج | ماں | باپ | ۱۶ بیٹیاں |
|---|---|---|---|
| ربع | سدس | سدس | دو ثلث |
| $\frac{3}{6}$ | $\frac{2}{4}$ | $\frac{2}{4}$ | $\frac{8}{16}$ |

اصل مسئلہ (۱۲) سے ہے اس میں ۱۶ بیٹیوں کو (۸) سہام ملتے ہیں جو ان پر پورے پورے تقسیم نہیں ہو سکتے (۱۶ و ۸) میں نسبت تداخل ہے لہذا (۱۶) کے افق (۲) کو مسئلہ عائلہ یعنے (۱۵) میں ضرب کیا اور اوسے (۲) سے ہر فریق کے سہام کو ضرب کیا حاصل ضرب مسئلہ کا یہ ہوا وہی اصل مسئلہ ٹھیرے گا اور حاصل ضرب اعداد سہام کا (۱۶ و ۴ و ۴ و ۶) ہے وہی ہر فریق کے سہام ہیں۔ اب ہم اپنے عمل کو جانچے کہ صحیح ہے یا غلط تب ہم کل اعداد سہام حاصل شدہ یعنے (۶ + ۴ + ۴ + ۱۶) کو جمع کرتے ہیں تو وہ (۳۰) ہو جاتے ہیں جس سے ہمیں معلوم ہوا کہ ہمارا عمل غلط ہے۔

نسبت توافق کے سوال اصل مسئلہ جبکہ ایک ہی فریق کے سہام عدد رؤس پر برابر منقسم نہ ہوں

**دفعہ ۵۲۷)** مسئلہ (۶ + ۳ = ۱۸) تصحیح (۱۸) افق (۳)

| جدہ (۱) | بیٹیاں (۶) | چچی |
|---|---|---|
| سدس | دو ثلث | عصبہ |
| $\frac{1}{6}$ | $\frac{4}{12}$ | $\frac{1}{3}$ |

اصل مسئلہ (۶) سے ہے ایک جدہ کا ایک اور ایک چچا کا ایک سہام تو اون پر برابر منقسم ہے مگر (۶)

دخترون کو (۸) سہام ملے ہین۔ (۸) سہام ہین سے (۶) کو برابر برابر سہام ملے ہین اون سے بحث نہین (۸ و ۶) مین نسبت توافق بالنصف ہے لہذا (۶) کا وفق جو (۳) ہے اوسکو اصل مسئلہ (۱۵) کو ضرب کیا تو (۴۵) ہوئے یہی مسئلہ قرار پایا پھر اوس تین سے ہر ایک کے سہام کو ضرب دیا تو (۹ و ۶ و ۶ و ۲۴) ہوگئے جو ہر ایک کے اعداد روس پر منقسم ہو جاتے ہین اور ہر دختر کو (۴) سہام۔ والدین کو چھ چھ سہام زوج کو (۹) سہام ملتے ہین۔

نسبت تباین کی مثال اصل مسئلہ کیساتھ جبکہ ایک ہی فریق کے سہام اون کے عدد روس پر غیر منقسم ہون...

دفعہ ۵۲۹ مسئلہ ۶ × ۵ = ۳۰ تباین ۵

| ماں | باپ | ۵ دختر |
|---|---|---|
| سدس | سدس | دو ثلث |
| ۱/۵ | ۱/۵ | ۴/۲۰ |

اصل مسئلہ (۶) سے ہے والدین کو ایک ایک اور (۵) دخترون کو (۴) سہام ملتے ہین جو اون پر منقسم ہین اور (۴ و ۵) مین نسبت تباین لہذا (۵) سے جو کہ عدد روس ہے اصل مسئلہ (۶) کو ضرب کیا حاصل ضرب (۳۰) مسئلہ قرار پایا اور اوسے (۵) سے اعداد سہام کو علیحدہ علیحدہ سے ضرب دینے جیسے (۲۰ و ۵ و ۵) حاصل ہوے جس سے ہر فرقہ کے ہر ایک وارث کو پورے پورے سہام مل سکتے ہین یعنے (۲۰) (۵) برابر تقسیم ہون گے۔ ہر ایک دختر کو (۴) سہام ملین گے۔

نسبت تباین کی مثال عول کیساتھ جبکہ ایک ہی فریق کے سہام اعداد روس پر غیر منقسم ہون

دفعہ ۵۳۰ مسئلہ ۶ عول ۷ × ۵ = ۳۵ تباین ۵

| زوج | ۵ حقیقی بہنین |
|---|---|
| نصف | دو ثلث |
| ۳/۱۵ | ۴ |

اصل مسئلہ (۶) سے کیا گیا تہا اور (۷) تک عول ہوا (۵) بہنون کو (۴) سہام ملے ہین جو اون پر کس طرح بے کسر تقسیم نہین ہو سکتے۔ غور کرنے سے معلوم ہوا کہ (۵ و ۴) مین نسبت تباین ہے لہذا (۵) عدد روس سے مسئلہ عائلہ کو ضرب دیا (۳۵) ہوئے۔ اور اس (۵) سے عدد سہام کو ضرب دیا بہنون کو (۲۰) سہام ملے اور شوہر کو (۱۵) جس کا مجموعہ (۳۵) ہے اور یہہ سہام اون کے اعداد روس پر پورے پورے تقسیم ہو جاتے ہین یعنے شوہر کو (۱۵) سہام اور ہر بہن کو (۴) سہام ملین گے۔

ایک سے زیادہ فریق کے اعداد سہام اعداد روس پر نہ تقسیم ہونے کی حالت مین تصحیح...

دفعہ ۵۳۱) اگر ایسی صورت ہو کہ ایک

فریق سے زیادہ کے عدد سہام اون کے اعداد روس پر برابر تقسیم نہو سکتے ہون تو اوسکی تصحیح کا یہ قاعدہ ہے کہ ہر فریق کے عدد روس اور سہام کو دیکھو کہ اوس مین کیا نسبت ہے اور اسی طرح ہر کل اعداد روس و سہام کی نسبتون کا علیحدہ علیحدہ لحاظ کر کے اگر اون مین نسبت تباین ہو تو کل عدد روس کو اور اگر توافق یا تداخل ہو تو اوس کے وفق کو اور اگر تماثل ہو تو اون مین سے ایک کو لے لین پھر ہر فریق کے عدد روس یا اوس کے وفق کا دوسرے فریق کے عدد روس یا اوس کے وفق سے مقابلہ کر کے دیکھین کہ اون مین باہم کیا نسبت ہے اگر اون اعداد مین سے ایک یا بعض مین نسبت توافق ہو تو وفق کو اور تداخل ہو تو اون مین سے جو بڑا ہو اوسے اور تباین ہو تو ان اعداد کو باہم ضرب کر کے حاصل ضرب کو اصل مسئلہ مین ضرب کرین جو حاصل ہو گا وہی مسئلہ قرار پائیگا اور اوسی طرح اون اعداد کے حاصل ضرب کو ہر فریق کے عدد سہام مین ضرب دینے سے اوس فریق کا حصہ معلوم ہو گا۔

مثال نسبت اون کے عدد روس پر منقسم ہون

مسئلہ ۶ تصحیح ۱۰۸ (۵۴۳۲) تداخل (۱۸)

| ۳ جدہ | ۹ بہنین | ۱۸ چچا |
|---|---|---|
| سدس | دو ثلث | عصبہ |
| $\frac{1}{18}$ | $\frac{4}{72}$ | $\frac{1}{18}$ |

اصل مسئلہ (۶) سے ہوا ہے (۳) جدہ کو ایک سہام اور (۹) بہنون کو (چہار) سہام اور (۱۸) چچا ہین اون کو بقیہ ایک سہام ملا ہے کسی فریق پر اوس کے سہام بلا کسر تقسیم نہین ہو سکتے غور کرنے سے معلوم ہوا کہ ہر فریق کے عدد روس اور سہام مین نسبت تباین ہے۔ لہذا کل اعداد روس معتبر ہین۔ اور اون مین باہم مقابلہ کرنے سے معلوم ہوا کہ (۳) کا عدد (۹) مین داخل ہے اور (۹) (۱۸) مین داخل ہین۔ لہذا (۱۸) سے اصل مسئلہ کو ضرب دیا (۱۰۸) ہوئے وہی مسئلہ تصحیح ہے اور اوسی ۱۸ سے ہر فریق کے سہام کو ضرب دینے سے تین جدات کو (۱۸) سہام یعنے ہر ایک کو (۶) سہام ملے۔ اور نو بہنون کو ۷۲ سہام یعنے ہر بہن کو (۸) سہام ملے۔ اور اٹھارہ چچا کو (۱۸) سہام یعنی ہر ایک کو ایک سہام ملا

نسبت تداخل کی مثال عول کیساتھ جبکہ کئی فریقون کے سہام اون کے روس پر غیر منقسم ہون

مسئلہ ۱۲ عول ۱۵ × ۸ = ۱۲۰ تداخل

| ۴ زوجہ | ۲ حقیقی بہنین | ۳۲ اخیافی بہنین |
|---|---|---|
| ربع | دو ثلث | ثلث |
| $\frac{3}{24}$ | $\frac{8}{64}$ | $\frac{8}{32}$ |

اصل مسئلہ (۱۲) سے ہے دو زوجات کو ۳ سہام

اور دو بہنون کو (۸) سہام اور بنیں اخیافی بہنون کو (۸) سہام ملے ہیں۔ (۳ و ۲) مین نسبت تبائن اور (۲ و ۸) مین اور (۲ و ۳ و ۴) مین نسبت تداخل ہے لہذا عدد روس زوجات یعنے (۳) اور عدد روس حقیقی بہنون یعنے (۲) اور وفق عدد روس اخیافی بہنون یعنے (۸) کا باہم مقابلہ کیا۔ (۲ و ۳) باہم متماثل ہین لہذا ایک دو کا عدد معتبر رہا اوس سے عول مین ضرب دیا (۱۲۰) ہوئے وہی مسئلہ ہے اور اسی سے ہر ایک فریق کے سہام کو ضرب دیدیا تو زوجات کو (۴۲) سہام اور حقیقی بہنون کو (۴۶) اور اخیافی بہنون کو (۳۲) سہام پہونچے جو اون کے عدد روس پر برابر تقسیم ہو جاتے ہین۔

نسبت توافق کی مثال اصل مسئلہ کیساتھ جبکہ کسی فریق کے سہام اون کے روس پر منقسم نہون

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۴ زوجہ | ۶ چچا | ۱۸ دختر | ۱۵۰ جدات |
| ثمن | عصبہ | ۲ ثلث | سدس |
| ۳ / ۵۴۰ | ۱ / ۱۸۰ | ۱۶ / ۲۸۸۰ | ۴ / ۷۲۰ |

دفعہ ۵۳۴ — مسئلہ ۲۴ تصحیح ۴۳۲۰ حاصل ضرب وفق (۱۸۰)

اصل مسئلہ (۲۴) سے ہے (۴) زوجات کو (۳) سہام اور (۱۸) دخترون کو (۱۶) سہام۔ اور ۱۵ جدات کو (۴) سہام اور (۶) چچا کو ایک سہام ملا۔ (۳ و ۴) مین نسبت تبائن ہے۔ لہذا (۴) معتبر رہا اور (۱ و ۶) مین بھی نسبت تبائن ہے لہذا (۶) معتبر رہا اور (۱۶ و ۱۸) مین نسبت توافق بالنصف ہے لہذا (۱۸) کا وفق (۹) معتبر رہا اور (۱۵ و ۴) مین تبائن ہے لہذا (۱۵) معتبر رہا اب (۴ و ۶ و ۹ و ۱۵) کا باہم مقابلہ کیا تو معلوم ہوا کہ (۶ و ۴) مین توافق بالنصف ہے (۶) کے وفق (۳) کو (۴) مین ضرب دیا تو (۱۲) ہوئے (۱۲ و ۹) مین توافق بالثلث ہے۔ لہذا (۹) وفق تین کو (۱۲) مین ضرب دیا تو (۳۶) ہوئے (۳۶ و ۱۵) مین توافق بالثلث ہے (۱۵) وفق (۵) کو (۳۶) مین ضرب کیا (۱۸۰) ہوئے اس سے اصل مسئلہ کو ضرب کیا تو (۴۳۲۰) ہوئے۔ پس یہی مسئلہ قرار دیا گیا پھر اس (۱۸۰) سے ہر فریق کے سہام کو ضرب دیدیا تو زوجات کو (۵۴۰) سہام اور چچاؤن کو (۱۸۰) سہام اور دخترون کو (۲۸۸۰) سہام اور جدات کو (۷۲۰) سہام ملے جو ہر ایک کے اعداد روس پر بے کسر تقسیم ہو جاتے ہین

توافق کی مثال عول کیساتھ جبکہ کسی فریق کے سہام اون کے اعداد روس پر بے کسر تقسیم نہو سکتے ہون . . .

دفعہ ۵۳۵ — مسئلہ ۱۲ عول ۱۳ تصحیح ۴۶۸

| | | |
|---|---|---|
| ۴ زوجہ | ۶ حقیقی بہنین | ۹ جدہ |
| ربع | ۲ ثلث | سدس |
| ۳ / ۱۰۸ | ۸ / ۲۸۸ | ۲ / ۷۲ |

اصل مسئلہ (۱۲) سے ہے (۴) زوجات کو (۳) سہام اور (۶) حقیقی بہنوں کو (۸) سہام اور (۹) جدات کو (۲) سہام ملے (۳ و ۴) میں نسبت تباین ہے لہذا معتبر رہا اور (۸ و ۶) میں توافق بالنصف ہے لہذا (۶) کا وفق یعنے (۳) معتبر رہا (۹ و ۲) میں تباین ہے لہذا (۹) معتبر رہا جب (۴ و ۳ و ۹) کا باہم مقابلہ کیا تو معلوم ہوا کہ (۴ و ۳) باہم متباین ہیں پس ہم نے اون کو باہم ضرب دیا تو (۱۲) ہوئے (۱۲ و ۹) میں توافق بالثلث ہے۔ لہذا (۱۲) کو (۹) کے وفق یعنے (۳) میں ضرب کرنے سے (۳۶) حاصل ہوئے (۳۶) سے عول میں ضرب دیا (۴۶۸) ہوئی یہی مسئلہ قرار پایا اور (۳۶) سے ہر ایک فریق کے سہام کو ضرب دیا تو زوجات کو (۱۰۸) سہام اور بہنوں کو (۲۸۸) سہام اور جدات کو (۷۲) سہام پہونچے جو اون کے اعداد رؤس پر بے کسر تقسیم ہو جاتے ہیں :۔

بنت تباین کی مثال اصل مسئلہ کے ساتھہ جبکہ کئی فریق کے سہام اون کے عدد رؤس پر غیر منقسم ہو۔

دفعہ ۵۳۶ مسئلہ ۲۴ تصحیح ۵۰۴۰ حاصل ضرب اعداد رؤس ۲۱۰

| ۲ زوجہ | ۶ جدہ | ۱۰ دختر | ۷ چچا |
|---|---|---|---|
| ثمن | سدس | ۲ ثلث | عصبہ |
| ۳ | ۴ | ۱۶ | ۱ |
| ۶۳۰ | ۸۴۰ | ۳۳۶۰ | ۲۱۰ |

اصل مسئلہ (۲۴) سے ہے (۲) زوجات کو (۳) سہام (۶) جدات کو (۴) سہام (۱۰) دختروں کو (۱۶) سہام (۷) اعمام کو ایک سہام ملے ہیں جو اون کے رؤس پر بے کسر تقسیم نہیں ہو سکتے (۳ و ۲) میں تباین لہذا (۲) معتبر رہا اور (۶ و ۴) میں توافق بالنصف ہے لہذا (۶) کا وفق (۳) معتبر رہا۔ اور (۱۰ و ۱۶) میں بھی توافق بالنصف ہے لہذا (۱۰) کا وفق (۵) معتبر رہا اور (۷ و ۱) میں تباین ہے۔ لہذا (۷) معتبر رہا۔ اب (۲ و ۳ و ۵ و ۷) کا باہم مقابلہ کرنے سے معلوم ہوا کہ اعداد باہم متباین ہیں۔ لہذا ہم نے ان سب کو باہم ضرب دیا تو حاصل ضرب (۲۱۰) ہوا اوس سے اصل مسئلہ (۲۴) کو ضرب دیا تو حاصل ضرب (۵۰۴۰) ہوا۔ وہی مسئلہ قرار پایا پھر اسی (۲۱۰) سے ہر ایک کے عدد سہم کو ضرب کیا تو زوجات (۶۳۰) سہام۔ جدات کو (۸۴۰) سہام دختروں کو (۳۳۶۰) سہام ملے۔ اعمام کو (۲۱۰) سہام ملے جو ہر ایک کے عدد رؤس پر ملا کر تقسیم ہو جاتی ہے :۔

نسبت تبائن کی مثال عول کے ساتھ جبکہ کئی فریقون کے اعداد سہام اون کے رؤس پر غیر منقسم ہون

دفعہ ۵۳۷) مسئلہ ۶ عول ۷ تصحیح ۷۳۵ - حاصل ضرب اعداد روس ۱۰۵

| ۲ جدات | ۷ حقیقی بہنین | ۵ اخیافی بہنین |
|---|---|---|
| سدس | ۲ ثلث | ثلث |
| ۱ / ۱۰۵ | ۴ / ۴۲۰ | ۲ / ۲۱۰ |

اصل مسئلہ ۶ سے ہے (۳) جدات کو ایک سہام اور (۷) حقیقی بہنون کو (۴) سہام - اور (۵) اخیافی بہنون کو (۲) سہام پہونچتے ہین جو ہر ایک کے اعداد رؤس پر بلا کسر تقسیم نہین ہو سکتے چونکہ (۱ و ۳) مین نسبت تبائن ہے لہذا (۳) معتبر رہا - اور (۷ و ۴) مین تبائن ہے - پس (۷) معتبر رہا - اور (۵ و ۲) مین بھی تبائن ہونے کی وجہ سے (۵) معتبر رہا - اب (۳ و ۷ و ۵) کا مقابلہ کیا تو معلوم ہوا کہ وہ بھی باہم تبائن ہین اس لئے ان سب کو باہم ضرب کیا تو حاصل ضرب (۱۰۵) ہوا (۱۰۵) اپنے عول کو ضرب کیا تو (۷۳۵) ہوئے - یہی مسئلہ قرار پایا اور اسی (۱۰۵) سے ہر فریق کے سہام کو ضرب کرنے سے جدات کو (۱۰۵) سہام - حقیقی بہنون کو (۴۲۰) سہام اخیافی بہنون کو (۲۱۰) سہام پہونچے جو اون کے اعداد رؤس پر بے کسر تقسیم ہو جاتے ہین -

## فصل دوازدہم رد کا بیان

**رد کی تعریف**

دفعہ ۵۳۸) (رد) اوسے کہتے ہین کہ درصورت نہ ہونے عصبات کے بعد دینے حصص ذوی الفروض کے جو کچھہ بچے وہ بھی ذوی الفروض کو دیدیا -

**مسائل رد کے اقسام**

دفعہ ۵۳۹) مسائل رد کی دو قسمین ہین :-

(۱) اول یہہ کہ ذوی الفروض نسبی اور سببی ساتھہ ہون یعنے احد الزوجین دیگر ذوی الفروض کے ساتھہ ہون - (۲) دوسرے یہہ کہ ذوی الفروض نسبی ہی ہون یعنے ورثا مین زوجین مین سے کوئی نہ ہو اور یہہ دونون قسمین دو حال سے خالی نہ ہونگی - (۱) یہ کہ مستحق رد صرف ایک ہی فریق ہو گا - (۲) یہ کہ مستحق رد کئی فریق ہون گے -

**رد کا طریقہ جبکہ مستحق رد ایک ہی فریق احد الزوجین کیساتھہ ہو**

دفعہ ۵۴۰) جب ذوی الفروض نسبی اور سببی ساتھہ ہون اور مستحق رد یعنے ذوی الفروض نسبی کے صرف ایک ہی فریق ہون مثلاً صرف بیٹیان یا صرف بہنین یا صرف جدات وغیرہ تو زوجین کو اون کے اقل مخرج فرض سے

حصہ دینے کے بعد جو کچھ بچیگا وہ ذوی الفروض کو دیدین گے جیسے زوج ۔

مسئلہ (۴)

| زوج | ۳ دختر |
| --- | --- |
| ربع | ۲ ثلث |
| ۱ | ۳ |

یہان اس قاعدہ کے عمل کی ضرورت باقی نہین رہی کہ جب ربع ساتھہ بعض نوع ثانی کے ہو تو مسئلہ (۱۲) سے کیا جائے ۔
کیونکہ زوج مستحق رد نہین تو جو باقی مال رہیگا اوس کی مستحق بیٹیان ہون گی ۔

**شناخت مسئلہ ردیہ وغیرہ کا طریقہ**

دفعہ (۱۵) اگر یہہ خیال ہو کہ یہہ کیونکر معلوم ہو گیا کہ اس مسئلہ مین رد کرنے کی ضرورت ہے اوس کے لئے یہہ طریقہ ہے کہ حسب طریقہ معمولی مسئلہ کیا جائے ۔ جیسے اس مثال مین (۱۲) سے کیا جاتا اور اوس سے (۳) سہام زوج کو اور (۸) سہام دخترون کو دئے جاتے اور کل سہام کو جمع کرکے دیکھا جائے اگر سہام اصل مسئلہ کے برابر ہون تو سمجھ لینا چاہئے کہ مسئلہ عادلہ ہے اور اگر زیادہ ہون تو سمجھ لینا چاہیے کہ مسئلہ عائلہ ہے اور اگر کم ہو تو جان لینا چاہیئے کہ مسئلہ قاصرہ ہے اور رد کی ضرورت ہے ۔

**رد کا طریقہ جبکہ مستحق رد کوئی فریق احد الزوجین کے ساتھہ ہون**

دفعہ (۱۶) اگر احد الزوجین کے ساتھہ مستحق رد کوئی فریق جمع ہون تو بعد دینے حصہ فرض احد الزوجین کے یہہ تصور کیا جائے گا کہ متوفی کے صرف یہی لوگ وارث ہین اور مابقی مال کو کل ترکہ قرار دیکے حسب حصص اون وارثون پر تقسیم کیجائے ۔ اگر ترکہ کل ورثہ پر بلا کسر تقسیم نہ ہو سکتا ہو تو حسب قواعد تصحیح صحت کیجائیگی جیسے مسئلہ (۴)

| زوجہ | جدہ | دو اخیافی بہنین |
| --- | --- | --- |
| ۱ | ۱ | ۲ |

پہلے ہم نے اصل مسئلہ (۱۲) سے کرکے دیکھا تو معلوم ہوا کہ مسئلہ مین رد کرنے کی ضرورت ہے اس لئے کہ تین سہام بچتے ہین تب ہم نے زوجہ کو اوس کے اقل مخرج فرض سے اوس کا حصہ دیدیا باقی جو رہا اوسکو بقیہ مستحقین رد کے سہام کے لحاظ سے تقسیم کردیا یعنے جدہ کو ایک سہام اور بہنون کو (۲) سہام دیدئے اس وجہ سے کہ اگر ہم صرف جدہ اور اخیافی بہنون کو وارث فرض کرکے مسئلہ کرین تو جدہ کو (۲) سہام اور بہنون کو ایک سہام ملتا ہے یعنے جدہ سے بہنون کو دوچند حصہ ملتا ہے لہذا (۳) سہام کو بھی اوسی ایک نوع کی

نسبت سے ہم تقسیم کر دیا۔

رد کا طریقہ جبکہ مستحق رد ایک ہی فریق ذوی الفروض نسبی موجود ہوں ...

دفعہ ۳ لہ ۵) جب مستحق رد صرف ذوی الفروض نسبی ہوں اگر وہ ایک ہی فریق ہوں تو مسئلہ اون کے عدد روس سے ہو گا جیسے

مسئلہ ۳ رد ۲
۲ بیٹیاں
۲ ثلث
۲

اصل مسئلہ تین سے ہے دو بنات کے دو ثلث ہوتے ہیں مسئلہ تین سے کر کے دو انہیں دیں تو باقی ایک بچتا تھا لہذا اون کے عدد روس سے مسئلہ کر دیا یعنے صرف (۲) سے مسئلہ کر کے ہر ایک بیٹے کو ایک ایک سہام دیدیا۔

رد کا طریقہ جبکہ مستحق رد کئی فریق صرف ذوی الفروض نسبی ہوں

دفعہ لہ ۵) جبکہ مستحق رد صرف ذوی الفروض نسبی کے کئی فریق ہوں تو مسئلہ اون سب کے سہام کے مجموعہ سے ہو گا۔ جیسے

مسئلہ ۶ رد ۵
ماں　۲ دختر
۱　لہ

اصل مسئلہ (۶) سے کر کے ایک سہام ماں کو اور (لہ) سہام دختروں کو دئے باقی ایک بچتا ہے لہذا قاعدہ رد جاری کیا یعنے اون کے سہام (لہ و ۱) کے مجموعہ (۵) سے مسئلہ کر دیا۔

بصورت کسر پڑنے کے مسائل رد میں ایک طریقہ کے ساتھ کس طور پر تصحیح کیجائیگی

دفعہ ۵ لہ ۵) اگر مسائل رد میں کسر ہو یعنے بعد دینے حصہ احد الزوجین کے اون کے اقل مخرج فرض سے جبکہ سہام باقی ورثا پر بلحاظ اون کے حصص کے بے کسر تقسیم نہو سکیں اور رد ورثا کا صرف ایک ہی فریق ہو تو جب قواعد تصحیح مسئلہ کی تصحیح کیجائے گی یعنے دیکھنا چاہیے کہ عدد روس ورثا اور عدد سہام میں کیا نسبت ہے اگر تباین ہو تو کل عدد روس کو اور در صورت توافق یا تداخل اوفق عدد روس کو اصل مسئلہ رد میں ضرب دیں۔ حاصل ضرب اصل مسئلہ قرار دیا جائیگا اور اوسی عدد سے ہر ایک کے سہام کو ضرب کرنے سے ہر ایک کے سہام معلوم ہوں گے۔

مسئلہ لہ تصحیح ۱۶　تباین لہ
زوج　لہ دختر
ربع　ا ثلث
۱　۳
لہ　۱۲

**کئی فریقوں کے تحت مسائل ردیہ میں تصحیح کا قاعدہ**

دفعہ ۵۴۶) اگر ایسی صورت ہو کہ بعد دینے حصہ احدالزوجین کے اون کے اقل مخرج فرض سے سہام مابقی ورثا پر بے کسر تقسیم نہو سکتے ہوں اور ورثار کے کئی فریق ہوں تو وہی قواعد تصحیح کے لحاظ سے عمل کیا جائیگا یعنے اعداد روس کے نسبتوں کو باہم دیکھیں گے اگر اون میں باہم نسبت تباین ہو توافق اعداد کے حاصل ضرب کو اگر تماثل ہو تو ان میں سے ایک کو سہام میں ضرب کرنے سے ہر ایک کے سہام معلوم ہو جائیں گے جیسے اس مثال میں عمل کیا گیا ہے۔

مسئلہ ۴ تصحیح ۴۸ — حاصل ضرب افق ۱۲

| زوجہ | ۴ جدات | ۶ اخیافی بہنین |
|---|---|---|
| ربع | سدس | ثلث |
| ۱/۱۲ | ۱/۱۲ | ۲/۲۲ |

**جب سہام بلحاظ حصص ورثا اون کو نہ مل سکتے ہوں تو کیا کیا جائے گا**

دفعہ ۵۴۷) اگر ایسی صورت ہو کہ بعد دینے حصہ احدالزوجین کے باقی سہام ورثار کے کئی فریقوں کے حصص کے لحاظ سے ان میں تقسیم نہیں ہو سکتی ایسی صورت کے لئے یہ قاعدہ ہے کہ مجموعہ سہام اہل رد کو مخرج فرض احدالزوجین میں یعنے جس سے مسئلہ ہوا ہو ضرب دیں حاصل ضرب سے تصحیح سب فریقوں کے سہام کی بخوبی ہو جائے گی۔

مسئلہ ۸×۵ = ۴۰

| زوجہ | ۷ دختر | ۷ جدہ |
|---|---|---|
| ثمن | ۲ ثلث | سدس |
| ۵ | ۲۸ | ۷ |

مخرج حصہ فرض زوجہ (۸) ہے اوس سے آٹھواں حصہ زوجات کو دینے کے بعد (۷) بچے وہ دختروں اور جدات پر بلحاظ اون کے حصص دو ثلث و سدس یعنے (۴ و ۱) کی نسبت سے تقسیم نہیں ہو سکتی یعنے جب ہم حسب قواعد مرقومہ بالا صرف دختروں اور جدات کو وارث فرض کرکے مسئلہ کرتے ہیں تو (۵) سے مسئلہ ہوتا ہے اور سہام دختروں کو اور ایک جدات کو ملتا ہے پس ہم نے مجموعہ سہام مستحقین رد یعنے (۵) کو (۸) میں ضرب دیا (۴۰) ہوئے ان میں سے آٹھواں حصہ زوجہ کا یعنے (۵) سہام دیدینے کے بعد (۳۵) سہام باقی رہتے ہیں اون کو ہم عدد مسئلہ جدات و بنات یعنے (۵) پر بلحاظ اون کے سہام

(۲۱) کے تقسیم کرتے ہین تو دختر ون کو (۲۸) سہام ملتے ہین اور جدات کو (۷) سہام۔ اب یہ امر کہ یہ سہام ان کے عدد رؤس پر پورے پورے تقسیم نہین ہوتے یا ہوتے ہین اس کے لئے ہم اوپر جو قاعدہ تصحیح بیان کر چکے ہین اگر ضرورت ہو تو اوس کے موافق یا بہ نسبتون کا لحاظ کر کے عمل کر لو۔۔۔

اسی قسم کی دوسری مثال جو روزمرہ پیش آتی ہے۔۔۔

مسئلہ ۸×۳=۲۴

| زوجہ | بیٹا | بیٹی |
| --- | --- | --- |
| ثمن | عصبہ | عصبہ |
| ۳ | ۱۴ | ۷ |

زوجہ کو اوس کے فرض سے حصہ دینے کے بعد (۷) سہام بچے اور بیٹے و بیٹی کا علیحدہ مسئلہ کیا تو (۳) سے مسئلہ ہوا یعنے بوجہ بیٹے کے بیٹی بھی عصبہ ہو گئی اور بیٹی کو حصہ ملا اوس کا مجموعہ (۳) ہوتا ہے اون کے سہام کے مجموعہ (۳) سے مسئلہ کیا گیا۔ اب یہان (۷) سہام ہین (۷ و ۳) پر کسی طرح تقسیم نہین ہو سکتی لہذا (۳) کو مخرج فرض زوجات یعنے (۸) مین ضرب دیا (۲۴) ہوئے یہی مسئلہ قرار پایا (۲۴) کا آٹھوان حصہ (۳) زوجہ کو دیدیا باقی (۲۱) رہے اوسی قاعدہ مرقومہ کے طریقہ سے بیٹی اور بیٹے پر منقسم کر دیا یعنے (۱۴) بیٹے کو اور (۷) بیٹی کو دئے۔

# فصل سیزدہم تخارج کا بیان

**تخارج کی تعریف** دفعہ ۸۴۵) تخارج اوسے کہتے ہین کہ کوئی وارث اپنے حصہ کے عوض مین کوئی خاص شئے لیکے اپنے حصہ سے دست بردار ہو جائے۔

**تخارج کا قاعدہ** دفعہ ۸۴۹) جب کوئی وارث اس طرح پر صلح کرے تو گو اوسے اوس کے بعد میراث سے حصہ نہین ملیگا مگر تصحیح مسئلہ کی بقبول اوس کے کیجائے گی تا کہ کسی اور وارث کے حصہ مین نقصان واقع نہ ہو لیکن بعد تصحیح اوس کے حصہ کو خارج کر کے ترکہ کو باقی سہام پر تقسیم کرینگے۔ مثلاً

مسئلہ ۱۲

| زوجہ | ماں | چچا |
| --- | --- | --- |
| ربع | ثلث | |
| ۳ | | |

زوجہ نے اپنے حصہ کی بابت اس طرح مصالحت کی کہ منجملہ ترکہ صرف ایک جوڑی کڑون کی لینے کے بعد اپنے حصہ سے دست بردار ہو گئی۔ پس مسئلہ کی تصحیح (۱۲) سے کر کے اوس مین سے اوس کا حصہ یعنے (۳) سہام نکال ڈالے باقی (۹) سہام رہے تو اب کل متروکہ مین سے کڑون کی جوڑی نکالنے کے بعد جو متروکہ بچیگا اوس کے (۹) سہام کئے جاینگے (۴) سہام ماں کو اور (۵) سہام چچا کو ملینگے۔

## فصل چہاردہم مناسخہ کا بیان

**مناسخہ کی تعریف** **دفعہ ۵۵۰)** مناسخہ اوس کو کہتے ہین کہ کوئی وارث قبل ترکہ کے مرجائے اور اوس کا حصہ اوس کے وارثون کی طرف منتقل ہو۔

**مناسخہ کی شکلیں** **دفعہ ۵۵۱)** جب کئی پشت کے بعد تقسیم ترکہ ہو تو میت اول کے ورثار کی تصحیح کے بعد دوسری میت کا وہ حصہ جو اوس کو میت اول سے ملا ہو اوس کے ورثا پر تقسیم کیا جائیگا اگر ایسی ہو کہ میت ثانی کے ورثار بھی وہی لوگ ہون جو میت اول کے ہین تو میت اول کے مسئلہ کی تصحیح بغیر شمول میت ثانی کے کیجائے گی اور اس میت ثانی کے نام کے نیچے لفظ كَانَ لَمْ يَكُنْ لکھدیا جائیگا۔ جیسے اس مثال مین زید دو بیٹے (عمرو) و (بکر) اور دو بیٹیاں (ہندہ) و (حمیدہ) چھوڑ کر مرا قبل تقسیم ترکہ۔

مسئلہ میت زید

| عمرو بیٹا | بکر بیٹا | ہندہ بیٹی | حمیدہ بیٹی |
|---|---|---|---|
| كان لم يكن | ۲ | ۱ | ۱ |

عمرو مر گیا اور اوس کا سوائے ان بھائی اور بہنون کے اور کوئی وارث نہین ہے تو اس صورت مین اوس کا وجود معدوم خیال کر کے (بکر و ہندہ) و (حمیدہ) پر لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ (یعنے ہر مرد کو ہر عورت سے دوچند حسب معمول) تقسیم کر دیجائے گی۔ اگر ایسی صورت ہو کہ تقسیم ترکہ مین تغیر ہو تو میت ثانی کے ورثار کا مسئلہ علیحدہ کر کے شخص یا روپیہ یا مال (جس کا حساب باعتبار اوس کی قیمت کے روپیہ میں ہو سکے چھوڑے) غور کرنا چاہیے کہ اس تعداد رقم اور تصحیح مسئلہ مین کیا نسبت ہے اگر مباینت ہو تو کل عدد روپیہ کو اور اگر موافقت ہو تو وفق عدد مال کو حصہ ہر فریق مین

کے ورثار کے سہام مین علیحدہ علیحدہ ضرب دیدیا تو سلمیٰ بہن کو (۱۰) سہام اور سہرہ بیٹے کو (۵) سہام ملے پس اس طرح پر مسئلہ (۲۷) سے کر کے موجودہ ورثار کو (مدالاحیار) کے نیچے لکھکر ہر ایک کا حصہ جو اوسے کسی میت سے ملا ہے جمع کر کے اوس کے نام کے نیچے درج کر دیا جائے۔

## فصل پانزدہم ترکہ مابین ورثاد قرض خواہان

**ترکہ کو بلحاظ سہام تقسیم کرنے کا قاعدہ** دفعہ ۲۵۵) بعد معلوم ہونے سہام ورثار کے یہ دیکھنا ضرور ہے کہ بلحاظ اوس قدر سہام کے موجودہ متروکہ مین سے اون کو کس قدر رقم یا جائداد دیجائے اس کے لئے بعد لحاظ ضروری ہے کہ جب کوئی دیکھا جائیگا کہ جو کچھ اوسے میت اول سے ملا ہے وہ اس مسئلہ پر برابر تقسیم ہو جاتا ہے یا نہین اگر ہو جائے تو خیر ورنہ اگر مافی الید میت ثانی کا اوس کے ورثار کے مسئلہ پر برابر تقسیم نہو سکے تو دیکھنا چاہیئے کہ اون دونون عددون مین یعنے عدد مافی الید اور عدد مسئلہ ورثار میت ثانی مین کیا نسبت ہے۔ توافق ہو توافق مسئلہ کو اور اگر تباین ہو تو کل مسئلہ کو میت اعلیٰ کے مسئلہ ورثار کے سہام مین سوائے سہام وارث متوفی کے ضرب کرین اور میت ثانی کے کل سہام یعنے کل مافی الید کو درصورت تباین اور درصورت توافق وفق مافی الید کو اوس کے ورثار کے سہام مین ضرب کرنے سے حاصل ضرب ہر وارث کا حصہ اوس تصحیح مسئلہ اعلیٰ مین سے ہو گا جو بعد ضرب قرار پائی ہے۔

### مثال

مسئلہ ۶ / ۱۲ / ۲۴

| زوجہ | بیٹی عصمہ کے بطن سے | بیٹا عصمہ کے بطن سے | بیٹا حبیبہ کے بطن سے | بیٹا ہندہ کے بطن سے |
|---|---|---|---|---|
| ہندہ | خالد | بکر | | سلمیٰ |
| ۱ / ۳ | ۲ / ۹ / ۱۸ | ۲ | ۲ / ۶ | ۱ / ۳ / ۶ |

مسئلہ (۲)

| حقیقی بھائی ولید | حقیقی بہن سلمیٰ |
|---|---|
| ۱ / ۴ | ۱ / ۴ |

مسئلہ (۶)

| بیٹی | بیٹی | بیٹی ولید | بیٹی صالحہ | بہن حقیقی |
|---|---|---|---|---|
| حمیدہ | سعیدہ | حمیدہ | | سلمیٰ |
| ۵ / ۱ | ۵ / ۱ | ۵ / ۱ | ۱ / ۵ | ۲ / ۱۰ |

الجامع ۴۲

| ان حیب | ہندہ | خالد | سلمیٰ | حمیدہ | سعیدہ | مجیدہ | صالحہ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | ۶ | ۱۸ | ۴۵ | ۵ | ۵ | ۵ | ۵ |

زید مورث اعلیٰ ہے جب وہ مرا تو اوس نے ایک زوجہ ہندہ اور ایک بیٹا خالد ہندہ کے بطن سے اور دو بیٹے (بکر و ولید) اور ایک بیٹی سلمیٰ دوسری زوجہ (حبیبہ) کے بطن سے چھوڑے حسب قاعدہ زوجہ کو اوس کے اقل مخرج فرض سے حصہ دینے کے بعد بقیہ (۷) سہام بیٹون اور بیٹی ایک و ۲ کے حساب سے تقسیم کر دئے جس سے زوجہ کو ایک سہام ہر پسر ہندہ کو دو سہام اور بیٹے کو ایک سہام ملا چونکہ بکر قبل تقسیم ترکہ مورث مر گیا لہذا اوس کے سہام اوس کے ورثا ولید حقیقی بھائی اور سلمیٰ حقیقی بہن پر تقسیم کئے گئے کیونکہ علاتی بھائی محروم ہو گا بوجہ ہونے حقیقی بھائی کے تو مسلہ (۳) سے ہوا۔ دو سہام بھائی کو اور ایک سہام بہن کو ملا حالانکہ بکر کو مورث اعلیٰ سے کل دو ہی سہام ملے ہیں پس ہم نے مخرج مسلہ بکر یعنے (۳) ہیں اور ما فی الید (۲) میں دیکھا کہ کیا نسبت ہے تو معلوم ہو کہ نسبت تباین ہے۔ پس ہم نے مسلہ ثانی یعنے (۳) کو مسلہ اعلیٰ یعنے (۸) میں ضرب کر دیا تو حاصل (۲۴) ہوئے اور اوس (۳) سے میت اعلیٰ کے ورثا کے سہام میں ضرب دیا تو اب ہندہ کے (۳) سہام (خالد و ولید) کے چھہ چھہ سہام سلمیٰ کے (۳) سہام ہو گئے چونکہ ما فی الید اور مسلہ میں تباین تھا۔ لہذا ما فی الید سے میت ثانی کے ورثا کے سہام میں ضرب دیدیا تو ولید کے (۴) سہام اور سلمیٰ کے (۲) سہام ہو گئے۔ اب اس کے بعد حاصل ضرب (۲۸) کو وافق مسلہ یعنے (۳) پر تقسیم کر دیا تو (۷) حصہ دختر زن کا نکلا اور اسی طرح (۷) کو (۲) میں ضرب کر کے حاصل ضرب (۱۴) کو (۳) پر تقسیم کرنے سے (۴ـ۲) بچا کے بیٹون کا حصہ نکلا۔

**دفعہ ۵۵۳) اگر ترکہ کو قرض خواہون میں بحساب رسدی** تقسیم ترکہ قرضخواہون میں بحساب رسدی

تقسیم کرنا ہو تو قرضخواہ کو وارث اور قرض کو سہم وارث اور مجموعہ قرضہ کو تصحیح مسلہ قرار دیکر توافق و تباین وغیرہ پر (جیسی کہ صورت ہو) حسب قواعد مرقومہ بالا عمل کرنے سے ہر قرض خواہ کا حصہ نکل آئیگا مثال یہہ ہے کہ عبداللہ نے تیس روپیہ متروکہ چھوڑا اوس کے تین قرضخواہون (زید و عمر و بکر)

مجموعہ کو حد الاحیاء کے اوپر نقطہ المبلغ لکھ کر اوس کے نیچے لکھتے ہین - اگر عدد المبلغ اور عدد مسئلہ صورت اعلیٰ برابر ہو تو مسئلہ صحیح ہوگا ورنہ غلط ؛-

# باب وقف مشتمل بر سہ فصول

تعریف وقف | دفعہ ۵۵۶) وقف شرع مین اوسے کہتے ہین کہ کوئی شئے اللہ تعالیٰ کی ملک مین ردکیجائے اور اوس کا نفع خیرات کیا جائے ؛-

نوٹ :- (منجانب مولف) ضرور ہے کہ جو مال وقف کیا جاے متقوم ہو اور واقف کا مملوک وقت کرنے کے وقت ہو ؛-

تشریح :- واقف عاقل و بالغ و آزاد ہو - وقف مشاع کا جبکہ وہ قسمت پذیر ہو جائز ہے ؛-

## فصل اول شرائط وقف

شرائط وقف | دفعہ ۵۵۷) واقف عاقل - بالغ - حر ہو - اوس کو فی ذاتہ قرابت ہو - وقف معلوم ہو نہ مجہول - منجز ہو نہ معلق - بشرطیکہ اوس مین خیار شرط نہ ہو جو مال وقف کیا جائے وہ متقوم ہو اور وقف کرتے وقت واقف کا مملوک ہو ؛-

مخصوص الفاظ وقف | دفعہ ۵۵۸) وقف کے الفاظ مخصوص ہین جیسے یون کہنا کہ میری فلان شئے مساکین کے لئے موقوفہ دائمی ہے یا فلان زمین خدا کے لئے موقوف ہے ؛-

وقف کرنے سے ملکیت زائل ہو جاتی ہے | دفعہ ۵۵۹) موقوف سے واقف کی ملکیت زائل ہو جاتی ہے واقف کی موت سے جب وہ اپنی موت کو وقف پر معلق کرے واقف کے یون کہنے سے کہ فلان نے فلان زمین وقف کی -

جائداد موقوفہ پر متولی کا قبضہ | دفعہ ۵۶۰) وقف تمام نہین ہوتا جب تک جائداد موقوفہ پر متولی کا قبضہ نہو جائے با استثناء سے سمجھ کہ صرف واقف کے قبضہ سے علیحدہ ہو جانے پر اوسکا

وقف تمام ہو جاتا ہے۔

امتناع تملیک وعاریت | دفعہ ۵۶۱) جب وقف با جتماع شرایط اور نہ ہونے کسی مانع کے تمام ہو تو وہ کسی مملوک کا نہیں ہوتا بیچنا اوس میں تملیک رہن نہیں ہے۔

تصحیح وقت وقف | دفعہ ۵۶۲) وقت وقف مشاع کی جبکہ درمیان واقف اور اوس کے شریک مالک یا دوسرے واقف یا اوس کے مانند کے تقرر لیا جہان اوس کے وقف کی مختلف ہو۔ صحیح ہے۔

جواز وقف | دفعہ ۵۶۳) اہل محلہ نے مسجد کو توڑ کر اول سے مضبوط بنانا چاہا تو اگر بنانیوالا منجملہ اہل محلہ کے ہے تو جائز ہے ورنہ نہیں ہے۔ بعض کسی شخص کا اپنے گہر مین مسجد بنانا اور لوگون کو اوس مین نماز کی اجازت دینا اس مسجد کو اس وقت وقف نہ بناوے گا جب تک کہ اوس کا راستہ علیحدہ نہ کر دے اگر کسی مسجد کا گرد وپیش منہدم ہو کر ویران ہو جائے تو بہی وہ مسجد ہے باقی اور واقف یا اوس کے وارثون کی طرف عود نہ کرے گی۔

وقف مال منقولہ | دفعہ ۵۶۴) اس مال منقولہ کا وقف کرنا بہی صحیح ہے جس کا وقف کرنا مسلمانون مین رائج ہو گیا جیسے (کلہاڑی۔ بسولہ۔ کہوڑے۔ ہتہیار) درہم۔ دینار دیگ۔ جنازہ۔ اور اوس کے کپڑے مصحف۔ کتب۔ کیونکہ ان کا رواج مسلمانون مین ہے

تصرف آمدنی وقف | دفعہ ۵۶۵) وقف کی آمدنی سے پہلے وقف کی مرمت کی جائیگی اس کے بعد اس پر صرف کیا جائے گا جو عمارت سے نزدیک تر ہے جیسے مسجد کا امام مدرسہ کا مدرس۔ یعنے اون کو بقدر اون کی کفایت کے دیا جاوے گا۔ پھر چراغی اور فراشی موذن اور ناظر کو دیا جائے گا۔ پہر تیل و اور وضو کے پانی مین صرف کیا جائیگا

ناظر وقف کا تصرف | دفعہ ۵۶۶) اگر ناظر وقف متولی نے باوجود ضرورت مرمت وقف کی آمدنی کو مستحقین پر صرف کر دیا تو اوس کو وہ روپیہ خود دینا پڑے گا۔

امتناع تصرف مستحقین پر | دفعہ ۵۶۷) حاکم یا متولی وقف کو جائز ہے کہ وقف کے منقوض یعنے مکان سکنہ کی لکڑی اور پتھر اور اینٹ کو یا اوس کی قیمت کو اوسکی عمارت پر صرف کرے بشرطیکہ اوس کا بعینہ اعادہ نہ ہو سکتا ہو اور نہ اوس کو ضرورت کے لئے

صفحہ خاص کہے۔ اگر خراب ہونیکا اندیشہ ہو تو فروخت کرکے اوس کی قیمت رکھ چھوڑے تحقیق
پر صرف نہ کرے اس لئے کہ وہ صرف منافع کے مستحق ہیں نہ عین وقف کے۔

**ولایت وقف** دفعہ ۵۶۸) وقف کی ولایت اپنے لئے مقرر کرلینا جایز ہے اگر واقف نے
کسی اور کی ولایت کی شرط نہ کی ہو تو بھی اسی کی ولایت بقول امام ابو یوسف ثابت ہوگی
اور اوس کے بعد اوس کے وصی کی وہ بھی نہ ہو تو حاکم کی۔

**کب متولی ولایت سے محروم کیا جائیگا** دفعہ ۵۶۹) صورتہائے ذیل میں متولی ولایت
سے معزول کردیا جائے گا۔ گو واقف نے یہ شرط کی ہو کہ متولی کو قاضی یا سلطان نہ نکال سکیگا
(۱) اگر وہ خائن ہو (گو وہ خود ہی واقف ہو) (۲) اگر وہ عاجز یا فاسق ہو۔ (۳) اگر وہ
کیمیا گر ہو۔

**بیع و تبدیل وقف** دفعہ ۵۷۰) وقف کے بدل ڈالنے اور بیع کی شرط جائز ہے اور جب چاہے
اوس کی قیمت سے دوسری زمین خرید کرے اور جب دوسری زمین خرید کرچکے تو زمین ثانی
شرائط زمین اول کے تابع ہوگی گو واقف شرائط سابقہ کا ذکر نہ کرے۔

**جواز تبدیل وقف** دفعہ ۵۷۱) وقف کا بدلنا جایز نہیں ہے مگر صورتہائے ذیل میں۔
(۱) اگر واقف نے استبدال کی شرط کی ہو۔ (۲) اگر واقف نے زمین وقف غصب کی اور
اوس پر اتنا پانی جاری کیا کہ زمین زراعت کے لایق نہ رہی تو متولی اوس سے تاوان لیکر
زمین موقوفہ کے عوض دوسری زمین خرید کرسکتا ہے۔ (۳) غاصب نے زمین وقف کی اور گواہ
نہیں ہیں تو غاصب سے غصب کی قیمت لیکر دوسری زمین خرید کرکے شرائط سابق کے موافق وقف
کرے۔ (۴) جب کوئی شخص زمین موقف سے اچھی اور کثیر الحاصل زمین زمین موقوف کے عوض دیتا ہو

**جواز وقف اشجار** دفعہ ۵۷۲) وقف اشجار و بلا زمین جایز ہے بشرطیکہ زمین وقف ہو۔
گو زمین کا واقف دوسرا ہو۔

**عاریت و اجارہ** دفعہ ۵۷۳) عاریت اور اجارہ کی زمین پر جو عمارت ہو اوس کا وقف
جایز نہیں ہے لیکن اگر زمین محتکرہ ہو تو جایز ہے۔

**وقف اراضی معافی** دفعہ ۵۷۴) اراضی معافی کا وقف کرنا جایز نہیں ہے لیکن جب

زمین معافی کا کوئی مالک اور نہو یا وہ حاکم کی ملوک ہو اور حاکم نے اوس کو کسی کے لئے معاف کر دیا ہو تو جایز ہے۔

وقف وقت مرض الموت | دفعہ ۵۷۵) مرض الموت میں وقف کرنا مثل مرض الموت کے ہبہ کے ہے یعنے ثلث مال تک اگر قبضہ ہو گیا ہو نافذ ہو گا۔

وقف باطل | دفعہ ۵۷۶) راہن مفلس اور ایسے مریض کا جو دین محیط کا مدیون ہے وقف باطل ہے۔

کن اشیا کے وقف میں فقیر و غنی برابر ہیں | دفعہ ۵۷۷) اشیاء ذیل کے وقف میں فقیر اور غنی برابر ہیں۔

(۱) مسافر خانہ (۲) خانقاہ (۳) آبدار خانہ (۴) قبرستان (۵) پل (۶) مسجد (۷) پن چکی اور مثل ان کے اور اشیاء۔

## فصل دوم مراعات وقف کے بیان میں

مراعات وقف | دفعہ ۵۷۸) متولی واقف کی شرائط سے زیادہ اجارہ نہیں دیسکتا بلکہ حاکم اوس کو زیادہ کر سکتا ہے۔ اگر واقف نے مدت اجارہ زمین میں تین سال کی مدت مقید ہو گی بجز اس کے کہ مصلحت اس کے خلاف ہو۔

اجارۂ وقف | دفعہ ۵۷۹) وقف کا اجارہ اجرت مثل پر دینا جایز ہے مثل اوس سے کم پر گو شخص مستحق ہی مستاجر ہو۔ لیکن جب کوئی اور شخص خواہش نہ کرتا ہو تو تھوڑی سی کمی جایز ہے

فسخ اجارہ | دفعہ ۵۸۰) اگر بعد عقد اجارہ وقف کا کرایہ ارزان ہو جائے تو بعضوں کے نزدیک فسخ کرنا جایز ہے۔ بعضوں کے نزدیک جایز نہیں ہے۔

امتناع جواز اجارہ | دفعہ ۵۸۱) جس شخص کے لئے محصول اور سکونت وقف ہو وہ اجارہ دینے کا مجاز نہیں ہے اور نہ دعوی کا۔ کیونکہ مستحق کا حق محصول میں ہے نہ عین وقف میں۔ اگر وقف کسی نے اوس سے غصب کر لیا ہو تو بسبب تولیت یا حکم حاکم دعوے کر سکے گا۔

مستاجر کو پورا حصہ دینا لازم ہوگا | **دفعہ ۵۸۲**) جب متولی جائداد موقوفہ کو اجرت مثل سے کمتر پر اجارہ دے تو مستاجر کو پورا اجر دینا لازم ہوگا نہ متولی کو کیونکہ اوس کو کم کرنے اور ساقط کرنے کی ولایت نہیں ہے۔

وقف میں شہادت | **دفعہ ۵۸۳**) وقف میں گواہی بدون دعوی کے مقبول ہوتی ہے بغرض حصول ثواب کے اسی طرح گواہی پر گواہی دینا۔ اور گواہی عورتوں کی مردوں کے ساتھ اور شہرت کی گواہی وقف کے اثبات پر جائز ہے۔ لیکن شرائط وقف کے اثبات کے لئے شہرت کی گواہی مقبول نہ ہوگی۔

دعوی مستحق وقف | **دفعہ ۵۸۴**) بعض مستحق وقف بجائے کل مستحقین کے ہے۔ اس لئے جب وقف ایک جماعت کے لئے ہو تو اون میں سے ایک مستحق دعوے کر سکتا ہے۔

شمول جائداد موقوفہ | **دفعہ ۵۸۵**) اگر متولی وقف نے مال وقف سے وقف کرنیکے لئے کوئی گھر خرید کیا ہو تو یہہ گھر جائداد موقوفہ سابقہ کے ساتھہ شامل نہ کیا جائے گا اور اوس کی بیع جائز ہوگی۔

وثیقہ اجارہ | **دفعہ ۵۸۶**) اگر متولی نے وقف کو اجارہ دیا لیکن وثیقہ اجارہ میں یہہ ذکر نہیں کیا کہ وہ کس طرح متولی وقف ہوا ہے واقف کی طرف سے یا حاکم کی طرف سے تو ایسا اجارہ جائز نہیں اور یہی حکم وصی کا ہے۔

اقارب میں تولیت کی وقف | **دفعہ ۵۸۷**) اگر واقف کے اقارب میں کوئی شخص تولیت وقف کی لیاقت رکھتا ہو تو غیر شخص متولی مقرر نہ کیا جائیگا۔

اختیار واقف | **دفعہ ۵۸۸**) واقف کو متولی کے موقوف کرنے کا بجز اس کے کہ متولی حاکم مقرر کیا ہوا اختیار ہوگا۔

وقف کرنا قبل وجود موقوف علیہ | **دفعہ ۵۸۹**) قبل وجود موقوف علیہ کے وقف کرنا صحیح ہے مثلاً زید نے خالد کی اولاد کے لئے وقف کیا حالانکہ اوس کی کوئی اولاد اس وقت نہیں ہے تو صحیح ہے۔ اور جب تک کوئی اولاد پیدا ہو محاصل وقف فقرا پر صرف کیا جائیگا۔

وقف پر قرض لینا | **دفعہ ۵۹۰**) وقف پر قرض لینا جائز نہیں مگر بضرورت مرمت وغیرہ

یا اجازت قاضی بدین شرط کہ وقف کے کرایہ وغیرہ سے کام نہ چل سکتا ہو جائز ہے۔

**واقف کے مقرر کئے ہوئے سے زیادہ لینا** دفعہ ۵۹۱) متولی کو اوس سے زیادہ لینا جو واقف نے اوسکے واسطے مقرر کیا ہے جائز نہیں ہے اور جو اضافہ آمدنی مین ہو وہ وقف کے مصارف شرعیہ مین صرف کیا جائے گا۔

## فصل سوم اولاد پر وقف کرنیکے بیان مین

**اولاد پر وقف** دفعہ ۵۹۲) اپنی ذات اور اپنی اولاد اور اپنی نسل کے وقف مین محصول وقف اپنی ذات کے لئے مقرر کرنا تا حیات اور پھر اسی طرح درجہ بدرجہ بقول امام ابو یوسف جائز ہے اور اولاد مین اناث بھی داخل ہین بجز اس کے کہ وہ ان کی تخصیص کر دی ہو۔

**وقف تمام نسل پر شامل ہوگا** دفعہ ۵۹۳) اگر واقف نے وقف کیا اپنے بیٹے پر تو اسی کے لئے مخصوص ہوگا اور اگر بیٹے اور پوتے کے لئے تو بیٹے اور پوتے کے لئے مخصوص ہوگا اور اگر بطن ثالث کو زیادہ کیا تو اوس کی تمام نسل کو شامل ہوگا۔

**بناء وقف مین اناث بھی داخل ہون گے** دفعہ ۵۹۴) اگر واقف نے کہا کہ مین نے اپنے بیٹون یا اپنے بھائیون پر وقف کیا تو اوس مین اناث بھی داخل ہون گے۔

**آمدنی وقف کب مساکین کے لئے ہوگی** دفعہ ۵۹۵) اگر بیٹون پر وقف کیا اور اوسکی صرف بیٹیان ہین یا بیٹیون پر وقف کیا حالانکہ اوس کے صرف بیٹے ہین تو آمدنی وقف مساکین کے واسطے ہوگی اور جب وہ پیدا ہو جس کا واقف نے ذکر کیا یعنے بیٹا یا بیٹی جیسی صورت ہو تو وقف اوس کی طرف عود نہ کرے گا۔

**تقسیم آمدنی** دفعہ ۵۹۶) آمدنی اولاد کے طبقات مین برابر تقسیم ہوگی۔ اگر واقف نے ترتیب بیان نہ کی ہو اور جب واقف نے شرط کی ہو کہ ہر مرد کو عورت سے دونا ملے تو اوسی کے مطابق عمل ہوگا۔

**وقف اولاد وغیرہ پر** دفعہ ۵۹۷) اگر واقف نے کہا کہ مین نے اپنی ولد اور نسل پر صدقہ کے لئے وقف کیا اور جو ان مین مر جائے اوس کا حصہ اوس کی نسل کے واسطے

ہوگا تو اوس کا حصہ تمام اولاد اور نسل کے واسطے ہوگا ۔

## باب ۶ اللقیط

تعریف لقیط | دفعہ ۵۹۸) لقیط لغت مین اوسے کہتے ہین جو زمین سے اٹھایا گیا ہو اور اصطلاح شرع مین انسان کے اوس بچہ کو کہتے ہین جو تہمت زنا سے بچنے کے لئے یا محتاجی کی وجہ پھینکدیا گیا ہو۔

لقیط مسلم کو دیا جائیگا | دفعہ ۵۹۹) اگر لقیط کو ایک مسلم اور ایک کافر نے پایا ہو اور دونون باہم جھگڑا کرین تو لقیط مسلم کو دیا جائیگا اور دونون ملتقط اسلام و کفر مین برابر ہون (یعنے دونون مسلمان ہون یا دونون کافر) تو قاضی کی تجویز کے مطابق عمل ہوگا۔ اگر ان دونون مین سے کوئی ایک اس کے نسب کا دعوی کرے تو اوس سے لقیط کا نسب ثابت ہوگا بشرطیکہ لقیط زندہ ہو۔ اور اگر زندہ نہ ہو تو گواہی سے نسب ثابت ہوگا۔

تصدیق دعوی کی شہادت | دفعہ ۶۰۰) اگر لقیط کے نسب کا دعوے کوئی شوہر والی عورت کرے تو اگر شوہر اوس کی تصدیق کرے یا دائی اوسکی گواہی دے۔ یا ولادت کی گواہی یعنی ہو گو ایک مرد اور دو عورتین گواہ ہون تو عورت کا دعوی ثابت ہوگا اور اگر ایسا نہ ہوئے یعنے شوہر وغیرہ اوسکی تصدیق نہ کرین تو دعوی ثابت نہ ہوگا۔ اور اگر عورت کا شوہر نہ ہو تو دو مردون کی گواہی ضرور ہوگی۔

تصرف مال لقیط | دفعہ ۶۰۱) اگر لقیط کے ساتھ مال پایا جاوے تو وہ اوسی کا مال سمجھا جائیگا یعنے یہ سمجھا جائے گا کہ جس نے اوسے ڈالدیا ہے اس کے صرف کے لئے مال بھی رکھدیا ہے خواہ مال اوس کے نیچے ہو یا اوپر ہو یا وہ کوئی جانور ہو جس پر لقیط ہو اور مال مذکور بحکم قاضی لقیط پر صرف کیا جائے۔

بادشاہ وقت لقیط کا متولی ہوگا | دفعہ ۶۰۲) لقیط کے مقابلہ مین ملتقط کا کیا ہوا نکاح اور بیع نافذ نہ ہوگا اور نہ اوس کا اجارہ نافذ ہوگا اس لئے کہ لقیط کی جان و مال پر حکومت کا حق بموجب مضمون اس حدیث کے کہ جسکا کوئی ولی نہ ہو اوس کا ولی بادشاہ وقت ہے سلطان کو ہے

مجہول النسب کا تعلق لقیط کے احکام سے | دفعہ ۶۰۳) مجہول النسب آدمی مثل لقیط کے ہے ور

احکام مجہول النسب سے بہی تعلق ہین ۔

## باب ۹ اللقط

**تعریف لقطہ** | دفعہ لم ۶۰) لقطہ وہ مال ہے جو ضائع پایا جاوے ۔ جیسے مال گم شدہ اور جس کا مالک معلوم نہ ہو ۔

**افتادہ چیز کا اٹہانا اوس کے مالک کے لئے افضل ہے** | دفعہ ۶۰۵) افتادہ چیز کا اٹہانا اوس کے مالک کے لئے افضل ہے اگر اپنی ذات پر اعتماد نہ ہو اوس کے تصرف کرنے کا تو اوسکا ترک بہتر ہے اگر لقطہ کو اپنے واسطے لیگا تو حرام ہے کیونکہ یہہ غصب کرنیکے برابر ہوگا ۔

**مالک کا اختیار بعد خیرات** | دفعہ ۶۰۶) اگر مالک خیرات کر دینے کے بعد آوے تو اوسے اختیار ہے کہ خیرات کو جایز رکہے یا نہ رکہے یا ضمان لے ملتقط سے یا اوس فقیر سے جس نے اوس کا مال خیرات مین پایا اگر چیز موجود ہو تو فقیر سے واپس لے لے ۔

**ملتقط پر ضمان** | دفعہ ۶۰۷) ملتقط پر ضمان لازم ہوگا گو اس نے قاضی کے حکم سے خیرات کی ہو اور اوسے اختیار ہے کہ قاضی یا بادشاہ سے ضمان لے ۔ اگر قاضی یا بادشاہ نے بہی تصدیق کیا ہو ۔ اس لئے کہ یہہ خیرات کرنا ہی بغیر اذن مالک کے ہے ۔

**ملتقط کا استحقاق لقطہ کے پانے مین** | دفعہ ۶۰۸) اگر ملتقط لقیط اور لقطہ پر جو کچہہ صرف کرے تو تو اوس کا اوسی طرح احسان ہے جیسے غیر کا دین بدون اذن ادا کیا ۔ اور وہ بسبب قصور ولایت اپنے صرفہ کا تقاضہ مالک سے نہین کر سکتا ۔ لیکن اگر ملتقط نے بحکم قاضی واپسی کی شرط سے صرف کیا ہو تو وہ اوس کے پانے کا مستحق ہوگا ۔

**حاکم کا ملتقط کو لقطہ کے خرچ کرنے کا حکم دینا** | دفعہ ۶۰۹) اگر لقطہ جانور لایق تصرف ہو جیسے گہوڑا تو بہ اذن اجارہ دینا اور اوس کی اجرت سے اس پر صرف کرنا جایز ہے اگر جانور کے رکہنے مین نفع اجارہ کا نہ ہو (جیسے بہیڑ بکری) تو حاکم کو چاہیے کہ اوس کو فروخت کر کے اوسکی قیمت رکہہ چہوڑے اور اگر اوس پر خرچ کرنا مناسب ہو تو حاکم دو تین دن مالک کے ظاہر ہو نیکی امید پر ملتقط کو خرچ کرنے کا حکم دے ۔

**مالک لقطہ کو لقطہ کے مطالبہ کا حق** دفعہ (۶۱۰) ایک شخص نے لقطہ اٹھایا اور وہ اوسکی پاس سے جاتا رہا اور وہ ایک غیر شخص کے پاس پایا گیا تو ملتقط اول کو (بقول بعض فقہا) مطالبہ کا حق نہیں ہے بخلاف ودیعت کے۔ لیکن صحیح یہ ہے کہ وہ بسبب سبقت کے زیادہ حقدار ہے اس لئے وہ اس سے مطالبہ کرسکتا ہے۔

**متوفی کا اسباب وغیرہ اسکے ورثا کو پہونچانا رفیق پر واجب ہے** دفعہ (۶۱۱) اگر کوئی شخص ایسے جنگل میں جو وطن سے دور ہو مرجائے تو اوس کے رفیق کو اوس کے اسباب وسواری کا بیچنا اور قیمت اوس کی اوس کے لوگوں کو پہونچانا جائز ہے۔ اگر جنگل قریب ہو تو بعینہ اسباب کو پہونچا دینا چاہیئے۔

**وارث کا پتہ معلوم نہو تو متوفی کا مال لقطہ کے مثل ہو** دفعہ (۶۱۲) اگر کوئی مسافر کسی کے گھر میں مرجائے اور اوس کے وارث کا پتہ نہ معلوم ہو تو اگر اوس کا مال زیادہ مقدار میں نہ ہو تو وہ لقطہ کے مثل ہے اگر زیادہ ہو تو بیت المال کے واسطے ہے۔

# باب دہم جنایات

**تعریف جنایات** دفعہ (۶۱۳) جنایات جمع ہے جنایت کی جس کے معنی لغت میں برے کام کے ہیں اور شرع میں جنایت اس فعل حرام کا نام ہے جو جان یا مال پر واقع ہو۔ لیکن اصطلاح فقہا میں اس فعل حرام کو کہتے ہیں جو (جان یا اطراف ہاتھ پاؤں وغیرہ) انسان پر واقع ہو۔

**شرط جنایت** دفعہ (۶۱۴) جنایت کی شرط یہ ہے کہ محل جاندار ہو۔

**تعریف جنایت علی النفس** دفعہ (۶۱۵) جنایت علی النفس کو قتل کہتے ہیں اور (جنایت علی الاطراف) کو قطع اور جراحت کہتے ہیں (قتل عبارت اوس فعل حرام سے ہے) جو عبد کی طرف مضاف ہوا ور اوس کے سبب سے زندگی زائل ہو جائے۔

**اقسام قتل** دفعہ (۶۱۶) اقسام قتل جن سے احکام آئندہ متعلق ہیں حسب ذیل پانچ ہیں۔
(۱) قتل عمد (۲) قتل شبہ عمد (۳) قتل خطا (۴) قتل جاری مجرائے خطا (۵) قتل بالسبب۔

**تعریف قتل عمد** دفعہ (۶۱۷) جو قتل کہ ایسے ہتیار یا ایسی چیز سے واقع ہو کہ جسم کے پھاڑنے یا

اوس کے اجزا کے جدا کرنے میں ہتھیار کا کام دے وہ قتل عمد ہے بشرطیکہ اوس سے قتل انسان مقصود ہو۔

ثبوت قتل عمد | دفعہ ۶۱۸) ثبوت قتل عمد کے لئے مقتول کا زخمی ہونا شرط ہے۔

سوئی کے قاتل پر قصاص | دفعہ ۶۱۹) اگر کوئی شخص سوئی کے زخم سے مرجائے تو قاتل پر قصاص واجب نہیں ہوتا مگر جب کہ سوئی مقتل پر لگے۔ لفظ مقتل سے ایسا عضو مراد ہے کہ جس میں معمولاً زخم لگنے سے انسان ہلاک ہوجاتا ہے۔

قتل عمد کی سزا | دفعہ ۶۲۰) قتل عمد کی سزا قصاص اور حرمان ارث ہے لیکن امام شافعی رح کے پاس ورثار مقتول کو اختیار ہے کہ قصاص لیں یا دیت اور تراضی طرفین سے قصاص کے بجائے دیت دیجا سکتی ہے۔ بطور صلح کے۔

اجنبی کا قصاص | دفعہ ۶۲۱) اگر اجنبی شخص بلا حکم حاکم یا وارث کے غلطی سے قتل میں شریک ہوجائے تو قاتل ثانی کے مددگاروں پر دیت واجب ہوگی۔

زخم لگانے والے کا قصاص | دفعہ ۶۲۲) کوئی شخص کسی کو زخم لگائے اور وہ زخمی فریش رہکر مرجائے تو زخم لگانیوالا مستوجب قصاص ہوگا۔

جب دو قاتل ہوں تو مستوجب قصاص کون ہوگا | دفعہ ۶۲۳) اگر ایک شخص نے کسی کا پیٹ پھاڑا ہو اور دوسرے نے اوس کی گردن کاٹی تو گردن کاٹنے والے پر قصاص واجب ہوگا بشرطیکہ پیٹ پھاڑنے سے زندہ رہنا ممکن ہو۔

شخص ثالث ثلث دیت کا مستوجب ہونا | دفعہ ۶۲۴) اگر کسی شخص کی موت کچھہ اوس کے فعل سے اور کچھہ درندہ یا گزندہ کے فعل سے اور کچھہ شخص ثالث کے فعل عمد سے واقع ہو تو شخص ثالث ثلث دیت کا مستوجب ہوگا۔

قاتل کے مرجانے سے ورثار مقتول کا حق ساقط ہونا | دفعہ ۶۲۵) اگر قاتل بعد قتل کرنیکے مرجائے تو ورثائے مقتول کا حق ساقط ہوجائے گا۔

ورثار مقتول صغیر یا مجنون ہوں تو اون کا باپ قصاص لیسکتا ہے | دفعہ ۶۲۶) اگر مقتول کے ورثار مجنون یا مسلوب الحواس یا صغیر ہوں تو ورثار کا باپ بہ قائمقامی ورثار قصاص لے سکتا ہے۔

**قاتل کا قصاص سے بری نہونا** دفعہ (۶۲۷) اگر مقتول اپنا خون بخشکر اپنے قتل کا باعث ہو تو قاتل قصاص سے بری نہ ہو گا۔

**حق قصاص کا ہبہ** دفعہ (۶۲۸) حق قصاص کا ہبہ کرنا ناجایز ہے۔

**ورثائے مقتول مین سے ایک وارث کا قصاص لینا** دفعہ (۶۲۹) مقتول کے ورثا مین سے ایک وارث قصاص لینے کا مجاز ہے مگر جبکہ اوس کو معلوم نہ ہو کہ دوسرے ورثا نے معاف کر دیا ہے۔

**تعریف قتل شبہ عمد** دفعہ (۶۳۰) جب قتل ایسی چیز سے واقع ہو جس سے اجزائے بدن جدا نہ ہو سکین۔ یا جسم نہ پہٹ سکے تو قتل شبہ عمد ہو گا۔

**قتل شبہ عمد کی سزا** دفعہ (۶۳۱) قتل شبہ عمد کی سزائین حسب ذیل ہین۔

(۱) گناہ (۲) کفارہ (۳) دیت مغلظ قاتل کے مددگارون پر۔

دیت کی دو قسمین ہین۔ (۱) مغلظ (۲) غیر مغلظ۔

دیت مغلظ سے اونٹنیان ۲۵۔ یکسالہ۔ ۲۵۔ دوسالہ۔ ۲۵ سہ سالہ۔ ۲۵ چہار سالہ مراد ہیں۔ دیت غیر مغلظ سے دس ہزار درہم یا ہزار دینار مراد ہین۔

اگر کسی شخص سے چند بار قتل شبہ عمد واقع ہو تو حاکم مسلم سیاسۃً حکم قصاص نافذ کر سکتا ہے

**قاتل کا مستوجب دیت نہونا** دفعہ (۶۳۲) اگر کوئی شخص کسیکی ہاتہ پاؤن باندہکر دریا مین ڈالدی اور وہ شخص تہوڑی دیر تیر کر مرجائے تو قاتل مستوجب دیت نہ ہوگا اگر بمجرد ڈالنے کے مرجائے تو مستوجب ہو گا۔

**قاتل کے مددگارون پر دیت کی واجبیت** دفعہ (۶۳۳) اگر کوئی شخص کسی شخص کے ہاتہ پاؤن باندہکر کسی سرد مقام یا دہوپ مین ڈالدے جسکی وجہ سے وہ شخص مرجاے تو قاتل کے مددگارون پر دیت واجب ہوگی۔

**کسی شخص کو درندہ کے روبرو ڈالنے کی سزا** دفعہ (۶۳۴) اگر ایک شخص دوسرے کے ہاتہ پاؤن باندہکر درندہ یا گزندہ کے روبرو ڈالدے تو ڈالنے والا مستوجب تعزیر ہو گا۔

**کسیکو مقید کر کے مار ڈالنے سے دیت کا مستوجب ہونا** دفعہ (۶۳۵) جبکہ ایک شخص دوسرے شخص کو کسی مقام محدود مین مقید کر کے بہوکا پیاسا مار ڈالے تو وہ شخص دیت و عقاب کا مستوجب ہو گا۔

**کسی کو زندہ دفن کرنے سے قصاص** دفعہ ۴۳۶) اگر ایک شخص دوسرے کو زندہ دفن کردے تو اس سے قصاص لیا جاوے گا۔

**قتل خطا کے اسباب** دفعہ ۴۳۷) کوئی شخص کسی عادتاً بالنفس فعل کی خطا کی وجہ سے دوسرے شخص کی ہلاکت کا باعث ہو تو وہ مرتکب قتل خطا سمجھا جائے گا۔ بشرطیکہ وہ فعل کسی عام جائز کے کرنے میں صادر ہوا اور جائز طریق اور جائز وسیلوں سے مناسب احتیاط اور ہوشیاری سے کیا جائے۔

**مرتکب قتل خطا کی سزائیں** دفعہ ۴۳۸) مرتکب قتل خطا حسب ذیل سزاؤں کا موجب ہوگا

(۱) گناہ۔ (۲) کفارہ۔ (۳) حرمان ارث۔ (۴) دیت غیر مغلظ عاقلہ کے ذمہ واجب ہے۔

**نیند یا بیہوشی میں ہلاکت کا وقوع** دفعہ ۴۳۹) جب کوئی شخص کسی شخص کے ایسے فعل سے جو نیند یا بیہوشی یا بے احتیاطی کی حالت میں سرزد ہوا ہو ہلاک ہو جائے تو وہ شخص قتل خطا کا مرتکب سمجھا جائے گا۔

**قتل جاری مجرائے خطا کی سزا** دفعہ ۴۴۰) قتل خطا اور جاری مجرائے خطا کی سزا یکساں ہیں ایک ہی ہے۔ مثلاً زید نیند یا بیہوشی میں بکر پر گر پڑے یا زید کے ہاتھ سے (اینٹ وغیرہ) بکر پر گر پڑے۔ اور اس طرح زید بکر کی ہلاکت کا باعث ہو تو کہا جائے گا کہ زید قتل جاری مجرائے خطا کا مرتکب ہوا۔

**قتل بالسبب کے مرتکب پر دیت غیر مغلظ** دفعہ ۴۴۱) جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص کی ملک میں بلا اذن مالک یا حاکم کے کوئی ایسا فعل کرے جس کے کرنے کا وہ شرعاً مجاز نہ ہو اور اس فعل کی وجہ سے کسی شخص کی ہلاکت کا باعث ہو تو وہ شخص قتل بالسبب کا مرتکب فقط دیت غیر مغلظ کا مستوجب ہوگا قتل بالسبب موجب حرمان ارث نہیں ہے۔

**قاتل کی براءت مالک زمین کی تصدیق پر** دفعہ ۴۴۲) اگر قتل واقع ہونے کے بعد اس زمین کا مالک یہ ظاہر کرے کہ وہ فعل جس سے ہلاکت واقع ہوئی اس کی اجازت سے کیا گیا تھا تو اس کے قول کی تصدیق کی جائے گی اور قاتل بری ہو جائیگا۔

**قتل عمد سے قصاص کی واجبیت** دفعہ ۴۴۳) جس شخص کا قتل کرنا کہ قاتل کو کسی وقت میں مباح نہ تھا ہے اس کے قتل عمد سے قصاص واجب ہوگا عام ازیں کہ قاتل ذمی ہو یا مسلمان مگر

امام شافعیؒ کے پاس مسلمان بعوض ذمی قتل نہیں کیا جا سکتا۔

**قصاص مستامن اور حربی کا قتل عمد** دفعہ ۶۴۴) مستامن اور حربی کا قتل عمداً موجب قصاص نہیں ہے

**قاتل مجنون ہونے سے قصاص کا سقوط** دفعہ ۶۴۵) جبکہ قاتل بعد صدور حکم (قصاص) مگر قبل نفاذ حکم (قصاص) مجنون ہو جائے تو قصاص دیت ہو جائے گا لیکن اگر قاتل مقتول کے ورثا کو سپرد کرنے کے بعد دیوانہ ہو جائے تو قصاص ساقط نہ ہوگا۔

**قصاص قاتل مجنون بحالت صحت** دفعہ ۶۴۶) اگر کوئی ایسا شخص قتل کا باعث ہو جائے جو کبھی دیوانہ اور کبھی اوس کو افاقہ ہو جاتا ہے تو اوس سے قصاص اوس وقت لیا جائے گا جبکہ وہ صحت کی حالت میں ہو۔

**غلام کا قصاص** دفعہ ۶۴۷) اگر غلام اپنے مولی کو قتل کرے تو اوس پر قصاص واجب ہوگا۔

**وقف کے غلام کا قتل** دفعہ ۶۴۸) وقف کے غلام کو قتل کرنا موجب قصاص نہیں ہے۔ مگر قاتل سے غلام کی قیمت لیجائے گی اور اوس قیمت سے وقف کے لئے دوسرا غلام خرید کیا جائے گا۔

**داماد کے قتل پر دیت کا وجوب** دفعہ ۶۴۹) اگر کوئی شخص اپنے داماد کو جبکہ اوسکی بیٹی اوس کے نکاح میں ہو قتل کرے تو قاتل پر قصاص واجب نہیں ہوتا۔ ہاں دیت دینا واجب ہوگا

**ہر حالت میں قصاص کا واجب ہونا** دفعہ ۶۵۰) مذہب حنفیہ کی رو سے ہر حالت میں قصاص واجب ہوگا۔ عام ازیں کہ قاتل و مقتول میں سے دونوں غلام ہوں یا دونوں آزاد۔ یا ایک آزاد اور ایک غلام۔ مگر مذہب شافعیؒ کی رو سے اگر آزاد غلام کو قتل کرے تو آزاد پر قصاص واجب نہیں ہو سکتا۔

**مقطوع الاعضا کے قاتل کا قصاص** دفعہ ۶۵۱) اگر کوئی شخص کسی مقطوع الاعضا کو قتل کرے تو قاتل پر قصاص واجب ہوگا۔ نوٹ یہ مسئلہ میں نے اپنی یاد سے لکھا کتاب میں نہیں ملا۔ مؤلف

**قاتل فروعات پر قصاص** دفعہ ۶۵۲) اگر کوئی شخص اپنے فروعات میں سے کسی کو قتل کرے تو اوس پر قصاص واجب نہ ہوگا۔ مگر امام مالکؒ کے نزدیک جبکہ باپ اپنے بیٹے کو گلا کاٹ کر ذبح کرے یعنے قصداً تو اوس پر قصاص واجب ہوگا۔ اگر کوئی شخص اپنے اصول میں سے کسی شخص کو قتل کرے تو اوس پر قصاص واجب ہوگا۔

**مرہون کے قتل کا قصاص** دفعہ ۶۵۳) اگر کوئی شخص عبد مرہون کو قتل کرے تو اس پر اس صورت میں قصاص واجب ہوگا جبکہ راہن و مرتہن دونوں موجود ہوں اور قصاص لینے پر آمادہ ہوں لیکن اگر راہن قصاص لینے پر مشغول ہو تو مرتہن کا حق ساقط ہو جائیگا
نوٹ - یہ مسئلہ بھی میں نے اپنی یاد پر لکھا ہے - مؤلف

**عبد مکاتب کا قتل** دفعہ ۶۵۴) اگر کوئی شخص عبد مکاتب کو قتل کرے تو اوس کا وارث اوس کا مولے ہوگا۔

**قصاص تلوار سے لیا جائیگا** دفعہ ۶۵۵) قصاص تلوار سے لیا جائیگا۔ مگر امام شافعی رح کے پاس قاتل اسی طرح قتل کیا جائیگا جس طرح کہ اوس نے مقتول کو قتل کیا ہے۔

**دوسرے کے ذریعہ سے ورثائے مقتول کے حق کا نفاذ** دفعہ ۶۵۶) ورثائے مقتول اپنے حق کو دوسرے کے ذریعہ سے نافذ کرا سکتے ہیں۔ نوٹ یہ مسئلہ بھی یاد پر لکھا گیا ہے - محمد عبد المجید خان۔

**زہر پلانے والے پر قصاص کا واجب نہونا** دفعہ ۶۵۷) اگر کوئی شخص کسی شخص کو اسکی لاعلمی میں زہر پلادے تو زہر پلانے والے پر قصاص واجب نہ ہوگا۔ لیکن تعزیر دیجائیگی اور اگر زبردستی پلادے تو پلانے والے کے مددگاروں پر دیت لازم ہوگی۔

**گلا دبا کر مار ڈالنے سے قصاص کی ناواجبیت** دفعہ ۶۵۸) اگر کوئی شخص کسی شخص کو گلا داب کر یا ایسے پانی میں کہ جس سے تیر کر نکل جانا ممکن ہو ڈالدے تو اوس پر قصاص واجب نہ ہوگا بلکہ دیت دینا ہوگی - کیونکہ یہ صورتیں قتل خطا کی ہیں۔ اور اگر کسی کو گلا داب کر مارنیکی عادت ہو تو اوسکو سیاستہً قتل کرنا چاہئے نہ بطور قصاص کے چنانچہ ٹھگوں کو قتل کرنیکا اسی پر فتویٰ ہے۔

**اوس شخص کا قتل جو مسلمانوں پر تلوار کھینچے** دفعہ ۶۵۹) اگر کوئی شخص مسلمانوں پر تلوار کھینچے اور اس کا دفع کرنا اور طور پر ممکن نہو تو اوس کو قتل کیا جا سکتا ہے اور اسی طرح اگر کوئی شخص دوسرے شخص پر ہلاکت کی نیت سے حملہ کرے تو وہ شخص دوسرے شخص کو قتل کر سکتا ہے۔

**مال لینے کی غرض سے کسی شخص کا قتل کرنا** دفعہ ۶۶۰) اگر کوئی شخص کسی شخص کا مال اوس کی بلا رضامندی لینا چاہے تو صاحب مال اوس کو قتل کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ مال دس درم یا دس سے زیادہ ہو۔

مقتول کی خواہش پر قتل کا وقوع ہو تو قصاص کی ناواجبیت دفعہ ۶۶۱) اگر کوئی شخص کسی شخص کو یہ کہے کہ تو مجھکو قتل کر اور دوسرا شخص اوس کو تلوار سے قتل کرے تو قاتل پر قصاص واجب نہ ہو گا۔ لیکن دیت دینا واجب ہو گی اور اسی طرح اگر کوئی شخص کہے کہ میرے باپ یا فرزند بالغ کو قتل کر اور وہ قتل کر دے تو اوس پر قصاص واجب ہو گا بلکہ دیت واجب ہو گی :۔

قصاص کا ثبوت دفعہ ۶۶۲) قصاص کا ثبوت ابتداءً بطور خلافت کے وارثوں کے لئے ہوتا ہے۔ امام اعظمؒ کے پاس لیکن صاحبین کے پاس بطور وراثت کے ہوتا ہے :۔

قصاص کا التوا بوجہ عدم موجودگی ایک بھائی کے دفعہ ۶۶۳) اگر ایک بھائی اپنے دوسرے بھائی کے غیاب میں اپنے والد کے قتل کے گواہ پیش کر کے ثابت کر دے تو قصاص تا وقتیکہ دوسرا بھائی حاضر نہ ہو جائے نہ لیا جائے اور نہ قاتل اوس کے آنے تک محبوس رکھا جائے گا کیونکہ وہ متہم ہو گیا ہے فقط

نیازمند

حافظ محمد عبد المجید خان وکیل درجہ اول مؤلف مجموعہ مصباح النظائر

ختم شد

ملاحظہ ہو نظائر متعلقہ

حق محفوظ ہے

# نظائر شرع محمدی متعلقہ حیدرآباد

## مولفہ و مصححہ

عالیجناب مولوی حافظ محمد عبد الحمید خان صاحب وکیل ہائیکورٹ مقیم ضلع پربھنی

---

(۱) بجز میراث اور نکاح کے عام طور پر اس ملک میں تمام معاملات میں شرع محمدی پر عمل کیا جاتا۔ مجموعہ فیصلہ جات جلد ۳ صفحہ ۱۲۲ متفنن ۳ صفحہ ۱۳۴ ۱۲۹۷ف مخزن جلد ۴ صفحہ ۱۱۔

(۲) جس حال میں کہ باوجود ممانعت مالک زمین کے کوئی شخص غیر کی زمین پر مکان بنائے تو ایسی حالت میں کوئی حیلہ شرعی مدعی علیہ کو اس زمین پر مکان بنانے کا نہیں ہے اور شرعاً ایسا معاملہ غصب ہے۔ مجموعہ فیصلہ جات جلد ۳ صفحہ ۵۴ و متفنن جلد ۳ صفحہ ۵۴ ۱۲۹۷ف ,, ,,

(۳) شرع شریف کے لحاظ سے جو قواعد شفع اور طلب مواثبت کے ہیں وہ مسلمان حنفی المذہب لوگوں سے متعلق ہیں۔ ان کے پابند اہل ہنود نہیں ہیں۔ مجموعہ متفنن دکن جلد ۸ صفحہ ۳۷ و متفنن جلد ۷ صفحہ ۳۵۳ و ۳۵۔ مخزن جلد دوم صفحہ ۲۰۶ ۱۳۰۳ف ,, ,,

(۴) ملکی جائداد کے ہبہ یا عطا سے وہ مسائل متعلق نہیں ہے۔ جو جائداد خانگی کے ہبہ یا عطا سے متعلق ہیں۔ ملکی جائداد کی تقسیم اور وریثہ بموجب فرائض کے نہیں ہو سکتے۔ بلکہ اس میں ذکور و عورت برابر کے حصہ دار ہوتے ہیں۔ آئین جلد ۲ صفحہ ۱۷ لغایت متفنن جلد ۱۰ صفحہ ۵۰ لغایت و مخزن جلد ۱ صفحہ ۴۴ ۱۳۰۳ف و مفید جلد ۱ صفحہ ۱۴ و جلد ۵ صفحہ ۹:۔

(۵) جبکہ ایک فریق ہندو دوسرا پارسی ہو تو بلحاظ قانون معاہدہ سرکار عظمت مداران کی باہمی معاہدات کے متعلق تجویز نہیں کیجائیگی۔ بلکہ عام مسائل فقہ کے کیونکہ فقہ مذہبی قانون نہیں ہے بلکہ وہ عام معاملات دنیوی سے بلا تعلق مذہب سے عاریت و شرکت تجارتی

بالغ لڑکی نے رشتہ داروں کے پاس [illegible] ہونا چاہیے۔ آئین جلد ۱ صفحہ [illegible] [illegible]

## نکاح

(۲) جب باپ کا اقرار اجنبیت ثابت ہو جائے تو اس کی لڑکی کا نکاح باطل [illegible] ہو جاتا ہے۔ سید جہانگیر [illegible] بنام [illegible] علی۔ آئین [illegible] [illegible]

فقہ امامیہ:۔ نانا ولایت نکاح مطلق نہیں ہے:۔

فقہ حنفی:۔ میں [illegible] [illegible] قول امام محمد [illegible] [illegible] دکن جلد ۲ حصہ ۱ صفحہ ۶ [illegible] زینت بیگم بنام مرزا [illegible] [illegible]

گواہان نکاح خاندان کے لوگ نہیں ہیں اور اپنے علم کے وسائل کچھ نہیں بیان کرتے ہیں کہ ان کو کیونکر علم ہوا۔ لہذا ایسے گواہوں کی شہادت کافی نہیں ہے:۔

سید حیدر علی بنام تراب علی۔ مجموعہ فیصلہ جات جلد ۲ صفحہ ۱۵۰ دمقنن جلد ۳ صفحہ ۱۲۱ سنہ ۱۲۹۶ف۔ خادم حافظ عبد المجید خان عفی عنہ:۔

وقوع نکاح بیس سال قبل بیان کیا جاتا ہو اور گواہ اس وقت کی سرگزشت و گفت و شنید مثل ایک تازہ معاملہ کے بیان کرتے ہوں تو ان کے بیان پر اعتبار نہیں ہو سکتا۔

بسم اللہ بی بنام ناصر علی آئین جلد ۵ صفحہ ۱۱۶ سنہ ۱۳۱۲ف:۔

جبکہ شہادت پیش شدہ سے یہ امر ثابت ہے کہ مدعیہ کو مورث مدعی علیہم نے مسلمان کیا ہو اور مدعیہ اور مورث مدعی علیہم میں زن و شوہر کے تعلقات تھے تو قیاس شرعی یہ ہے کہ مدعیہ کا عقد شرعی مورث مدعی علیہم سے ہوا:۔

رحمن بی بنام دولت خاتون۔ آئین جلد ۷ صفحہ ۸۳ سنہ ۱۳۱۹ف:۔

جب قاضی یا نائب قاضی اپنے فرائض حسب اشتہار سرکار عالی ادا نہ کریں اور اجرت نکاح زائد طلب کریں اور کوئی شخص کسی دوسرے شخص سے نکاح پڑھائے تو وہ جرم فوجداری کا مرتکب نہیں قرار دیا جا سکتا:۔

سرکار عالی بنام ابراہیم علی۔ آئین جلد ۷ صفحہ ۵۹ دمقنن جلد ۱۵ صفحہ ۱۷۱ سنہ ۱۳۱۶ف

محض اقرار ہبہ نامہ میں یہ لکھدینے سے کہ جائداد موہوبہ پر قبضہ کرادیا نفاذ ہبہ ثابت نہیں ہوتا۔ بلکہ نفاذ ہبہ کی شہادت کے لئے فیصلہ کرنا چاہیئے۔ آئین جلد ۴ صفحہ ۱۵ سنہ ۱۳۱۰ف منقن صفحہ ۹۔ مخزن صفحہ ۴۔

جبکہ بعد ہبہ موہوب لہ کا قبضہ مالکانہ جائداد موہوبہ پر نہیں ہوا تو ایسا ہبہ جائز نہیں ہو سکتا۔ آئین جلد ۳ صفحہ ۴۱ سنہ ۱۳۰۳ف:۔

ہبہ بالمعاوضہ میں قبضہ کی شرط ہی متعلق نہیں ہے۔ آئین دکن جلد ۲ صفحہ ۲۸۵ و تشریح جلد ۸ صفحہ ۹۳۳ و آئین جلد ۱۵ صفحہ ۳۲۶ سنہ ۱۳۱۶ف:۔

## شفع

بلحاظ حالات ملک عام طور پر سرکاری و غیر سرکاری نزولی اراضیات سے قواعد شفع متعلق ہیں۔ آئین دکن جلد ۸ صفحہ ۲۱۲ و منقن دکن جلد ۱ صفحہ ۷۴:۔

آئین جلد ۱۹ صفحہ ۱۵۷ سنہ ۱۳۱۳ف۔ مخزن جلد ۲ صفحہ ۸ و جلد ۱ صفحہ ۱۱۔

جبکہ طلب مواثبت و اشتہاد ثابت ہے تو مدعی کو شفعہ کی بنا پر ڈگری ملنا چاہیئے:۔ آئین جلد ۹ صفحہ ۱۶ سنہ ۱۳۱۲ف۔ مخزن ۳ صفحہ ۴:۔

قواعد طلب مواثبت و اشتہاد جو حنفی مسلمین سے متعلق ہے اُن کا پابند ہنود کو کرنا لازم نہیں ہے۔ منقن دکن جلد ۸ صفحہ ۳ و منقن دکن جلد ۸ صفحہ ۳۲۵ و ۲۵۷۔ مخزن جلد ۳ صفحہ ۲۰۳ سنہ ۱۳۱۰ف۔ مخزن ۴ صفحہ ۱۱:۔

اراضی نزولی پر عقار کی تعریف صادق آتی ہے۔ اسلئے اوس سے حق شفعہ پیدا ہوتا ہے منقن دکن جلد ۱ صفحہ ۱۴۔ دکن لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۷۰۶ آئین جلد ۹ صفحہ ۳۱۱ سنہ ۱۳۱۳ف مخزن ۵ صفحہ ۹ و ۴ صفحہ ۱۱ و ۳ صفحہ ۱:۔

نزولی اراضی پر شرعاً ملکیت سلطانی کا اطلاق نہیں ہو سکتا اور نہ اوسکی بیع ہو سکتی ہے اراضی پر جو مکان واقع ہو اسکی بیع التیام عمل میں آئے تو اس میں حق تشفع شرعاً عائد ہوتا ہے۔ مجموعہ فیصلہ جات جلد ۱ صفحہ ۵۴ و منقن جلد ۱ صفحہ ۷۴ سنہ ۱۲۹۵ف:۔

طلب اشتہاد کا طریقہ طلب اشتہاد کے لئے ضروری نہیں ہے کہ گواہوں کو یہ بھی کہا جائے کہ تم لوگ گواہ رہو۔ صرف ان کے طرف مخاطب ہوکر اپنے حق کا اظہار کردینا کافی ہے
آئین جلد ۴ صفحہ ۴۱۲ ۱۳۱۶ف :۔

جب کہ شفیع کو کل مبیع کی نسبت حق شفع حاصل ہے تو وہ یہ نہیں کرسکتا ہے کہ ایک جزو کی نسبت شفع کرے اور دوسرے جزو کو ترک کرے۔ مجموعہ فیصلہ جات جلد ۳ صفحہ ۳۴۳ و مقنن جلد ۳ صفحہ ۳۴ ۱۲۹۷ف مخزن ۲ صفحہ ۲ و ۳ صفحہ ۵ و ۴ صفحہ ۷ :۔

اگر خریداری سے قبل بیع انکار کیا جائے تو اس سے حق شفعہ زائل نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس وقت تک حق شفع پیدا نہیں ہوتا ہے۔ آئین جلد ۱۰ صفحہ ۳۵۸ ۱۳۱۲ف

خبر بیع سننے کے ساتھ ہی کھڑے ہوکے طلب شفعہ کرنے سے حق شفعہ زائل نہیں ہوسکتا البتہ اگر اعراضاً قیام کیا جائے تو حق مذکور زائل ہوجائے گا۔ آئین جلد ۲ صفحہ ۴۳۴ ۔ ۱۳۱۴ف آئین جلد ۱۳ صفحہ ۲۲۰ ۱۳۱۵ف و تشریح القوانین جلد ۵ صفحہ ۴ و ۴ صفحہ ۹ ۔

جبکہ مشتری اور شفیع دونوں مکان مبیعہ میں مساوی حق شفع رکھتے ہوں تو دونوں میں مکان نصف نصف تقسیم کیا جائے گا۔ آئین جلد ۱۳ صفحہ ۱۷۱ ۱۳۱۵ف :۔

جبکہ بمقابلہ مشتری طلب مواثبت و اشتہاد ثابت نہیں کیا گیا تو دعویٰ شفیع اسکے مقابلہ میں ساقط کیا گیا۔ آئین جلد ۷ صفحہ ۵۴ ۱۳۰۹ف۔ مخزن ۷ صفحہ ۹ :۔

جبکہ شفیع فاصلہ بعید پر ہو تو وہ بذریعہ وکیل کے مواثبت کرسکتا ہے۔ اور طلب اشتہاد ایسی صورت میں لازمی نہیں ہے۔ آئین جلد ۱۰ صفحہ ۲۰۸ ۱۳۱۲ف :۔

مفلس شفیع ایسا دعویٰ نہیں کرسکتا۔ مقنن جلد ۱۳ صفحہ ۳۵۷ ۱۳۰۶ف :۔

شفیع کے دعویٰ کے لئے اشتہاد و مواثبت ثابت کرنا ضرور ہے۔ اگر شفیع میں بیع ثابت نہ ہو تو ڈگری شفع کی نہیں دیجاسکتی۔ مقنن جلد ۱۱ صفحہ ۵۱ ۱۳۰۵ف :

دعویٰ شفیع میں سب سے پہلے وقوع معاملہ بیع اور اسکے بعد طلب مواثبت و اشتہاد کا بغیر ثبوت بیع اور طلب مواثبت ڈگری صادر نہیں ہوسکتی۔ آئین جلد ۴ صفحہ ۹۰ ۱۳۰۶ف و مقنن جلد ۱۱ صفحہ ۲۳۶ ۱۳۰۵ف :۔

جب تک بیع ثابت نہ ہو حق شفع پیدا نہیں ہوتا آئین جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۱ ۱۳۱۲ف :۔